پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل

مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ

<u>تحقیق کار</u>

وقاص احمد

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت

رجسٹریشن نمبر:742-PhD/IS/S18

شعبہ اسلامی فکر و ثقافت

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل

مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ

تحقیق کار

وقاص احمد

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت

رجسٹریشن نمبر:742-PhD/IS/S18

نگرانِ تحقیق

ڈاکٹر امجد حیات

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت

نمل، اسلام آباد

شعبہ اسلامی فکر و ثقافت

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

سیشن(2018ء–2025ء)

© وقاص احمد

بسم الله الرحمن الرحيم

منظوری فارم برائے مقالہ و دفاع مقالہ

(Thesis and Defence Approval Form)

زیر دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انھوں نے یہ مقالہ پڑھا اور مقالے کے دفاع کو جانچا ہے، وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف سوشل سائنسز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالہ بعنوان: **پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل**

A Comparative Review of Zakat’s Systems Prevailing in Pakistan and Egypt.

نام ڈگری: ڈاکٹر آف فلاسفی علوم اسلامیہ

نام تحقیق کار: وقاص احمد

رجسٹریشن نمبر: 742-PhD/IS/S18

ڈاکٹر امجد حیات
(نگرانِ تحقیق)
____
دستخط نگرانِ مقالہ

ڈاکٹر ریاض احمد سعید
(صدر شعبہ اسلامی فکر و ثقافت)
____
دستخط صدر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت

پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض شاد
(ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز)
____
دستخط ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز

میجر جنرل (ر) شاہد محمود کیانی (ہلال امتیاز ملٹری)
(ریکٹر نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد)
____
دستخط ریکٹر نمل

تاریخ: ________________

حلف نامہ فارم

(Candidate Declaration Form)

میں: **وقاص احمد** ولد: **اللہ دتہ**

رول نمبر PD-IS-AS18-ID009 رجسٹریشن نمبر: 742-PhD/IS/S18

طالب علم، پی ایچ ڈی، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز(نمل) اسلام آباد حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ مقالہ

بعنوان:

پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل

A Comparative Review of Zakat's Systems Prevailing in Pakistan and Egypt.

پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے سلسلہ میں پیش کیا گیا ہے اور **ڈاکٹر امجد حیات** کی نگرانی میں تحریر کیا گیا ہے، راقم الحروف کا اصل کام ہے اور یہ کہ مذکورہ کام نہ تو کہیں اور جمع کروایا گیا ہے، نہ ہی پہلے سے شائع شدہ ہے اور نہ ہی مستقبل میں کسی بھی ڈگری کے حصول کے لیے دوسری یونیورسٹی یا ادارے میں میری طرف سے پیش کیا جائے گا۔

نام تحقیق کار: وقاص احمد

دستخط:________________

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

Absrtact

Zakat as a transfer payment is an important instrument to achieve social welfare in society in Islamic ideology.This research is an attempt to analogies the structure of *Zakat's System* (alms due) enacted inPakistan and Egypt. It has been studies that both systems have some similarities as well as various other unique aspects structurally, appropriate to the substance of *Zakat's System* rules and regulations in addition to the local circumstances and ground realities. The overall analysis shows that Zakat has a positive impact on economic development in Pakistan and Egypt.This analytical and comparative method of study also predicts that both countries may share the different strategies for their systems better execution.This study also contains the implemented structural sketch, mode of receiving and disbursement in both countries comparatively. Therefore, the problems of Zakat system of both countries have been brought and the solution have been given in according to the present era.

Key Words:*Zakat's System* (alms due), Pakistan, Egypt, Comparison,problems, Better Execution.

ملخص

اسلامی نقطہ نظر سے ادائیگی زکوٰۃ معاشرے میں سماجی فلاح و بہبود کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ تحقیق پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کے ڈھانچہ سے ایک مشابہت پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ یہ مطالعہ کیا گیا ہے کہ دونوں نظاموں میں کچھ مماثلت کے ساتھ ساتھ بطور ڈھانچہ مختلف اور منفرد پہلو بھی ہیں، جو کہ مقامی حالات اور زمینی حقائق کے علاوہ زکوٰۃ کے نظام کے اصول وضوابط کے مطابق ہیں۔ مجموعی تجزیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان اور مصر کی معاشی و معاشرتی ترقی پر زکوٰۃ کا مثبت اثر پڑتا ہے۔ اس تحقیق کا تجزیاتی اور تقابلی مطالعہ یہ بھی پیش گوئی کرتا ہے کہ دونوں ممالک اپنے نظام کو بہتر طریقے سے چلانے کے لیے مختلف حکمت عملی کا اشتراک کر سکتے ہیں۔ اس میں دونوں ممالک میں رائج نظام زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا طریقہ شامل ہے۔ لہٰذا دونوں ممالک کے نظام زکوٰۃ کے مسائل منظر عام پر لائے گئے اور موجودہ دور کے مطابق ان کا حل پیش کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: نظامِ زکوٰۃ، پاکستان، مصر، موازنہ، مسائل اور حل

Table of Content/فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
6	منظوری فارم برائے مقالہ و دفاع مقالہ(Thesis Acceptence Form)	1
7	حلف نامہ(Declaration)	2
8	ملخص(Abstarct)	3
9	فہرست عنوانات(Table of Contents)	4
11	اظہار تشکر(ACKNOWLEDGEMENT)	5
12	انتساب(DEDICATION)	6
14	**باب اول: موضوع تحقیق سے متعلق تعارفی مباحث**	9
14	فصل اول: موضوع کا تعارف اور ضرورت و اہمیت	10
19	فصل دوم: سابقہ تحقیق، جواز تحقیق اور تحقیقی خلا	11
27	فصل سوم: بیان مسئلہ مقاصد تحقیق، سوالات تحقیق اور منہج تحقیق	12
34	**باب دوم: اسلام کا نظام زکوۃ اور معاشی و معاشرتی استحکام**	13
36	فصل اول: وصولی زکوۃ اور اسلامی تعلیمات	14
55	فصل دوم: اسلام کا نظام تقسیم زکوۃ	15
70	فصل سوم: معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوۃ کا کردار	16
81	**باب سوم: پاکستان اور مصر میں زکوۃ کا تنظیمی ڈھانچہ**	17
82	فصل اول: پاکستان میں زکوۃ کا تنظیمی ڈھانچہ	18
112	فصل دوم: مصر میں زکوۃ کا تنظیمی ڈھانچہ	19
126	فصل سوم: تجزیہ و تقابل	20

21	**باب چہارم: پاکستان اور مصر میں وصولی زکوٰۃ کا نظام**	147
22	فصل اول: پاکستان میں وصولی زکوٰۃ کا نظام	147
23	فصل دوم: مصر میں وصولی زکوٰۃ کا نظام	163
24	فصل سوم: تجزیہ و تقابل	175
26	**باب پنجم: پاکستان اور مصر میں تقسیم زکوٰۃ کا نظام**	188
28	فصل اول: پاکستان میں تقسیم زکوٰۃ	188
29	فصل دوم: مصر میں تقسیم زکوٰۃ	207
30	فصل سوم: تجزیہ و تقابل	216
31	**خلاصہ**	234
32	**نتائج بحث**	239
33	**سفارشات**	243
34	**فہارس**	245
35	فہرست آیات	246
36	فہرست احادیث	247
37	فہرست اصطلاحات	248
38	فہرست اعلام	249
39	فہرست اماکن	249
37	فہرست مصادر و مراجع	250

اظہار تشکر(ACKNOWLEDGEMENT)

اللہ رب العالمین کا فضل و احسان اور کرم و امتنان ہے کہ اس نے ہمیں قرآن مجید جیسا صحیفہ انقلاب اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جیسا عظیم رسول عطا فرمایا اور ہمیں آپ ﷺ کا امتی ہونے کا شرف عطا فرمایا اور یہ سعادت بخشی کہ قرآن مجید اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے خوشہ چینی کر سکیں۔

میں شکر گزار ہوں اپنے محسن و مربی اور انتہائی مشفق و مہربان استاد ڈاکٹر امجد حیات (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامی فکر و ثقافت) کا، کہ جن کی خصوصی توجہات اور نظر التفات سے یہ مقالہ بخیر وخوبی منزل آشنا ہوا آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود رہنمائی کے لئے بھرپور وقت عنایت فرمایا اور اہم بات یہ کہ آپ مسلسل رابطے میں رہے اور کام کی نوعیت اور رفتار پر ترغیب اور خصوصی توجہ دلاتے رہے جس پر تا زیست میں ان کا عمیق قلب سے شکر گزار رہوں گا اور بارگاہ الوہیت میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے۔(آمین)

میں شکر گزار ہوں ڈاکٹر ریاض شاد (ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز)، ڈاکٹر ریاض احمد سعید (ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ شعبہ اسلامی فکر و ثقافت)، ڈاکٹر سید عبد الغفار بخاری (سابق صدر شعبہ اسلامی فکر و ثقافت)، ڈاکٹر نور حیات خان (سابق صدر شعبہ اسلامی فکر و ثقافت) ڈاکٹر مستفیض احمد علوی (سابق صدر شعبہ اسلامی فکر و ثقافت) اس شعبہ کے جملہ اساتذہ کرام کا جو اس تحقیق کے عمل میں میری ہر اعتبار سے حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبد الرؤف، محمد شاہنواز، محمد عمیر اور بالخصوص محمد آفتاب کا جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود میری تحقیق میں ہر ممکن تعاون فرمایا۔

آخر میں ان تمام کرم فرماؤں کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے دوران تحقیق کسی بھی طرح کا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔(آمین)

وقاص احمد

پی ایچ ڈی سکالر، نمل۔ اسلام آباد

فروری:2025ء

انتساب(DEDICATION)

میں اپنی اس کاوش کو اپنے والدین اور اساتذہ کے نام کرتا ہوں

جن کی دعاؤں اور تربیت نے مجھے اس تحقیق کے قابل بنایا۔

باب اول: موضوع تحقیق سے متعلق تعارفی مباحث

فصل اول: موضوع کا تعارف اور ضرورت و اہمیت

فصل دوم: سابقہ تحقیق، جواز تحقیق اور تحقیقی خلا

فصل سوم: بیان مسئلہ، مقاصد تحقیق، سوالات تحقیق اور منہج تحقیق

باب اول: موضوع تحقیق سے متعلق تعارفی مباحث

باب اول تین فصول پر مشتمل ہے جس میں موضوع تحقیق سے متعلق اہم بنیادی و تعارفی مباحث شامل ہیں۔

فصل اول: موضوع کا تعارف اور ضرورت و اہمیت

پہلی فصل میں موضوع تحقیق کا تعارف اور اس کی ضرورت و اہمیت بیان کی گئی ہے۔

تعارفِ موضوع: Introduction of the Topic

اسلامی نظام زکوٰۃ کی عملی شکل اور معاشرہ کی فلاح اور انسانی ہمدردی (Philanthropy) بلاشبہ نظام زکوٰۃ سے عیاں ہے۔ مذہبی، ریاستی، معاشی اور معاشرتی اعتبار سے دیکھا جائے تو ہر ایک کے ساتھ زکوٰۃ کا گہرا تعلق ہے۔ مذہبی اعتبار سے زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے لہذا زکوٰۃ ایک عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں نماز کے ساتھ ساتھ اہم فریضہ زکوٰۃ نظر آتا ہے۔ نماز حقوق اللہ میں سے ہے تو زکوٰۃ حقوق العباد میں سے ہے ان دونوں فریضوں کا باہم مربوط ہونا اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ اسلام میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی یکساں لحاظ رکھا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں ادائیگی زکوٰۃ اور فریضہ زکوٰۃ کے احکامات کا بار بار ذکر کیا ہے، کہیں ایمان باللہ کے ساتھ، کہیں ذکر آخرت کے ساتھ، کہیں اقامت الصلوٰۃ کے ساتھ اور کہیں زکوٰۃ کو مستقل قانونی دفعہ بنایا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ متصل زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ نہ ہی معمولی درجہ کی خیرات کا نام ہے اور نہ ہی رضاکارانہ بخشش ہے، بلکہ یہ غرباء، مساکین، ضرورتمندوں اور محتاجوں کا قانونی حق ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾[1]

ترجمہ: اور ان کے مالوں میں مانگنے والوں اور محرومین کا حصہ مقرر ہے۔

ریاستی اعتبار سے زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا مکمل اختیار حکومت کے پاس ہے۔ لہذا حکومت وقت نظام زکوٰۃ کے لیے جدید تقاضوں کے مطابق مؤثر حکمت عملی اپنانے کی مجاز ہے۔ اسلام میں اجتماعی طور پر زکوٰۃ جمع کرانا اس لیے فرض قرار دیا گیا ہے کہ تمام زکوہ ایک جگہ جمع کی جائے اور پھر اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ جمع شدہ زکوٰۃ ضرورت کے مطابق مستحقین میں تقسیم کرے۔ اس

[1]: الذاریات : 19

طرح زکوٰۃ حاصل کرنے والے کسی کے ممنون بھی نہیں ہوں گے، ان کی عزت نفس بھی مجروح نہیں ہو گی اور ان کی نظریں بھی کسی کے سامنے نہیں جھکیں گی۔ اسی طرح جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ زکوٰۃ فرض ہے لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کرے تو اس کا شمار باغی مسلمانوں سے ہو گا اور اس سے جبراً زکوٰۃ وصول کی جائے گی کیونکہ اس شخص نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر کے بغاوت کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس صورت میں جبکہ زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والا اسلامی حکومت کے زیر سایہ ہو اور اس کی اطاعت سے سرکشی اختیار کرے تو اس کے خلاف جہاد کیا جائے گا کیونکہ زکوٰۃ فریضہ اسلام میں سے ہے اور اس کی ادائیگی اسلامی حکومت کی اطاعت و فرماں برداری ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اسلامی ریاست کے سربراہ بنے تو مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا کیونکہ حضرت ابو بکرؓ کا دورِ خلافت ایک نہایت نازک مرحلہ تھا، خصوصاً جب بعض قبائل جیسے غطفان اور بنی سلیم نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو اس عمل کو حضرت ابو بکرؓ نے نہ صرف شدید جرم سمجھا بلکہ انہوں نے اس کے خلاف جنگ کرنے کا ارادہ بھی کیا۔ حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام نے ابتدا میں جنگ کے خلاف اپنی رائے دی اور چند خدشات ظاہر کیے کہ یہ اقدام فتنہ و فساد کا باعث بن سکتا ہے۔ تاہم حضرت ابو بکرؓ نے انہیں اس بات پر قائل کیا کہ اگر تمام لوگ بھی میرے مخالف ہو جائیں اور میں خود اکیلا بھی رہ جاؤں تب بھی اس فیصلے پر قائم رہوں گا، کیونکہ یہ دین کی حفاظت اور اس کے اصولوں کی پاسداری کے لیے ضروری ہے۔[2]

حضرت ابو بکرؓ کی جرات، بصیرت اور ایمان کی مضبوطی اس بات کا مظہر تھی کہ انہوں نے دین کے اصولوں کی حفاظت کے لیے کسی بھی قیمت پر عزم نہ چھوڑا۔ ان کا یہ فیصلہ بعد میں صحیح ثابت ہوا اور مسلمانوں کے درمیان دین کے ایک اہم رکن، زکوٰۃ، کی اہمیت کو مستحکم کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے جس طرح اس معاملے میں ثابت قدمی دکھائی، اس سے ان کی اصابتِ رائے، جرات و بہادری کا پتا چلتا ہے۔ جیسا کہ اس روایت میں تفصیل موجود ہے:

((لَمَّا تُوُفِّيَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ وكانَ أبو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عنْه، وكَفَرَ مَنكَفَرَ مِنَ العَرَبِ، فَقالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عنْه: كيفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وقدْ قالَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ: أُمِرْتُ أنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حتَّى يقولوا: لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ، فمَن قالَهَا فقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ ونَفْسَهُ إلَّا بحَقِّهِ، وحِسَابُهُ علَى اللَّهِ فَقالَ: واللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَن فَرَّقَ بيْنَ الصَّلَاةِ والزَّكَاةِ، فإنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ المَالِ، واللَّهِ لو مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إلى رَسولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ

[2]: بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، (مکتبہ دار الفکر، بیروت 1403ھ) کتاب الایمان، ج1/ 33.

لَقَاتَلْتُهُمْ علَى مَنْعِهَا قالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عنْه: فَوَاللَّهِ ما هو إلَّا أنْ قدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عنْه، فَعَرَفْتُ أنَّه الحَقُّ.))[3]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنے، تو کچھ قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کفر اختیار کر لیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فیصلہ کیا کہ ان قبائل سے جنگ کی جائے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اس فیصلہ پر تشویش ظاہر کی اور حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے جنگ کریں گے جو ابھی تک ایمان لائے ہیں، حالانکہ نبی ﷺ کا فرمان تھا کہ میں ان لوگوں سے جنگ کروں گا جو لا الہ الا اللہ کا کلمہ کہیں اور اس کے بعد ان کی جان و مال محفوظ ہو جاتے ہیں، سوائے اس کے جو دین کے حق کے بارے میں اللہ کے ذمہ ہو۔

حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم، میں ان لوگوں سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کریں، کیونکہ جس طرح نماز کا حق جان پر واجب ہے، اسی طرح زکوٰۃ کا حق مال پر واجب ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ لوگ جو زکوٰۃ کے منکر ہیں، مجھے وہ بکری کا بچہ بھی نہ دیں جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے، تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ سنا تو کہا: "اللہ کی قسم، اب مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کے دل میں اس جنگ کا ارادہ ڈالا ہے اور یہی فیصلہ صحیح ہے، لہٰذا ہمیں ان سے جنگ کرنا چاہیئے۔"

معاشی اعتبار سے زکوٰۃ گردش دولت کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب مال ایک مخصوص حد تک پہنچ جائے تو اس کا مخصوص حصہ امراء سے لیکر غرباء میں تقسیم کیا جائے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ دولت چند ہاتھوں یا کسی گروہ کے قبضہ میں آجائے یا کوئی ایسا طبقہ ہو جو دولت کو خزانہ بنا کر اپنے پاس جمع کر لے بلکہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ دولت ہمیشہ مسلسل گردش میں رہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ ملت کی معاشی زندگی کے لیے نظام زکوٰۃ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کا بنیادی مقصد لوگوں کے معاشی مسائل کا حل ہے اور اسی طرح معاشرتی اعتبار سے دیکھا جائے تو غربت کے خاتمے اور استحکام معاشرہ کے لیے نظام زکو 'ۃ رائج کرنا ضروری ہے۔

اسلام کا نظام زکوۃ ایک ایسا عادلانہ و منصفانہ نظام ہے کہا گر صحیح اور غیر جانبدرانہ انداز میں اس نظامکو چلایا جائے تو معاشرے سے کافی حد تک غربت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ معاشرتی زندگی کو تشکیل دینے کے لیے زکوٰۃ کا تصور اسلامی تاریخ میں ایک مرکزی حیثیت

[3]: بخاری، کتاب الایمان، ج، 1 / 33.

رکھتا ہے کیونکہ یہ مسلم معاشروں کو منظم و مربوط کرنے والا ایک بہترین نظام ہے جس سے انسانی ہمدردی، اخوت و بھائی چارہ کی فضا قائم ہوتی ہے۔

پاکستان میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کا تصور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین(1973ء) کے آرٹیکل 31(c) میں پیش کیا گیا، جس کے مطابق ریاست زکوٰۃ و عشر کے نظام کے نفاذ کی ذمہ دار ہے، اس شق کی پیروی کے تحت زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء جاری کیا گیا جس کے نتیجے میں 1980ء میں محکمہ زکوٰۃ و عشر وجود میں آیا۔ محکمہ زکوٰۃ 18ویں ترمیم کے تحت صوبوں کو منتقل ہونے سے قبل 2010ء تک متحدہ فہرست میں شامل رہا اب زکوٰۃ و عشر صوبائی سطح کا بھی ادارہ کہلاتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں پہلی دفعہ 20 جون 1980ء بروز جمعۃ المبارک کو جنرل محمد ضیاء الحق نے نفاذ زکوۃ کا اعلان کیا جو بلاشبہ ایک ابتدائی قدم ہی سہی لیکن قانونی شکل میں نافذ کیا گیا، حقیقتا یہ ایک اہم تاریخی، عملی اور انقلابی اقدام تھا اس نظام کے تحت ملک میں رائج نظام زکوۃ کا عمل مرکزی، صوبائی ،ضلعی اور علاقائی زکوٰۃ کمیٹیوں پر مشتمل ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل ان تمام کمیٹیوں کی نگرانی کرتی ہے جو زکوۃ وصولی و تقسیم کے فرائض سر انجام دیتی ہیں۔ بینکوں میں موجود اثاثوں (Assets) میں سے جو نصاب کی حد تک پہنچ جائیں بعض اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کی جاتی ہے اور بعض اثاثے ایسے ہیں جن کی بنک لازمی کٹوتی نہیں کرتا صاحب نصاب اپنی مرضی سے ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کمیٹیاں تقسیم زکوٰۃ کے حوالے سے مختلف منصوبوں مثلا تعلیم، صحت، سماجی و فلاحی بہبود اور قدرتی آفات وغیرہ میں زکوٰۃ تقسیم کرتی ہیں۔

جہاں تک تعلق ہے مصر کا تو وہاں مصری الفیصل بنک اور بنک ناصر الاجتماعی میں صندوق الزکاۃ قائم ہے جو زکوۃ وصولی و تقسیم کے فرائض سر انجام دیتا ہے۔ بنک ناصر الاجتماعی میں " مشروعات لجان الزكاة لبنک ناصرالاجتماعی " کے نام سے زکوٰۃ کمیٹیوں کا ڈھانچہ موجود جن میں ایک ادارہ "نائب المدير العام للخدمات الاجتماعیۃ (ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے اجتماعی خدمات)ہے جس کے تحت ایک شعبہ "ادارۃ المشاريع والھیئات المحلیۃ" (ادارہ برائے لوکل منصوبہ جات اور مقامی تنظیمی ڈھانچہ) قائم ہے۔ اس کے علاوہ مصر میں ایک بڑا محکمہ زکوٰۃ "الھیاکل التنظیمیۃ لمؤسسات الزكاۃ" ہے جس کا ایک (المدير العام) ڈائریکٹر جنرل ہے اور اس کے ماتحت تین ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ہیں جو تین بڑے اداروں کی سربراہی کرتے ہیں ان اداروں کے آگے مختلف ذیلی ادارے اور شعبے ہیں جو تقسیم زکوٰۃ میں انفرادی و اجتماعی خدمات سر انجام دے رہے ہیں ان تمام اداروں کا وزارت اوقاف مصری سے تعلق ہے جن میں بالخصوص مصری الفیصل بنک اور بنک ناصر الاجتماعی کا زکوٰۃ میں نمایاں کردار ہے جو تقسیم زکوٰۃ

،مناسب انتظامات، ریسرچ سنٹر، آڈٹ، وظائف کی تقسیم، یتیم، بیوہ اور معذوروں کی بحالی، ذرائع ابلاغ اور دیگر صدقات جاریہ وغیرہ نیز زکوٰۃ وصولی و تقسیم کے لیے ہر مناسب انتظامات کرتے ہیں۔

اس مقالہ میں تقابلی منہج اختیار کیا گیا ہے کیونکہ یہ اصول بھی ہے "الاشیاء تعرف باضدادھا " اشیاء اپنی اضداد سے پہچانی جاتی ہیں۔ اس لیے دونوں ممالک کے نظام ہائے زکوٰۃ کا جائزہ لیتے ہوئے خوبیوں اور خامیوں کو منظر عام پر لایا گیا ہے اور عصر حاضر کے مطابق پاکستانی نظام زکوٰۃ کے لیے مجوزہ عملی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

موضوع کی ضرورت واہمیت: Significance of the Study

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم ستون ہے۔ دنیا کا سب سے بہترین اور منظم مذہب ہونے کے ناطے، یہ تصور اسلامی اقوام میں غربت کی سطح کو بہت متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم، زکوٰۃ جمع کرنے اور تقسیم کرنے کے لئے قائم کیے گئے نظام اکثر عیب دار یا ناکارہ ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے نفاذ کی خامیوں اور خوبیوں کو سمجھنے کے لئے دو مسلم اکثریتی ممالک، مصر اور پاکستان میں کیس اسٹڈی کی گئی ہے۔ زکوٰۃ ان دو ممالک اور دیگر مسلم اکثریتی اقوام میں محسوس ہونے والی غربت کے بوجھ کو کم کرنے یا شہریوں کو محسوس ہونے والی غربت کے اثرات کو معاشرے سے ختم کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔ یہ مقالہ معاشی مسائل، تخفیف غربت، زکوٰۃ جمع کرنے اور تقسیم کے مسائل کے ممکنہ حل پیش کرنے کی ایک کوشش ہے۔

لہذا پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ کا تجزیہ و تقابل کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ممالک میں کسی حد تک یکسانیت، بہترین حکمت عملی اور وصولی و تقسیم کا ایک نظام موجود ہے۔ نیز دونوں ممالک کے نظام زکوٰۃ کا جائزہ لیتے ہوئے پاکستانی نظام زکوٰۃ کو مؤثر بنانے کے لیے تجاویز و سفارشات کے ساتھ حل پیش کیا گیا ہے جس سے پاکستانی نظام زکوٰۃ کو مزید بہتر، مؤثر اور فعال بنایا جاسکتا ہے۔

فصل دوم: دراسات تحقیق، جواز تحقیق اور تحقیقی خلا

دوسری فصل میں سابقہ تحقیق کا جائزہ، جواز تحقیق اور تحقیقی خلا کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

1۔ دراسات تحقیق: Review of Literature

مقالہ جات:

- پاکستان میں زکوٰۃ وصول کرنے والے ادارے اور ان کی شرعی حیثیت (تحقیق کار، عاطف اقبال پنجاب یونیورسٹی لاہور) یہ مقالہ 2018ء میں لکھا گیا اور اس میں پی۔ایچ۔ڈی لیول پر کام ہوا جس میں ملک پاکستان میں زکوٰۃ وصول کرنے والے اداروں کی شرعی حیثیت کے حوالے سے تحقیق کی گئی۔اس میں ملک کے بڑے مدارس کے زکوٰۃ پر فتاوٰی جات کا بالخصوص ذکر کیا گیا۔ محقق نے پاکستان میں زکوٰۃ وصول کرنے والے اداروں کی شرعی حیثیت کا جائزہ لیا اور پھر مختلف مدارس کے مفتیان کرام کے فتاوٰی جات اکٹھے کر کے ان کا تجزیہ کیا تاکہ زکوٰۃ وصولی میں اداروں کی طرف سے کوتاہیوں اور خامیوں کا ازالہ کر کے مؤثر حل پیش کیا جاسکے۔ محقق کی یہ کاوش اس اعتبار سے بہت اہمیت کی حامل ہے کہ زکوٰۃ وصولی میں مسائل اور پائے جانے والے سقم کو دور کر کے شرعی لحاظ سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی۔
- اسھامات الزکاۃ فی التنمیۃ الاقتصادیۃ الاجتماعیۃ دراسۃ حالۃ حصیلۃ الزکاۃ الوطنیۃ الی غایۃ (سفیان بن قدید ح2017ء، جامعۃ القاہرہ، مصر) اس مقالہ میں مصر کی معاشی اور معاشرتی ترقی میں زکوٰۃ کے کردار کے حوالے سے بحث کی گئی ہے اور ملک میں زکوٰۃ جمع کرنے کے ذرائع اور ان کے مسائل پر جامع گفتگو کی گئی ہے۔اس مقالہ میں زکوٰۃ وصولی کے طریقہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے ملک میں اجتماعی طور پر زکوٰۃ کے ذریعے معاشی مسائل کے حل کے لیے چند اصلاح و تجاویز دی گئی ہیں۔
- Using Zakat to Build the Resilience of Coommunities to Desaster from Egypt (Ahmad Tahir Eswawe phd thesis in 2017،Ain Shamas Universty)

یہ پی ایچ ڈی لیول کا مقالہ ہے جو مصر کی این شمس یونیورسٹی میں 2017ء میں لکھا گیا اس میں ناگہانی آفات سے متاثرہ افراد کی اجتماعی کوششوں کے ذریعے زکوٰۃ فنڈ سے مدد کرنے پر سیر حاصل بحث کی گئی۔اس مقالہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ محقق

نے علماء وفقہاء کی آراء کو مد نظر رکھتے ہوئے استدلال کیا کہ زکوٰۃ فنڈ سے اجتماعی طور پر متاثرہ افراد کی مدد کر کے ان کو معاشرے میں فعال شہری بنایا جائے۔

- Principlizing Islamic Zakat as a System of Taxation (Phd thesis, Universty of London October 2015,Abdullah Wahib)

یہ پی ایچ ڈی مقالہ ہے جو برونل یونیورسٹی لندن میں لکھا گیا۔ابتدا میں زکوٰۃ کی تعارفی بحث کی گئی کہ اسلامی نظام زکوٰۃ کے بنیادی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زکوٰۃ وصولی و تقسیم کے مراحل احسن طریقے سے سرانجام دیے جائیں لوگوں کے معاشی مسائل حل ہو سکتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا نظام نافذ کرنے میں پیش آنے والے مسائل کا ذکر کیا گیا بالخصوص سعودی عرب میں زکوٰۃ اور انکم ٹیکس کے مسائل کا حل دور جدید کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

- تقدیر حصیلۃ الزکاۃ المختلفۃ فی مصرواثارھا علی الموازنۃ العامۃ لدولۃ (محمد ابراہیم راشد 2013ء،)

جامعہ القاہرہ مصر میں یہ مقالہ لکھا گیا جس میں مصر میں زکوٰۃ کی مختلف وصولیوں اور ملک کے عام بجٹ پر اس کے اثرات کا تخمینہ لگانے کے حوالے سے جامع بحث کی گئی ہے۔اس مقالہ کی نمایاں خوبی یہ ہے کے زکوٰۃ کے ذریعے بے روزگاری کو کم کرنے کے لیے قرض حسنہ کے طور پر یکمشت رقم دینے کی تجاویز شامل ہیں کہ معینہ مدت تک قرض حسنہ دیا جائے تاکہ بے روزگار نوجوان معاشرے میں فعال زندگی گزار سکیں۔

- Zakat and Poverty Alleviation :Roles of zakat institution of Malaysia.(Frah Aida Ahmad 2012)

اس مقالہ میں ملائیشیا میں زکوٰۃ کے قانون کو زیر بحث لایا گیا، ابتدا میں اوائل دور میں زکوٰۃ کی تنفیذ کے لیے کی جانے والی کوششوں زیر بحث لایا گیا اس کے بعد قانون زکوٰۃ کی خوبیوں کو نمایاں کیا گیا اور ساتھ ساتھ اس میں پائی جانے والی خامیوں کے ازالہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، بالخصوص اس مقالہ میں زکوٰۃ کے ذریعے ملائیشیا میں غربت و بے روزگاری کو کم کرنے کے لیے انتہائی اہم مؤثر انداز میں اصلاح و تجاویز دی گئی ہیں۔

- پاکستان میں تخفیف غربت و افلاس میں نظام زکوٰۃ کا کردار (تحقیق کار، مظہر حسین ،ہزارہ یونیورسٹی 2009ء) ہزارہ یونیورسٹی میں ایم۔فل لیول پہ کام ہوا جس میں زکوٰۃ کے ذریعے غربت کم کرنے کی عہد نبوی ﷺ اور عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مثالیں دی گئیں ہیں۔مقالہ نگار نے زکوٰۃ سے متعلقہ متفرق مسائل کا ذکر کیا اور زکوٰۃ کے ذریعے

غربت و افلاس جیسے سنگین مسئلہ کو زیر بحث لایا کہ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے سے غربت میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ اس مقالہ میں خصوصی طور پر پاکستان کے معاشی و معاشرتی مسائل کے حل کے لیے اصلاح و تجاویز مناسب و معقول انداز میں دی گئی ہیں۔

- پاکستان میں غربت و افلاس کی کمی میں زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء کا کردار (سعدیہ ابرار، نمل اسلام آباد 2008ء) نمل یونیورسٹی میں ایم۔ فل لیول پر کام ہوا۔ اس مقالہ میں زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے مطابق زکوٰۃ کے ذریعے ملک میں غربت کم کرنے کے اقدامات اور زکوٰۃ آردینینس کے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ مقالہ نگار نے پاکستان کے زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کا جائزہ لے کر اس میں پائے جانے والے سقم کو دور کرنے کی تجاویز دیں اس کے ساتھ ساتھ ملک میں ٹیکس کا مروجہ نظام بھی زیر بحث لایا گیا کہ حکومت بالواسطہ اور بلاواسطہ ٹیکس بھی لیتی ہے جس کی وجہ سے لوگ قرضوں کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں اور وہ صاحب نصاب کی حد سے نکل کر مستحقین کی فہرست میں شمار ہو رہے ہیں۔ اس مقالہ کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ پاکستانی معاشرے سے غربت و افلاس کی کمی کے لیے انتہائی بامقصد اور متوازن تجاویز دی ہیں۔
- زکوٰۃ آرڈیننس کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (محمد رفیق، ایم فل، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور 2007ء) اس مقالہ میں زکوٰۃ آرڈیننس کی وضاحت کی گئی ہے۔ مقالہ نگار نے زکوٰۃ وصولی اور تقسیم کے حوالے سے زکوٰۃ آرڈیننس کی نمایاں خوبیوں کا پہلے ذکر کیا مدلل بحث کی ہے کہ اس آرڈیننس کے نفاذ سے کافی حد تک بہتری آئی ہے اور صاحب نصاب افراد زکوٰۃ کے نیٹ ورک میں شامل ہوئے ہیں جس سے بہت سارے مستحقین مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ محقق نے زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کی خامیاں ذکر کی ہیں کہ بنکوں سے زکوٰۃ کٹوتی کا طریقہ کار درست نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کا اعتماد ختم ہو رہا ہے جس سے زکوٰۃ وصولی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ نیز مخصوص فرقہ کے حامل افراد کو زکوٰۃ سے استثنیٰ دینے کی وجہ سے بہت سے دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا کر زکوٰۃ سے استثنیٰ حاصل کر رہے ہیں۔ مقالہ نگار نے اسی مناسبت سے اصلاح و تجاویز دی ہیں۔

ریسرچ پیپرز

- پاکستان میں زکوٰۃ آرڈیننس 1980ء کا نفاذ۔ ایک جائزہ (سعدیہ گلزار 2013ء، جہات الاسلام، جلد 6، شمارہ 2) اس آرٹیکل کی ابتدا میں زکوٰۃ سے متعلقہ تعارفی بحث کرتے ہوئے پاکستان میں رائج نصاب زکوٰۃ پر گفتگو کی گئی۔ زکوٰۃ کٹوتی

کے لیے مال واجبہ پر سال گزرنے کی شرط جو اکثر بنکوں میں خیال نہیں رکھا جاتا اس کا ذکر کیا گیا اور بالخصوص فقہ جعفریہ سے متعلق زکوٰۃ کے مسائل موضوع بحث بنائے گئے ہیں جو حکومت کو زکوٰۃ دینے کی بجائے رضاکارانہ طور پر ادا کرتے ہیں۔ آرٹیکل کے آخر میں زکوٰۃ فنڈ کا استعمال اور عدم ادائیگی سے متعلق لوگوں کی شکایات پر بحث کی گئی ہے اوران مسائل کی اصلاح کے لیے تجاویز دی گئی ہیں۔

- اسلام میں زکوٰۃ کے علاوہ دیگر ٹیکسوں کی شرعی حیثیت (محمد شہباز منج، جہات الاسلام، جون 2013ء، جلد، 6، شمارہ، 2)

اس آرٹیکل میں زکوٰۃ کے علاوہ دیگر وصولی کیے جانے والے ٹیکس کو موضوع بحث بنایا گیا۔ ابتدا میں زکوٰۃ کا تعارف اور پھر ٹیکس کی جامع وضاحت کی گئی اس کے بعد زکوٰۃ کے علاوہ ٹیکس وصولی پر دو گروہوں یعنی ٹیکس کے جواز کے حامل افراد کے دلائل اور ٹیکس کو جائز نہ سمجھنے والوں کے دلائل ذکر کیے گئے۔ محقق نے دونوں کے دلائل کو مد نظر رکھتے ہوئے باہمی تطبیق بڑے عمدہ انداز میں کی جس سے آرٹیکل کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔

- "نظام الزكاة في عصر الجديد" عصر حاضر میں نظام زکوٰۃ (ڈاکٹر یوسف القرضاوی اردو ترجمہ کلیم اللہ، فکر و نظر، جلد 40۔ شمارہ، 3) اس آرٹیکل میں مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہ آرٹیکل اصل عربی زبان میں ہے جس کا اردو ترجمہ محمد کلیم اللہ نے کیا ہے۔ ابتدا میں زکوٰۃ کی اہمیت وضرورت بیان کی گئی اس کے بعد معاصر زکوٰۃ پر مدلل گفتگو کی گئی ہے بالخصوس مصر میں مقامی سطح پر زکوٰۃ وصولی و تقسیم پر بحث کرتے ہوئے اصلاح و تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

- What is Required role of the state in Egypt Concerning Zakat? A research paper presented by (Hosam Elsayed Abdelhalim Aamr Helal july 2012, institute of Social Studies, The Hague The Netherlands,AX 122518)

اس آرٹیکل میں زکوٰۃ کا تعارف بیان کرتے ہوئے مقالہ نگار نے مصر میں غربت و بے روزگاری کی موجودہ صورتحال کو نمایاں انداز میں بیان کیا، آبادی کے تناسب سے بڑھتی ہوئی بے روزگاری کے سد باب کے لیے ریاست کی حکمت عملی کو موضوع بحث بنایا۔ محقق نے مدلل انداز میں زکوٰۃ کے مسائل کے حل کے لیے حکومت کو سنجیدگی سے کام کرنے کی تجاویز شامل کیں۔

- The Impact of Zakat on Social life of Muslim Society(Abdul Quddus Sohaib, Pakistan Journal of Islamic Research vol.8.2011)

اس آرٹیکل کی ابتدا میں زکوٰۃ کا تعارف، اہمیت، مصارف زکوٰۃ اور پھر معاشرے میں زکوٰۃ کے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ معاشرے میں زکوٰۃ کو مؤثر اور فعال بنانے کے لیے انفرادی اور اجتماعی کوششوں کو بروئے کار لانے کے لیے دلائل دیے گئے۔ اسلامی ریاست میں

زکوٰۃ وصولی و تقسیم کی ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے اس پر واضح انداز میں استدلال پیش کیا گیانیز معاشرے میں یتیم،بیوہ،معذور،بے سہارا،غریب اور محتاج لوگوں کی معاونت کے لیے زکوٰۃ ایک اہم ذریعہ ہے جس سے غربت میں کمی لائی جاسکتی ہے۔

- "جدید مالیاتی ادارے اور تقسیم زکوٰۃ "(ڈاکٹر محمد ادریس2008ء،فکرو نظر،جلد 51،شمارہ3)اس آرٹیکل میں اموال ظاہرہ و باطنہ،بینک اکاؤنٹس میں رقم کی شرعی حیثیت،زکوٰۃ ادائیگی اور نیت،بینک اکاؤنٹس اور قرضہ جات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔مقالہ نگار نے بینک کے ذریعے زکوٰۃ کٹوتی سے متعلق لوگوں کی شکایات اور تقسیمِ زکوٰۃ سے متعلق زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم میں بد نظمی اور اصل مستحق تک زکوٰۃ کی رسائی نہ ہونے پر انتہائی مناسب اور اہم تجاویز دی ہیں۔
- عہد فاروقی کا نظام زکوٰۃ: محاصل و مصارف (ڈاکٹر حافظ غلام یوسف2002ء،فکرو نظر،جلد،38،شمارہ4) یہ ایک جامع آرٹیکل ہے جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں زکوٰۃ وصولی اور تقسیم کے طریقہ کار پر بحث کی گئی ہے۔اس آرٹیکل کی ابتدا میں عمومی طور پر زکوٰۃ کا تعارف شامل ہے اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں نظام زکوٰۃ سے متعلق کی جانے والی کوششوں کا اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے بالخصوص وصولی اور مصارف زکوٰۃ کو موضوع بحث بنایا گیا۔
- العشر وجمعہ فی قانون الزکاۃ الباکستان(محمد اعجاز1992ء،الاضواء،جلد 35،شمارہ،3)اس آرٹیکل میں پاکستانی قانون زکوٰۃ میں عشر اور اس کے جمع کرنے کے طریقے پر بحث کی گئی ہے۔پاکستان کے قانون میں زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ عشر کی وصولی اور تقسیم کا ذکر موجود ہے لیکن زکوٰۃ وصولی تو باقاعدہ بنکوں کے ذریعے ہوتی ہے لیکن عشر کی وصولی میں حکومت کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔اس آرٹیکل کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ زکوٰۃ کے ساتھ عشر کی وصولی پر توجہ دلوائی گئی ہے۔
- Zakat and Ecinomic Justice: Emerging International Models and there relevance for Egypt.(Dr.Junefer Bremer :American Universty in Cairo)

یہ ریسرچ آرٹیکل ہے جس میں مصر حکومت کی طرف سے زکوٰۃ کی معاشی پالیسی کی وضاحت کی گئی ہے کہ نظام زکوٰۃ کے ذریعے معاشے میں انساف قائم کیا جاسکتا ہے۔اس آرٹیکل میں دلائل دیے گئے کہ گردش دولت کا بہترین ذریعہ زکوٰۃ ہے،اگر زکوٰۃ کی وصولی بہتر طریقے سے کی جائے اور تقسیم بھی صحیح بنیادوں پر کی جائے تو معاشرے میں توازن قائم رہتا ہے۔

کتب:

- احمدعطی ةالباطنی، جامعةالازھرمرکزصالح.عبداللہ،الکامل.للاقتصادی.الاسلامی(2002ء-یہ احمد الباطنی کی کتاب ہے اس کتاب میں اسلام کے اقتصادی نظام کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ابتدا میں اسلامی معیشت کا تعارف کیا گیا اس کے بعد اسلام کے معاشی پہلوؤں کو تفصیل سے ذکر کیا گیا۔اس کتاب کی خاصیت یہ ہے کہ سود کے خاتمہ کے لیے نظام زکوٰۃ رائج کرنے کے دلائل دیے گئے اور بالخصوص مصر میں معاشی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے نظام زکوٰۃ کو فعال بنانے کے لیے مؤثر تجاویز دی گئی ہیں۔
- الوجیزفی.شرح.احکام تشریعات الزکاة والضرائب (مفلح بن ربیعان القحطانی(2000ء اس یہ کتاب مفلح بن ربیعان القحطانی کی ہے۔اس میں زکوٰۃ اور ٹیکس کا تعارف کرواتے ہوئے دونوں میں نمایاں فرق واضح کیا گیا۔اس کے علاوہ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ سعودی عرب میں مسلمان باشندوں سے زکوٰۃ اور غیر مسلم باشندوں سے انکم ٹیکس لینے کی تجاویز شامل کی گئی ہیں۔
- مشروعات لجان الزکاة لبنک ناصر الاجتماعی ،وزارة التضامن الاجتماعی(وزارت سماجی یکجہتی) ،جمھوریہ مصر العربیہ(1992ء،اس کتاب میں مصر کے نظام زکوٰۃ کو زیر بحث لایا گیا ہے شروع میں زکوٰۃ کی اہمیت وضرورت کا تعارف کروایا گیا اور اس کے بعد مصری بنک ناصر الاجتماعی کی مدد سے وزارت سماجی امور نے جو زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل دی ہیں ان کا مکمل ڈھانچہ دیا گیا ہے۔متعقلہ وزارت ان ہی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدد سے زکوٰۃ وصولی و تقسیم کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔
- الزکاةفی الجمھوریہ العربیہ: احکام الزکاةوقانون الزکاة(محمد الھادیعرفہ،ادارة العامہ لشؤن الزکاة،طرابلس،1992ء) اس کتاب میں عرب ممالک میں رائج نظام زکوٰۃ پر بحث کی گئی ہے۔ابتدا میں زکوٰۃ کی معاشی اور معاشرتی اہمیت وضرورت بیان کی گئی ہے،اس کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کے احکام اور مختلف عرب ممالک میں قانون الزکاة کے بارے میں جامع گفتگو کی گئی ہے۔

- فقہ الزکاۃ از ڈاکٹر یوسف القرضاوی (1981ء) یہ اصل کتاب عربی میں دو جلدوں پر مشتمل ہے، اس میں وقت کے ایک بڑے چیلنج کا مؤثر جواب دیا گیا ہے۔ کتاب میں زکوٰۃ سے متعلقہ نے پیش آمدہ مسائل کا فقہی آراء کی روشنی میں جائزہ لیا گیا۔ علماء وفقہاء کی اختلافی آراء کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی عصری تطبیق کی گئی، نیز اسلام کے مالیاتی نظام کا خاکہ پیش کر کے مسئلہ کا یقینی حل پیش کرنے کی کوشش کی گئی، جس سے کتاب کی اہمیت وافادیت میں اضافہ ہوا۔
- قانون زکوٰۃ و عشر چند شبہات کا ازالہ (پاکستان وازرت خزانہ 1980ء) یہ کتاب پاکستان وزارت کی طرف سے شائع ہوئی ہے جس میں پاکستان کے قانون زکوٰۃ و عشر اور اس میں پائے جانے والے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے اور اس قانون میں موجود سقم کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ ملک میں 1980ء کو بنائے جانے والے قانون زکوٰۃ کو سراہا گیا لیکن کچھ شبہات ایسے ہیں جن کو حل کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے حل کرنے کی تجاویز دی گئی ہیں تا کہ زکوٰۃ وصولی میں اضافہ ہو اور تقسیم زکوٰۃ سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔
- اسلام کا نظام زکوٰۃ و عشر (سید اسعد گیلانی 1975ء) اس کتاب میں اسلام کے نظام زکوٰۃ و عشر پر عہد نبوی اور خلفاء راشدہ کے ادوار کی مثالیں دی گئی ہیں اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل نظام زکوٰۃ کی تنفیذ سے ہی ممکن ہے۔ اس کتاب میں زکوٰۃ کا تعارف، فرضیت زکوٰۃ، زکوٰۃ و صدقہ میں فرق کے ساتھ ساتھ مصنف نے اوائل دور میں زکوٰۃ کے ذریعے مستحق لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے حوالے سے جامع بحث کی ہے۔
- نظام زکوٰۃ اور جدید معاشی مسائل (محمد یوسف گورایہ 1972ء) اس کتاب میں زکوٰۃ کے نظام اور معاشرے میں موجود جدید معاشی چیلنجز پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ دور حاضر کے معاشی مسائل کو علماء و فقہاء کی آراء پیش کرتے ہوئے نئے پیش آمدہ مسائل کو اجتہادی فکر دیتے ہوئے اصلاح و تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں۔

سابقہ کام کا جائزہ لینے سے یہ امر واضح ہوا کہ زیر تحقیق موضوع پر اس طرز کا کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا جس میں "پاکستان اور مصر میں رائج نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل" کو زیر بحث لایا گیا ہو۔

یہ تمام مواد وقت کی ضرورت کے مطابق اپنی اہمیت کا حامل ہے متقدمین کی کتب میں زکوٰۃ کے مسائل پر جامع بحث کی گئی ہے اور متاخرین نے بھی زکوٰۃ کے نئے پیش آمدہ مسائل پر وقت کی ضرورت کے مطابق متعدد کتب لکھیں اور اس کے علاوہ دور جدید میں بھی زکوٰۃ کے مسائل پر بحث کر کے موجودہ دور کے مطابق اصلاح و تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ لیکن پاکستان اور مصر میں رائج

نظام زکوٰۃ کے حوالے سے میرے علم کے مطابق کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا۔ لہذا ضروری سمجھا گیا کہ اس تحقیق میں **"پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل"** پیش کیا جائے تاکہ عرب و عجم میں نظام زکوٰۃ کی بنیادی فکر کو سمجھا جا سکے۔ نیز دونوں ممالک کے نظام ہائے زکوٰۃ کے جائزہ سے ایک ایسا حل پیش کیا جا سکے جو پاکستانی نظام زکوٰۃ کے لیے مؤثر ہو۔

2۔ جواز تحقیق:(Rational of Research)

اسلام کا نظام زکوٰۃ دنیا کا ایسا منفرد نظام ہے جو ارتکاز دولت کی بجائے گردش دولت کا اہم ذریعہ ہے جس سے معاشرتی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ریاستی سطح پر اس کی وصولی و تقسیم کا پورا نظام قائم ہے۔ پاکستان میں زکوٰۃ آرڈیننس 1980ء کا اجراء بلاشبہ ایک اہم قدم ہے اس پر کافی حد تک کام بھی ہوا ہے جو انتہائی اہمیت کا حامل ہے البتہ دوسرے اسلامی ممالک کے ساتھ نظام زکوٰۃ کا موازنہ بہت کم دیکھنے کو ملا ہے۔ لہذا محقق نے دو مسلم اکثریتی ممالک کی بنیادی فکر کو سمجھنے کے لیے پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ پر تحقیق کا ارادہ کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق اس موضوع پر کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا لہذا عصر حاضر میں اس پر کام کی اشد ضرورت محسوس ہوئی تاکہ دونوں ممالک کی خوبیوں اور خامیوں کو نمایاں کیا جائے، دونوں ممالک کے نظام ہائے زکوٰۃ کے مشترکہ و مختلف امور کو منظر عام پر لایا جائے اور پاکستان میں زکوٰۃ کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے ایک ایسا عملی خاکہ پیش کیا جائے جو پاکستان میں غربت کے مسائل کے حل کے لیے کارآمد ثابت ہو۔

3۔ بیان مسئلہ (Statement of Problem)

پاکستانی معاشرے میں غربت و افلاس کے سدباب کے لیے پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کا جائزہ لیا گیا، مروجہ زکوٰۃ وصولی اور تقسیم کا طریقہ کار معلوم کیا گیا، دونوں نظام ہائے زکوٰۃ کے مشترکات و مختلفات کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی گئی اور عصر حاضر کے مطابق پاکستانی نظام زکوٰۃ کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے ممکنہ حل پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ پاکستان کے نظام زکوٰۃ کو مزید بہتر، فعال اور موثر بنایا جا سکے۔ اسی بنیاد پہ **"پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل"** کو موضوع تحقیق بنایا گیا۔

4۔ سابقہ تحقیق میں موجود خلا(ResearchGap)

سابقہ تحقیق سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مجموعی طور پر نظام زکوٰۃ اور معاشی و معاشرتی مسائل کے اعتبار سے تحقیقی کام ہوا ہے لیکن دور حاضر میں ضرورت کے پیش نظر پاکستانی نظام زکوٰۃ کو بہتر اور مزید منظم و فعال بنانے کے لیے دوسرے اسلامی ممالک

کے ساتھ تقابل کرنے کا خلا(GAP)موجود ہے جس کو پر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دوسرے اسلامی ممالک سے موازنہ کر کے دور حاضر میں پاکستان کے نظام زکوٰۃ کو بہتر بنایا جاسکے۔اسی لیے "پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات :تجزیہ و تقابل" اس موضوع پر تحقیقی مقالہ پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

فصل سوم: مقاصد تحقیق، سوالات تحقیق، موضوع انتخاب کی وجہ اور منہج واسلوب

تیسری فصل میں مقاصد تحقیق، تحقیقی سوالات، موضوع اختیار کرنے کی وجہ اور تحقیق کا منہج شامل ہے۔

مقاصد تحقیق:(Research Objectives)

1۔پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کا اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہونے کا جائزہ لینا۔

2۔پاکستاناور مصر میں وصولی اور تقسیم زکوٰۃ کا طریقہ کار معلوم کرنا۔

3۔پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کا معاشرے سے تخفیف غربت میں مؤثر ہونے کا تجزیہ کرنا۔

4۔پاکستان اور مصر میں مروجہ نظام زکوٰۃ کے مشترکات و مختلفات تلاش کرنا۔

5۔پاکستانی نظام زکوٰۃ کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے مجوزہ عملی خاکہ پیش کرنا۔

سوالات تحقیق:(Research Questions)

1۔پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ اسلامی تعلیمات سے کس حد تک ہم آہنگ ہے؟

2۔پاکستان اور مصر میں وصولی و تقسیم زکوٰۃ کا طریقہ کار کس طرح کا ہے؟

3۔پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ معاشرے سے تخفیف غربت کے لیے کس قدر مؤثر ہے؟

4۔پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کے مشترکات اور مختلفات کیا ہیں؟

5۔پاکستانی نظام زکوٰۃ کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا کیسے ممکن ہے؟

مصری نظام زکوٰۃ کے انتخاب کی وجہ:(Reason for choosing the Egyptian system of Zakat)

1۔ دوسرے اسلامی ممالک کے ساتھ تقابل کر کے موجود خلا کو پر کرنے کی ضرورت ہے۔

2۔ مصر میں جامع الازہر کے فتاوی جات تمام اسلامی ممالک میں مقبول ہیں۔

3۔ زکوٰۃ کے حوالے سے مصری علماء کا کافی کام ہے۔

4۔ مصر سے زکوٰۃ کا مواد لینا محقق کے لیے آسان ہے۔

موضوع تحقیق کا دائرہ کار:Scope of the Topic Research

پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل اس عنوان کے تحت موضوع کا انتخاب کیا گیا اس میں پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کی حکومتی سطح پر پالیسیوں کا جائزہ لیا گیا۔ دونوں ممالک میں زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے؟، نظام زکوٰۃ میں خوبیاں اور خامیاں کیا ہیں؟ دونوں ممالک کے نظامہائے زکوٰۃ کے مشترکات و مفترقات کس نوعیت کے ہیں؟ اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ، پاکستانی نظام زکوٰۃ کے لیے کس حد تک مؤثر ہو سکتا ہے؟۔ ان حدود کے اندر رہ کر تحقیق کی گئی ہے۔

منہج تحقیق:

1۔ مقالہ ہذا میں (Qualitative Paradigm Study) کو اپناتے ہوئے تقابلی منہج تحقیق اختیار کیا گیا۔

2- معلومات اور مواد کے حصول کے لیے مصر اور پاکستان کے زکوٰۃ آرڈیننس سے استفادہ کیا گیا ہے۔

3.بنیادی مآخذ

- قرآن مجید: زکوٰۃ سے متعلقہ آیات سے استفادہ کیا گیا ہے۔
- صحاح ستہ، مؤطا امام مالک اور مسند احمد بن حنبل: ان کتب احادیث سے وہ احادیث لی گئی ہیں جو موضوع سے متعلقہ ہیں۔
- کتاب الخراج (امام ابو یوسف)، کتاب الاموال (ابو عبید قاسم بن سلام)، الاحکام السلطانیہ (الماوردی)، السیاسۃ الشرعیۃ (امام ابن تیمیہ)، المھذب فی فقہ الامام الشافعی (ابو اسحاق شیرازی، بدائع الصنائع (ابو بکر الکاسانی)، فقہ الزکاۃ (یوسف القرضاوی)، الفقہ الاسلامی وادلتہ (وھبہ الزحیلی) وغیرہ: موضوع سے متعلق علماء و فقہاء کی آراء جاننے کے لیے مذکورہ فقہی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

4۔ ملک پاکستان کے زکوٰۃ آرڈیننس سے استفادہ کیا گیا ہے۔

- زکوٰۃ و عشر آرڈیننس1980ء تصحیح شدہ اکتوبر2007ء)،وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر۔
- حکومت پاکستان، زکوٰۃ مینوئل، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ۔
- مرکزی زکوٰۃ کونسل کی پانچویں سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال زکوٰۃ1404-1405ھ
- اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات (زکوٰۃ نمبر)
- زکوٰۃ و عشر آرڈیننس1980ء
- زکوٰۃ و عشر (ترمیمی ایکٹ)1980ء
- وزارت تخفیف غربت اور سوشل تحفظ
- نظام زکوٰۃ پر ایک نظر

1.Manual of Zakat and Ushar Laws, Muhammad Sohail Nadeem, Law Book.
2.SidatHyder Morshed Associates(pvt) Ltd,Management Consultants ,Nov10,2008,as is report

5۔ مصر کے نظام زکوٰۃ کا مواد بنیادی ماخذ سے لیا گیا ہے جو کہ عربی زبان میں ہے۔ مقالہ ہذا اردو زبان میں ہونے کی وجہ سے اردو ترجمہ کر کے حوالہ جات دیے گئے ہیں جہاں بہت ضروری سمجھا گیا وہاں صرف عربی عبارات لائی گئی ہیں۔ چند بنیادی ماخذ یہ ہیں:

- مشروعات لجان الزکاة لبنك ناصر الاجتماعی ،وزارة التضامن الاجتماعی-
- المفتي:الأستاذالدکتور،شوقي.إبراهیم.علام،الرئیسیة،الفتاوی.الوکالة،توکیل بنك ناصرفي حساب الزکاة-
- إدارة صندوق الزکاة الزیتون ،لبنک الفیصل الاسلامی المصری
- عبد الحمید ،محمد فرحان،جاء ترتیب جبایة زکاة الأموال
- احمد عطیۃ الباطنی ،جامعۃ الازھر مرکز صالح عبداللہ الکامل للاقتصادی الاسلامی، دورۃ تدریبیۃ عن ادارۃ الزکاۃ القاھرۃ فی الفترۃ-
- إدارة صندوق الزکاة الزیتون ،لبنک الفیصل الاسلامی المصری،شارع ترعة الجبل - خلف مسجد الظواهري ،بجوار اسواق فتح الله، ا لقاہرہ-
- بنک ناصر الاجتماعی،وزارۃ التضامن الاجتماعی، جمھوریہ مصر العربیہ-
- التقریر السنوی للبورصۃ المصریۃ 2013ء

- وزارة التضمان الاجتماعی ،جمہوریہ مصریہ العربیہ-

6۔ویب سائٹس

1.https://www.faisalbank.com.
2.www.kantakji.com
3.www.giem.info
4. https://jstor.org.eg
5.https://www.maspero.eg
6.http://internationaljournalofresearch.org

7۔ضرورت کے پیش نظر جن ثانوی ماخذ کی طرف رجوع کیا گیا:

- دراسات فی الحضارة الإسلامیۃ، احمد ابراہیم الشریف
- مبادی النظام الاقتصادی الإسلامی، د/ سعاد إبراہیم صالح
- شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ
- نور محمد غفاری، نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی
- السید محمد الحنفی، حاشیۃ الطحاوی علی المراقی الفلاح، شرح نور الایضاح
- عبد الحئ بن عبد الکبیر کتانی،، عہد نبوی کا اسلامی تمدن

8۔جدید تحقیق کے ذرائع، مثلاً علمی ویب سائٹس، ڈیجیٹل لائبریریز، تحقیقی مجلات اور آرٹیکلز سے استفادہ کیا گیا ہے۔

9۔موضوع سے متعلق ماہرین، خصوصاً زکوۃ کونسل کے ممبران سے رہنمائی لی گئی ہے۔

11۔ قرآنی آیات کا ترجمہ تمام مسالک کے علماء کا متفقہ ترجمہ (ایپ360) سے لیا گیا ہے۔

12۔احادیث کے ترجمہ میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ جو حدیث عربی متن کے ساتھ دی گئی ہے اس کا ترجمہ عربی متن کے مطابق دیا گیا ہے اور جس کا عربی متن نہیں ہے اس کا مفہوم درج کیا گیا ہے۔

13۔ نگران مقالہ کی ہدایات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

ابواب وفصول کی تقسیم وترتیب

باب اول: موضوع سے متعلق تعارفی مباحث

باب اول موضوع سے متعلقہ تعارفی مباحث پر مشتمل ہے جس میں موضوع کا تعارف، دراسات تحقیق، جواز تحقیق، سابقہ تحقیق میں موجود خلا، موضوع کی اہمیت، مقاصد تحقیق، سوالات تحقیق، مصری نظام زکوٰۃ کے انتخاب کی وجہ اور منہج تحقیق شامل ہے۔

باب دوم: اسلام کا نظام زکوٰۃ اور معاشی ومعاشرتی استحکام

باب دوم تین فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں وصولی زکوٰۃ پر بحث کی گئی ہے۔ دوسری فصل میں تقسیم زکوٰۃ کے نظام کو اسلامی نقطہ نظر سے پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے جبکہ تیسری اور آخری فصل میں معاشی اور معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کے کردار پر جامع بحث کی گئی ہے۔

باب سوم: پاکستان اور مصر میں زکوٰۃ کا تنظیمی ڈھانچہ

باب سوم تین فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں پاکستان کی زکوٰۃ انتظامیہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ دوسری فصول میں مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ کو تحقیقی نظر سے دیکھا گیا ہے جبکہ تیسری اور آخری فصل میں پاکستان اور مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ کا تجزیہ وتقابل کیا گیا ہے۔

باب چہارم: پاکستان اور مصر میں وصولی زکوٰۃ کا نظام

باب چہارم تین فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں پاکستان کے وصولی زکوٰۃ کے نظام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دوسری فصل میں مصر میں رائج زکوٰۃ وصولی پر بحث کی گئی ہے۔ جبکہ تیسری اور آخری فصل میں دونوں ممالک (پاکستان اور مصر) میں رائج وصولی زکوٰۃ کے نظام پر تقابلی وتجزیاتی نگاہ ڈالی گئی ہے۔

باب پنجم: پاکستان اور مصر میں تقسیم زکوٰۃ کا نظام

تحقیقی مقالہ کا آخری باب پنجم ہے جس میں تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل پاکستان کے تقسیم زکوٰۃ کے نظام پر مشتمل ہے۔ دوسری فصل میں مصر کے تقسیم زکوٰۃ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے جبکہ تیسری اور آخری فصل میں تقسیم زکوٰۃ تجزیہ وتقابل کیا گیا ہے۔

باب دوم: اسلام کا نظام زکوٰۃ اور معاشی و معاشرتی استحکام

فصل اول: وصولی زکوٰۃ اور اسلامی تعلیمات

فصل دوم: اسلام کا نظام تقسیم زکوٰۃ

فصل سوم: معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کا کردار

باب دوم: اسلام کا نظام زکوٰۃ اور معاشی و معاشرتی استحکام

زکوٰۃ اسلام کے اہم ارکان میں سے ہے جو معاشرتی اور تمدنی استحکام کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ مال دار مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔ اس کا مقصد فقراء اور ضرورت مندوں کو مال داروں سے مالی مدد فراہم کرنا ہے تاکہ معاشرتی ہم آہنگی، محبت اور باہمی تعاون کو فروغ ملے۔ زکوٰۃ ایک ایسا اہم فریضہ ہے جس کا تعلق مال سے ہے اور چونکہ مال زندگی کا ایک بنیادی حصہ ہے اور بقا کا ذریعہ ہے اس لیے اسلام نے اس پر خصوصی توجہ دی ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے میں ایک مکمل اور حکمت سے بھرپور نظام وضع کیا گیا ہے جو لوگوں کے درمیان محبت، بھائی چارے اور تعاون کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

قرآن وسنت میں مختلف شعبوں کے علاوہ معاشی پہلو پر بھی زکوٰۃ کے حوالے سے مکمل رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ آغاز سے ہی اسلام میں غریبوں اور مساکین کی مدد اور دستگیری پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے ایک تو کسی مجبور و غریب کی ضرورت پوری ہوتی ہے، اور دوسرا اس کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ ایک اسلامی ریاست کی آمدنی کے اعتبار سے زکوٰۃ کو مالی قربانی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اگر اس نظام کو صحیح اور مضبوط بنیادوں پر قائم کیا جائے تو قرض لینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے خلاف جہاد کیا تھا جنہوں نے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کیا اور جو زکوٰۃ کے اجتماع نظام میں شامل ہونے اور بیت المال میں جمع کروانے سے انکار کرتے تھے۔

جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے:

نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد کچھ قبیلوں نے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کیا اور یہ کہا کہ زکوٰۃ صرف رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں فرض تھی، اب اس کا دینا ضروری نہیں۔ احضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بصیرت اور حکمت سے ان کے خلاف جہاد کا فیصلہ کیا، لیکن صحابہ کرام کو اس پر اعتراض تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں آکر عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا، اس نے اپنا مال اور جان محفوظ کر لیا، پھر آپ ان لوگوں سے جہاد کیسے کر سکتے ہیں جو لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا، میں اس کے

خلاف جہاد کروں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کا یہ جواب سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں آپ کے دل کو کھول دیا ہے۔[4]

اسلام کا نظام زکوٰۃ ایک ایسا عادلانہ اور منصفانہ نظام ہے کہ اگر اسے صحیح اور غیر جانبدارانہ طریقے سے چلایا جائے تو معاشرے سے کافی حد تک غربت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ معاشرتی زندگی کو تشکیل دینے کے لیے زکوٰۃ کا تصور اسلام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ مسلم معاشروں کو منظم اور مربوط کرنے والا ایک بہترین نظام ہے، جس سے انسانیت کی ہمدردی، اخوت اور بھائی چارہ کے ساتھ ساتھ دولت و امارت کی کوئی محدودیت نہیں رہتی، بلکہ یہ غریبوں تک بھی منتقل ہو جاتی ہے۔ اس لیے باب اول اسلام کے نظام زکوٰۃ اور معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کا کردار پر مشتمل ہے، جس کی پہلی فصل میں وصولی زکوٰۃ اور اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

4: قشیری، مسلم بن حجاج، **الصحیح**، (مکتبہ، دار الفکر، بیروت) کتاب الایمان، ج، 1 / 33۔

فصل اول: وصولی زکوٰۃ اور اسلامی تعلیمات

اس فصل میں اسلام میں زکوٰۃ وصولی کی اہمیت و افادیت اور طریقہ کار پر بحث کی جائے گی مزید یہ کہ پہلے عہد نبوی ﷺ اور پھر خلفائے راشدین کے ادوار بالخصوص خلفائے راشدین میں سے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق کے دور میں رائج نظام زکوٰۃ کے ارتقائی عمل کا مختصر جائزہ لیا جائے گا جس کے دو بڑے فائدے ہیں ایک تو تاریخی حیثیت معلوم ہو گی دوسرا وقت کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کے نظام میں مناسب تبدیلیوں سے آگاہی ہو گی۔

عہد نبوی ﷺ :

مکی و مدنی دور میں نظام زکوٰۃ پر اگر بحث کی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ کتب تفاسیر ،احادیث، تاریخ اور سیرت میں تو زکوٰۃ کی اہمیت و ضرورت، افادیت، زکوٰۃ نہ دینے والوں کو عذاب کی وعید اور نصاب زکوٰۃ سے تو کافی ہدایات ملتی ہیں لیکن وصولی زکوٰۃ کے مروجہ نظام کے حوالے سے بہت کم تفصیلات ملتی ہیں۔ اسلام کے ابتدائی ایام یعنی مکی دور میں زکوٰۃ وصولی کا کوئی تنظیمی ڈھانچہ موجود نہ تھا۔ مکہ میں چونکہ اسلامی ریاست کا کوئی وجود نہ تھا اور مسلمانوں کی تعداد بھی بہت کم تھی اس لیے وہ رضاکارانہ طور پر ہی تقسیم کر دیتے تھے۔ اسلام کے آغاز میں صدقات و خیرات جیسے الفاظ زکوٰۃ کے لیے ہی استعمال کیے جاتے تھے زکوٰۃ کے مسائل مثلاً نصاب زکوٰۃ، مقدار اور مال زکوٰۃ پر ایک مکمل سال گزرنے کی شرط وغیرہ یہ تمام احکام تدریجاً نازل ہوئے۔ آغاز میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر مشتمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ابتدا ہی سے نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ اور صدقات و خیرات کی تلقین کیا کرتے تھے۔ سورۃ المزمل ابتدائی سورتوں میں سے ہے جس میں زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے:

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO﴾[5]

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، اور اللہ کو قرضِ حسنہ دو، اور جو بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، وہ اللہ کے ہاں بہتر اور بڑا انعام پاؤ گے، اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو، بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور انتہائی رحم کرنے والا ہے۔"

اسی طرح مالدار لوگوں کو یہ تلقین کی گئی کہ تمھارے مال میں سے مساکین و محروم لوگوں کا حق ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ فِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِO﴾[6]

---

[5]:المزمل:20

[6]:الذاریات:19

ترجمہ: اور ان کے مالوں میں سے سوال کرنے والوں اور محروم (ضرورتمندوں) کے لیے حصہ مقرر ہے"

اسی طرح سورت الماعون میں یتیموں، ضرورتمندوں اور حاجتمندوں کا خیال نہ رکھنے والوں کو سخت وعید سنائی گئی ہے:

﴿اَرَءيْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِO فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَO وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِO﴾[7]

ترجمہ: کیا آپ نہیں دیکھتے اس کو جو جھٹلاتا ہے دین کو پس یہ وہ ہے جو یتیموں کو دھکے دیتا ہے اور نہیں ابھارتا مسکینوں کو کھانا کھلانے پر،

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یتیموں کی حاجات پوری کی جائیں، انہیں حق سے محروم نہ رکھا جائے، ضرورتمندوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی جائے، کوئی غریب بھوکا نہ رہے اور غریبوں، محتاجوں، بیواؤں اور ضرورتمندوں کی ہر ممکن مدد کی جائے۔ اسی طرح تزکیہ نفس کے لیے اِنفاق فی سبیل اللہ ابتدا ہی سے زور دیا گیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَیO الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَه یَتَزَکّٰیO وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَه مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰیO اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰیO وَلَسَوْفَ یَرْضٰیO﴾[8]

ترجمہ: "اس (آگ) سے اس شخص کو بچا لیا جائے گا جو اللہ کی رضا کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے تاکہ وہ اپنی روحانی پاکیزگی حاصل کرے۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے کہ جس کا بدلہ دیا جارہا ہو، بلکہ وہ صرف اپنے عظیم رب کی رضا کی خاطر خرچ کر رہا ہے، اور عنقریب اللہ اس سے راضی ہو جائے گا"

سورۃ اللیل کی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا تقوٰی کی بہترین مثال ہے۔ یہ دوزخ کے عذاب سے بچاتا ہے۔ اس سے حقیقی طور پر تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کا عمل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔

اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ مکہ کے لوگوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لیے عملی طور پر کوشاں تھے تاکہ مستقبل میں ایک مکمل معاشی پالیسی بنائی جاسکے جیسا کہ ایک روایت ہے:

"حاتم طائی کے بیٹے عدی ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا اتنے میں دو آدمی اپنی شکایت لے کر آتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ اس قدر معاشی بدحالی ہو چکی ہے کہ تن ڈھاپنے کے لیے کپڑا نہیں اور پیٹ بھرنے کے

[7]: الماعون: 1۔2۔3

[8]: اللیل: 17-21

لیے کھانا بھی میسر نہیں۔ جبکہ دوسرا امن وامان کی شکایت کرتا ہے کہ راستے کٹ چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے یہ شکایت سنتے ہی سیدھے ہو کر بیٹھے اور ارشاد فرمایا یہ روایت عدی بن حاتم سے منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

((کنت عند رسول اللہ ﷺ فجاءہ رجلان احدھما یشکو العیلة والاخر یشکواقطع السبیل فقال رسول اللہﷺ ا ما قطع السبیل فانہ لایاتی علیک الا قلیلاتخرج العیر الی مکة بغیر خفیر-واما العیلة فان الساعة لا تقوم یطوف احدکم بصدقة لا یجد من یقبلھا منہ))[9]

ترجمہ: عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا اسی دوران، دو آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک معاشی بدحالی اور دوسرا بدامنی کی شکایت کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو یہ فرمایا کہ یہ جو بدامنی ہے عنقریب ایک وقت آئے گا کہ ایک قافلہ بغیر کسی حفاظتی دستے کے سفر کرے گا جہاں تک تعلق ہے معاشی بدحالی کا تو قیامت کا قائم ہونا اس وقت تک ثابت نہ ہو گا جب تک تم اپنے صدقے لے کر ہر ایک کی طرف جاؤ گئے لیکن کوئی لینے والا نہ ہو گا۔

اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ معاشی استحکام کے لیے کتنے فکر مند تھے اور عہد نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ میں یہ خواب مکمل ہوا۔ مزید یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مکی دور میں فلاح و بہبود اور غرباء و مساکین کے لیے ہر ممکن اقدامات اٹھائے۔ جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے:

"رسول اکرم ﷺ نے ابتدائی ایام میں ہی معاشی استحکام، فلاح و بہبود اور غرباء و مساکین کے لیے ایک مضبوط مالی نظام دینے کی کوشش کی اسی لیے ابتدائی طور پر ہی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے وزیر مالیات مقرر کئے گئے تھے۔"[10]

بعثت کے پانچویں سال حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جب دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تو نجاشی کے دربار میں اسے اسلام کی حقیقت بتاتے ہوئے کہا:

(اَمَرَنَا بالصَّلٰوةِ وَالزَّکَاةِ وَالصِّیَامِ.)[11]

ترجمہ: انہوں نے ہمیں حکم دیا نماز کا، زکوٰۃ کا اور پاک دامن رہنے کا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتداء ہی میں عام زکوٰۃ اور دیگر صدقات و خیرات کا آغاز ہو چکا تھا۔

---

[9]: بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** (مکتبہ، دارالفکر لبنان، بیروت 1443)، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقة قبل الرد۔

[10]: غفاری، نور محمد، **نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی** (مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور پاکستان)، ص/232،

[11]: أحمد بن حنبل، **المسند**، (مکتبہ دار لفکر، لبنان بیروت) ج،1/202

اسی طرح 6ھ ہجری میں جب ہرقل کی طرف رسول اللہ ﷺ نے خط پہنچایا تو ہرقل نے ابوسفیان سے پیغمبر اسلام ﷺ کے پیغام اور آپ ﷺ کی تعلیمات سے متعلق پوچھا۔ اگرچہ ابوسفیان اُس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے تو اس کے باوجود انہوں نے کہا:

((يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ.))[12]

ترجمہ: انہوں نے ہمیں حکم دیا نماز کا، زکوٰۃ کا اور پاک دامن رہنے کا ہے۔

ان تمام واقعات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اسلام کی ابتدا میں ہی زکوٰۃ پر مسلمانوں نے معمولی عمل شروع کر دیا تھا۔ مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کی تعداد بھی کم تھی اور ضروریات زندگی بھی بہت محدود تھیں اس لیے وہاں باقاعدہ کوئی منظم نظام نہیں تھا لیکن مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت قائم ہوئی تو نظام زکوٰۃ بھی منظم و مربوط شکل میں نافذ کیا گیا جس سے حکومتی اخراجات پورے کیے جاتے اور حکومت ہی کی طرف سے صاحب ثروت لوگ امراء و فقراء کی ضروریات کو پورا کرتے تھے۔ زکوٰۃ وصدقات کی وصولی کا زیادہ گہرا تعلق وصولی کے افسروں سے تھا ابتدائی ایام میں کوئی مروجہ نظام نہ تھا البتہ وقت کے ساتھ ساتھ ضروریات کے مطابق یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔ زکوٰۃ وصدقات اور جزیہ وصول کرنے والوں کے لیے الگ الگ افسر مقرر کیے گئے تھے جن کے مختلف نام تھے۔ ان میں سے سب سے زیادہ مشہور و معروف لفظ عامل ہے جو قرآن پاک میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مزید وضاحت کے لیے عامل صدقات، عمال صدقات یا عاملین صدقات بھی استعمال ہوئے ہیں۔ اسی طرح حدیث، فقہ اور تاریخ وغیرہ کی کتب میں بھی مصدقین، ساعی، جابی[13] اور محصلین وغیرہ جیسے الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔

عہد رسالت میں نظام زکوٰۃ کے حوالے سے شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

"عرب چونکہ خلوص اور جذبہ ایمان رکھنے والے تھے اس لیے زکوٰۃ وصدقات کی طرف خود ہی آمادہ ہو جاتے تھے چنانچہ جوں ہی اسلام قبول کرتے تو ساتھ ہر قبیلہ اپنی زکوٰۃ وصدقات نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آکر پیش کرتا اور آپ کی دعا کی برکت سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ لیکن وسیع حکومت کے لیے یہ کافی نہ تھا اس لیے 9 ہجری کو آپ ﷺ نے زکوٰۃ وصدقات تقریباً ہر قبیلے سے عاملین مقرر فرمائے جو اپنے اپنے قبیلے سے زکوٰۃ وصدقات وصول کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع کروا دیتے تھے۔ البتہ احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تقرر وقتی ہوتا تھا۔"[14]

عہدہ دار کا تعلق خاندان بنی ہاشم سے نہ ہو اس کی چند مثالیں بھی ملتی ہیں:

12: **صحیح مسلم**، کتاب الجهاد، باب كتاب النبی ﷺ إلى هرقل، ج3/ 139،

13: جابی، ساعی اور مصدقین یہ الفاظ زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندوں کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔

14: شبلی نعمانی، **سیرۃ النبی** (دارالاشاعت کراچی، 1985ء)، ج2/ 48،

"ایک دن ابو موسیٰ اشعری اور ان کے ساتھ دو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عامل (گورنر) کی ذمہ داری کے حوالے سے درخواست کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ وہ کس مقصد کے لئے عہدے کا مطالبہ کر رہے ہیں، تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ انہیں اس وقت تک اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ دونوں افراد عہدے کے خواہشمند ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان افراد کو عہدہ نہ دینے کا فیصلہ اس وجہ سے کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم ان لوگوں کو عہدہ نہیں دیتے جو خود اس کے طلب گار ہوں"۔ آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ جو شخص عہدہ کے لئے خود کو پیش کرے، وہ اس کا صحیح طور پر حق دار نہیں ہوتا۔ عہدہ کا حق وہ شخص ہوتا ہے جو اس کا اہل ہو اور جو عہدہ دینے والا شخص اس کی صلاحیت کو جانچ کر منتخب کرے۔[15]

نبی اکرم ﷺ کا یہ طریقہ کار تھا کہ جو بھی عامل مقرر کرتے اس کو مختلف علاقوں میں بھیجتے اور ساتھ زکوٰۃ کے حساب کتاب کے بارے مکمل ہدایت دیتے تھے نیز نئے مفتوحہ علاقوں کے بارے میں باقاعدہ تحریری احکام صادر فرماتے تھے اور جب واپس آتے تو زکوٰۃ و صدقات کے متعلقہ مکمل حساب و کتاب لیتے اور باز پرس فرماتے تھے۔

"نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تفصیلی مراسلہ لکھا تھا جس میں زکوٰۃ و صدقات کے متعلق تفصیلی ہدایات درج تھیں"۔[16]

"اسی طرح واقدی نے بھی زکوٰۃ و صدقات کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل کو تفصیل سے ذکر کیا ہے جس میں آپ ﷺ کی طرف سے تصیل ہدایات درج تھیں"۔[17]

"نبی اکرم ﷺ ابن لتبیہ کو بنو سلیم کی طرف زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے کے لیے بھیجا لیکن جب وہ اپنی ذمہ داری پوری کر کے واپس لوٹے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے حساب لیا تو وہ کہنے لگے کہ یہ اموال زکوٰۃ ہے اور اس کے علاوہ جو مال ہے وہاں کے لوگوں کی طرف سے ہدیہ ملا ہے تو اس پر نبی اکرم ﷺ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کہ تجھے یہ ہدیہ گھر بیٹھے بیٹھے کیوں نہیں ملا؟ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک خطبہ دیا اور اس طرح کے عمل سے سختی سے منع فرمایا۔"[18]

"بعض اوقات کچھ علاقوں میں رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ و صدقات کی وصولی کے لیے خود بھی تشریف لے جایا کرتے تھے"[19]

"رسول اللہ ﷺ کے پاس جب زکوٰۃ و صدقات کا مال جمع ہو جاتا تو آپ ﷺ مہاجرین و انصار کے فقراء اور اصحاب صفہ[20] رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں تقسیم کیا کرتے تھے۔"[21]

---

[15]: صدیقی، ڈاکٹر، محمد یٰسین مظہر، **نقوش رسول** (ادارہ فروغ اردو، لاہور 1983ء) ص/674،

[16]: ابو عبید، قاسم بن سلام، **کتاب الاموال** (مکتبہ، دار الفکر، بیروت) ج1/528-535،

[17]: واقدی، محمد بن عمر، **کتاب المغازی** (دار احیاء التراث العربی، بیروت) ج،3/1084-1088،

[18]: **صحیح بخاری**، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالیٰ والعاملین علیھاو محاسبۃ

[19]: کتانی، عبد الحئ بن عبد الکبیر، **عہد نبوی کا اسلامی تمدن** (ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ، کراچی، 1991ء) ص/203،

"نبی کریم ﷺ کا خاص معمول ہوتا کہ کسی بھی عامل کو مقرر کر کے کسی علاقے میں زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے کے لیے روانہ کرتے تھے تو اسے ہدایات جاری کرتے ہوئے یہ پوری وضاحت کرتے تھے کہ کس قسم کا مال وصول کرنا ہے اور اس کی مقدار کیا ہوگی وغیرہ اور ساتھ ہی کانٹ چھانٹ کر مال لینے اور حق سے زائد وصول کرنے کی بالکل اجازت نہیں تھی۔ آپ ﷺ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے:

(فایاک و کرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانۃ لیس بینھا وبین اللہ حجاب۔)[22]

ترجمہ: خبردار! زکوٰۃ کے مال میں سے کانٹ چھانٹ کر کے نفیس مال لینے سے گریز کریں اور اس معاملے میں بالخصوص مظلوم آدمی کی بددعا سے ڈریں کیونکہ مظلوم آدمی کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قبولیت میں کوئی حجاب نہیں ہے یعنی مطلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

اس کی تائید میں مزید روایات ملتی ہیں:

"مسند احمد میں سوید بن غفلہ ایک حدیث نقل کی گئی ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک عامل زکوٰۃ آیا، وہ جاکر ان کے پاس بیٹھ گیا تو اس نے پہلے جانوروں کی ان اقسام کا ذکر کیا جن کا نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ لینے کی کوئی اجازت نہ تھی۔ اسی دوران ایک اور آدمی ایک اونچی کوہان والی خوبصورت اونٹنی لے کر آیا تو اس کو بھی زکوٰۃ کی مد میں لینے سے انکار کر دیا۔"[23]

اس کی تائید میں ایک روایت ہے:

"ابن علقمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے کو ایک عمدہ اور خوبصورت بچے دینے والی بکری دینی چاہی تو اس شخص نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی مد میں اس طرح کی بکریاں لینے سے سخت منع فرمایا ہے اس کے بعد وہ اس اونٹ پر لاد کے واپس چلے گئے۔"[24]

نبی اکرم ﷺ عاملین زکوٰۃ کے لیے نرم رویہ رکھنے، عزت واحترام سے پیش آنے کی بھی تلقین فرمایا کرتے تھے:

("اذا اتاکم المصدق فالیصدر عنکم وھو عنکم راض۔)"[25]

ترجمہ: جب کوئی عامل زکوٰۃ تمہاری طرف زکوٰۃ لینے کے لیے آئے تو زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد اس حالت میں تمہارے پاس سے واپس جائے کہ وہ خوش وخرم ہو۔

---

[20]: صفہ کے معنیٰ ہیں چبوترا، مسجد نبوی سے متصل پیچھے کی جانب ایک چبوترا بنایا گیا تھا جہاں مہمان ٹھہرائے جاتے تھے اور علم سیکھنے والے فقراء صحابہ کرام وہاں مستقل طور پر رہتے تھے۔

[21]: جصاص، ابو بکر، **احکام القرآن** (سہیل اکیڈمی لاہور) ج،2/131،

[22]: **صحیح بخاری**، کتاب الزکاۃ، رقم 1308۔

[23]: ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **السنن** (مکتبہ دالا فکر بیروت) کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ السائمۃ، حدیث /1346

[24]: **المسند**، حدیث /879

[25]: **صحیح مسلم**، کتاب الزکاۃ رضاء الساعی مالم یطلب حراما۔ حدیث /1792

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی اسلامی حکومت زکوٰۃ وصولی کے لیے کارندے بھیجے تو ان کے ساتھ نرمی سے پیش آیا جائے تاکہ وہ خوش اور راضی ہو کر واپس جائیں۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ عاملین زکوٰۃ کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے اس کا بھی باقاعدہ ثبوت موجود ہے:

"حضرت عبداللہ بن اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ باقاعدہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی گروہ آپ ﷺ کے پاس زکوٰۃ وصدقات لے کر آتا کہ آپ ﷺ فقراء ومساکین میں تقسیم فرمائیں تو آپ ﷺ ان کو اس طرح کی دعا بھی دیا کرتے تھے:

("اللھم صل علیٰ آل فلان") کہ اے اللہ فلاں شخص کی آل پر رحمت نازل فرما چناچہ جب میرے والد محترم جب زکوٰۃ لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی:

("اللھم صل علیٰ آل ابی اوفی")اے اللہ اوفی کے خاندان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرما۔[26]

عاملین زکوٰۃ ای بہت بڑی ذمہ داری نبھارہے ہوتے ہیں اس لیے ان کو اس پر بہت بڑا اجر بھی ملے گا اور اگر کہیں کمزوری کا مظاہرہ کریں گئے تو اپنے کیے کا خمیازہ بھی بھگتیں گئے۔ ایک عامل زکوٰۃ اگر اپنی ڈیوٹی مکمل طریقے سے سرانجام دیتا ہے تو اس کو ایک جہاد کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا:

(" عن رافع بن خدیج قال: سمعت رسول اللهﷺ یقول: العامل علی الصدقة بالحق کما الغازی فی سبیل الله حتی یر جع الیٰ بیته-")[27]

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ صدقات وصول کرنے والا جب تک وہ گھر واپس نہ آئے ایسا ہی ہے جیسے غازی اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔

اسی طرح زکوٰۃ کے مال میں خیانت کرنے سے منع فرمایا:

("قال رسول الله ﷺ: المعتدی فی الصدقة کمانعھا")[28]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ کے مال میں خیانت کرنے والا ایسا ہی ہے گویا زکوٰۃ کا انکار کرنے والا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ عامل کو خود مقرر فرمایا کرتے تھے آپ ﷺ نے ابو موسیٰ اشعری کو بغیر درخواست کے یمن کا عامل مقرر کر کے بھیجا تھا۔[29]

نبی اکرم ﷺ عاملین زکوٰۃ کو ان کی ضرورت کے مطابق معاوضہ بھی دیا کرتے تھے ذیل میں اس کا بھی حوالہ دیا جارہا ہے:

---

[26]: صنعانی، عبدالرزاق، **مصنف عبدالرزاق** (مکتبہ، دارالفکر، بیروت) ج4، 58/

[27]: ترمذی، محمد بن عیسیٰ، **السنن** (مکتبہ دار لفکر، بیروت) کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی العامل علیھا الصدقۃ بالحق، حدیث/884،

[28]: ایضا

[29]: **صحیح بخاری**، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم، باب حکم المرتدین والمرتدۃ، حدیث/4612

آپ ﷺ نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو شخص ہماری مقرر کی گئی شرح سے زائد وصول کرے گا وہ مالی خیانت اور چوری کا مرتکب ہو گا رسول اللہ ﷺ نے ضروری مقدار کا تعین خود فرما دیا تھا۔"[30]

اس کی تائید میں یہ روایت بھی آتی ہے:

(" عن المستوردبن شداد: سمعت النبی یقول: من کان لنا عاملا فالیکتسب زوجۃ فان لم یکن لہ خادم فالیکتسب خادما، فان لم یکن لہ مسکن فالیکتسب مسکنا-ومن اتخذ غیر ذٰلک فھو غال او سارق-")[31]

ترجمہ: جو بھی ہمارا عامل ہو اس کو چاہئے کہ ایک بیوی حاصل کرے اور جس کے پاس کوئی خادم نہ ہو وہ ایک خادم رکھے اور جس لے پاس مکان نہ ہو وہ ایک مکان بنالے پس جس نے بھی اس کے علاوہ جو کچھ حاصل کیا وہ خائن اور چور تصور کیا جائے گا۔

"رسول اللہ ﷺ کے دور میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اس طرح کا معاوضہ ملتا تھا تو جب کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے زہد و تقویٰ کی بنا پر یہ معاوضہ لینے سے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کے دور کا ہی حوالہ دیا تھا۔"[32]

جہاں تک تعلق ہے فرضیت زکوٰۃ کا تو اکثر علماء کا یہ خیال ہے کہ ذیل میں آیت کے ساتھ ہی اس کی فرضیت ہوئی ہے:

(" خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا")[33]

یہ آیت غزوہ تبوک کے بعد نازل ہوئی[34]

طبقات ابن سعد میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب محرم 9ہجری کا چاند دیکھا تو قریب ترین علاقوں میں عرب کے مختلف قبائل سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔[35]

اس کے علاوہ نبی اکرم ﷺ نے عاملین زکوٰۃ کے لیے ایک جماعت مقرر فرمائی تھی جن میں چند مشہور و معروف صحابہ کرام کے نام درج ذیل ہیں:

"حضرت عمر، حضرت خالد بن سعید بن العاص، حضرت معاذ، حضرت عدی بن حاتم طائی اور حضرت زبرقان بن بدر التیمی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔"[36]

---

[30]: **سنن ابی داؤد**، کتاب الخراج والفئی والامارۃ، ج، 2/ 34،

[31]: ایضاحدیث / 2945

[32]: **سنن ابی داؤد**، کتاب الخراج والفئی والامارۃ، ج، 2، حدیث / 2944

[33]: التوبۃ: 103

[34]: طبری، محمد بن جریر، **جامع البیان فی تاؤیل القرآن** (دار الکتب العلمیہ) ج، 6/ 463،

[35]: ابن سعد، **ابو عبد اللہ محمد البصری، الطبقات الکبریٰ** (دار الفکر، بیروت، 1994ء) ج، 1/ 458-459،

السیرۃ النبویہ میں ابن ہشام نے جو عاملین زکوٰۃ کے چند نام درج کیے ہیں وہ یہ ہیں:

نمبر شمار	عاملین زکوٰۃ کے نام	علاقہ / قبیلہ
1	مہاجرین ابی امیہ بن المغیرہ	صنعاء
2	زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضر موت
3	عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	طئی / بنو اسد
4	مالک بن نویرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بنو حنظلہ
5	زبرقان بن بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بنو سعد
6	علاء الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بحرین
7	علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	نجران

ابن ہشام نے یہ عاملین زکوٰۃ کے نام ذکر کیے۔[37]

"کتاب المغازی میں ایک حوالہ ملتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے 18 ذیقعد کو رات کے وقت جعرانہ[38] کے مقام سے مکہ کی طرف عمرہ ادا کرنے کی غرض سے روانہ ہوئے۔ وہاں پر آپ ﷺ نے سب سے پہلے عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا گورنر بنایا اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مکہ میں ان کے ساتھ رہیں اور خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ 8 ذیقعد کو مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے 9 ہجری کو محرم الحرام کا چاند دیکھا تو مختلف قبائل کی طرف عاملین زکوٰۃ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا جن کے نام درج ذیل ہیں۔"[39]

نمبر شمار	**عاملین زکوٰۃ**	**علاقہ / قبیلہ**
1	کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	اسلم اور غفار

---

[36]: کتانی، عبد الحی، **عہد نبوی کا اسلامی تمدن** (خالد بک ڈپو، اردو بازار، لاہور) ص / 203

[37]: ابن ہشام، **السیرۃ النبویۃ** (دار احیاء التراث العربی، بیروت 1994ء) ج،4 / 255-256

[38]: جعرانہ کا مقام مکہ مکرمہ سے طائف کی جانب تقریباً 26 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

[39]: **کتاب المغازی**، ج،3 / 973-974

2	حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ	جہینہ
3	حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	فزارہ
4	حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بنو کلاب
5	حضرت ابن لتبیہ ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بنو ذبیان
6	حضرت بسر بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بنو کعب
7	حضرت نعیم بن عبد اللہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بنو خذاعہ

طبقات ابن سعد میں عاملین زکوٰۃ وصدقات کے اسمائے گرامی کا تذکرہ ملتا ہے جن کو رسول اکرم ﷺ نے مختلف قبائل کی طرف بھیجا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ ان کو بہت زیادہ کانٹ چھانٹ کر کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کریں۔[40]

ذیل میں ان کے نام ذکر کیے جا رہے ہیں:

نمبر شمار	عاملین زکوٰۃ وصدقات کے نام	علاقہ / قبیلہ
1	حضرت عیینہ بن حصن	بنو تمیم
2	حضرت کعب بن مالک	اسلم اور غفار
3	حضرت بشر بن عباد اشہلی	مذینہ او المصطلق
4	حضرت رافع بن مکیث	جہینہ
5	حضرت عمرو بن العاص	بنو فزارہ

بنو مصطلق سے زکوٰۃ وصدقات کی وصولی

کتاب المغازی میں مذکور ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو قبیلہ بنو مصطلق کی طرف زکوٰۃ وصدقات کی وصولی کے لیے روانہ کیا وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے اور علاقے میں کئی مساجد بھی تعمیر کر رکھی تھیں۔ جب ان کو ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے آنے کی خبر ملی تو انتہائی خوش ہوئے اور خوشی سے جنگی لباس پہن کر باقاعدہ عسکری شان کے ساتھ استقبال کے

[40] **الطبقات الکبریٰ**، ج1، /،458-459

لیے باہر نکل آئے۔ چونکہ دور جاہلیت ان کی ولید کے خاندان سے کوئی دشمنی چل رہی تھی اس لیے جب حضرت ولید نے دور سے دیکھا کہ وہ جنگی لباس میں تیار کھڑے ہیں شاہد مقابلہ کے لیے آئے ہیں تو وہ وہاں سے ہی واپس چلے گئے اور واپس جا کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ لوگ مرتد ہو گئے ہیں اور انہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ خبر سن کر آپ ﷺ کو بہت حیرت ہوئی اور اسی وقت ان کے خلاف جہاد کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن جب اس کی خبر بنو مصطلق کو ہوئی تو انہوں نے ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی طرف بھیجا اور اصل حقیقت سے آگاہ کیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ ولید سے پوچھیے کیا انہوں نے ہم سے کوئی بات کی ہے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ-[41]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب کوےئی فاسق آدمی تمہارے پاس کوےئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم کسی قوم کو نادانی کی وجہ سے نقصان پہنچادو پھر تم کو اپنے کیے پر شرمندگی ہو۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ بنو مصطلق کے وفد سے پوچھا کہ آپ کس کو پسند کرتے ہیں کہ اس کو عامل زکوۃ بنا کر بھیجا جائے تو انہوں نے عباد بن بشر کا نام دیا تو آپ ﷺ نے ان کو وفد کے ساتھ روانہ کیا اور ساتھ یہ حکم دیا کہ اے عباد! ان کے ساتھ جاؤ قبیلہ سے زکوۃ وصدقات وصول کرو اور ساتھ اس بات کا خیال رکھنا کہ صرف عمدہ اور نفیس مال ہی نہ ہو۔[42]

"حضرت معاذ بن جبل کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کا گورنر، قاضی اور عامل زکوۃ بن کر بھیجا تھا۔"[43]

علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں درج ذیل نام ذکر کیے ہیں:

نمبر شمار	عاملین زکوۃ وصدقات کے نام	علاقہ / قبیلہ
1	حضرت عیینہ بن حصن	بنو تمیم
2	یزید بن حصین	اسلم اور غفار
3	حضرت عباد بن بشر الاشہلی	سلیم اور مزینہ
4	حضرت رافع بن مکیث	جہینہ
5	حضرت عمرو بن العاص	بنو فزارہ

[41]: الحجرات: 6

[42]: **کتاب المغازی**، ج3/974-980

[43]: ابن قیم، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابو بکر الجوزی، **زاد المعاد فی ھدی خیر العباد** (موسسۃ الرسالہ، بیروت، 1998ء) ج3/508-509،

6	حضرت ضحاک بن سفیان	بنو کلاب

عہد رسالت میں وصولی زکوٰۃ کے مروجہ نظام کے بعد اب عہد صدیقی اور عہد فاروقی میں وصولی زکوٰۃ کے ارتقائی عمل پر بحث کی جارہی ہے۔

عہد صدیقی:

عہد رسالت میں زکوٰۃ کا نظام مکمل طور پر باقاعدہ 9ھ کو نافذ کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد تقریباً ایک سال کے اندر ہی اس کے جو نتائج و اثرات مرتب ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ تقریباً ہر قبیلے میں ایک عامل مقرر فرماتے تھے جو قبیلے کے فقراء و مساکین اور دیگر ضرورتمندوں کی فہرست تیار کرتے اور علاقے و قبیلے کے صاحب ثروت و صاحب استطاعت افراد سے صدقہ و زکوٰۃ وصول کر کے وہاں کے ہی غرباء میں تقسیم فرمادیتے تھے۔ یہ اتنی کامیاب حکمت عملی تھی کہ چند ہی دنوں میں فقراء و مساکین بھکاری رہنے کی بجائے خود کفیل ہونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کے قائم کردہ اس نظام کو بعد میں خلفائے راشدین نے بھی اسی طرح قائم رکھا اور کم ترین مدت میں اس کے اثرات و نتائج بہت گہرے تھے۔ عہد رسالت میں جو مال آتا تھا اس کے لیے باقاعدہ کوئی محکمہ قائم نہیں کیا گیا تھا البتہ نبی اکرم ﷺ نے مال کی وصولی و تقسیم کے لیے مخصوص نظام قائم کر دیا تھا جس کو بعد میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برقرار رکھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کے دور میں زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا نظام کافی بہتر رہا جس کی تفصیل یہ ہے:

زکوٰۃ و عشر

زکوۃ صرف صاحب نصاب مسلمانوں پر فرض تھی اور یہ نقد رقم، پھل، پیداوار، تجارت کی اشیاء اور مویشیوں (گھوڑوں کو چھوڑ کر) کی صورت میں وصول کی جاتی تھی۔ زکوۃ کا نصاب اس طرح مقرر تھا کہ دو سو درہم چاندی، بیس مثقال سونا، پانچ اونٹ اور پانچ وسق پیداوار سے کم پر زکوۃ فرض نہ تھی۔ چاندی اور سونے پر چالیسواں حصہ زکوۃ لیا جاتا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے مویشیوں کی زکوۃ مختلف اقسام اور تعداد کے لحاظ سے مختلف رکھی تھی، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی نظام پر عمل پیرا تھے۔ مسلمانوں کی زمینوں کی پیداوار پر عشر (دسواں حصہ) مقرر تھا، جبکہ ایسی زمینوں کی پیداوار پر جن کی سیرابی ندیوں یا قدرتی وسائل سے آسانی سے ہوتی تھی، دسواں حصہ اور جن زمینوں کی سیرابی کے لیے زیادہ محنت کی ضرورت تھی، ان پر بیسواں حصہ عشر لیا جاتا تھا۔ یہ عشر روپیہ یا جنس کی صورت میں دیا جاسکتا تھا۔ جبکہ سبزیوں پر عشر نہیں لیا جاتا تھا۔[44]

44: طبری، محمد بن جریر، **تاریخ الامم والملوک** (مکتبہ دارالفکر، بیروت) ج،2/474-476۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد زکوٰۃ کے نظام کو نافذ کرنے کے لیے ہر ممکنہ کوششیں کیں ہیں جو ناقابل فراموش ہیں چند مثالیں درج ذیل ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو چند نئے فتنے (مدعیان نبوت، مرتدین اور منکرین زکوٰۃ وغیرہ) رونما ہوئے ان میں سے منکرین زکوٰۃ والا بھی اہم اور شدید خطرناک فتنہ تھا۔ بعض قبائل مثلاً بنو عطفان اور بنو سلیم وغیرہ نے اہم فریضہ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فوراً ان کے خلاف عملی اقدامات اٹھائے چنانچہ تاریخ طبری میں ہے:

"رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے مطابق شام کے ایک علاقے کی طرف روانہ کیا کیونکہ اس علاقے میں حضرت اسامہ بن زید کے والد زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے۔ روانگی کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں ہی مقیم تھے تو عربوں کے وفد اسلام سے انحراف کرنے لگے وہ نماز کے تو قائل تھے لیکن انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے لگے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔ یمن، یمامہ[45] اور بنو اسد کے علاقوں سے نبی اکرم ﷺ کے عاملین اور ان کے نمائندے جن کو رسول اللہ ﷺ نے اسود عنسی، مسیلمہ کذاب اور طلیحہ کی مدافعت کرنے کے لیے حکم صادر فرمایا تھا وہ مختلف واقعات اور خطوط لے کر مدینہ طیبہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، یہ خطوط پیش کیے اور کچھ زبانی تمام حالات بھی بیان کیے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابھی رک جاؤ اور کچھ دن انتظار کرو دیگر امراء، عمال اور عمائدین اور ان کے قاصد بھی اسی طرح کی خبریں لے کر آتے ہوں گئے۔ چنانچہ کچھ ہی وقت کے بعد رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ عمائدین اور عمال وغیرہ اسی طرح کی خبریں لے کر آنے لگے کہ ہر طرف فتنہ وارتداد برپا ہو گیا ہے اور کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے جو مکمل طور پر یا اس کے بعض افراد باغی یا مرتد نہ ہوئے ہونگے ہر طرف خوف وہراس پھیلا ہوا ہے اور مسلمان بہت پریشان ہیں۔"[46]

منکرین زکوٰۃ ہر طرح کا فتنہ برپا کرنے کے لیے تلے ہوئے تھے لہٰذا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے کوئی کسر نہ چھوڑی اور ان کے خلاف اعلان جہاد کیا یہاں تک کہ یہ فتنہ قیامت تک کے لیے دب کے رہ گیا یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے والے اور امت پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

---

[45]: یہ عقربیہ کا میدانی علاقہ ہے جو کہ موجودہ سعدی عرب میں ہے۔

[46]: **تاریخ الامم والملوک** ج، 2/474-476۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جنگ کا ارادہ دو طرح کے افراد سے تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اگر وجوب زکوٰۃ کے ہی منکر ہیں تو ان کے ساتھ کفر و ارتداد کی وجہ سے جنگ کروں گا اور اگر یہ صرف زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے انکار کرتے ہیں یا زکوٰۃ مرکزی حکومت کو نہ دینے سے انکار کرتے ہیں تو ان کے خلاف میں شعائر اسلام کی حفاظت اور فتنہ کی سرکوبی کے لیے جنگ کروں گا۔

عہد فاروقی:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طریقہ کار اور عمل کو اپنایا اور باقاعدہ طور پر "بیت الزکوٰۃ" قائم کیا۔ جب مفتوحہ علاقوں کے بیشتر لوگ اسلام قبول کر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان مختلف علاقوں میں زکوٰۃ کی وصولی کے لیے محصلین مقرر کیے۔ اس عمل میں عدل اور انصاف کا اہتمام کیا گیا، جو خلافت راشدہ کی ایک نمایاں خصوصیت تھی، اور اس دوران بیت المال کے حقوق میں کسی بھی قسم کی بے ضابطگی کا امکان نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عدلیہ کی روح کو تازہ کرتے ہوئے اپنے ایک زکوٰۃ محصل کو اس وقت تنبیہ کی جب اُس نے زیادہ دودھ دینے والی اور بڑے تھن والی بکری زکوٰۃ میں وصول کی۔ آپ نے فرمایا: "یہ بکری اس کے مالک نے خوشی سے تمہیں نہیں دی ہے، اس لیے لوگوں کو آزمائش میں نہ ڈالو۔"۔[47]

علاقہ شام سے کچھ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: "ہمیں کچھ مال، گھوڑے اور غلام ملے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان پر زکوٰۃ دیں تاکہ ہم اپنے اموال کو پاک کر سکیں۔" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "جو میرے دونوں ساتھی (حضرت ابو بکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا، میں وہی کروں گا۔" پھر آپ نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا، جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "یہ بہتر ہے، بشرطیکہ یہ زکوٰۃ کی شکل میں ہو، نہ کہ وہ جزیہ جو آپ کے بعد ان سے وصول کیا جائے۔"[48]

رسول اللہ ﷺ کے دور میں زکوٰۃ سے متعلقہ تمام احکام مرتب ہو چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں صرف تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی۔ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دیا تھا۔[49]

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھوڑوں پر جو زکوٰۃ مقرر کی اس کی وجہ علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

---

[47]: الشریف، الدکتور احمد ابراہیم، **دراسات فی الحضارۃ الإسلامیۃ** (دار الفکر العربیہ، القاہرہ) ص/254

[48]: سعاد ابراہیم صالح، **مبادی النظام الاقتصادی الإسلامی** (مکتبہ عالم الکتب الرشد) ص/213

[49]: **صحیح بخاری**، کتاب الزکاۃ، باب، لیس علی المسلم فی فرسہ صدقۃ، حدیث، 1394

"اس سے یہ خیال نہیں ہونا چاہیے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی ہے۔ آپ ﷺ نے جو الفاظ ارشاد فرمائے تھے اس سے بظاہر سواری کے گھوڑے ہی مراد تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مفہوم کو سامنے رکھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں گھوڑوں کی تجارت نہیں ہوتی تھی اس لیے یہ زکوٰۃ سے بھی مستثنیٰ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں یہ باقاعدہ ایک نئی آمدنی تھی لہٰذا یہ ان ہی کے عہد میں شروع ہوئی۔[50]

گھوڑوں کی زکوٰۃ:

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد فتوحات کا سلسلہ بھی کافی پھیلتا جارہا تھا ان میں بعض ایسے علاقے بھی موجود تھے جن میں باقاعدہ لوگ گھوڑوں کی پرورش کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں شام سے ایک شخص حاضر ہوا اور گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جو ہتا رہا ہے میں بھی اسی طرح کروں گا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مشورہ کیا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ ان کی بھی زکوٰۃ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑوں کی زکوٰۃ کے حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا اجماع ہو گیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باقاعدہ اہل شام سے گھوڑوں کی زکوٰۃ پر تحریری حکم نامہ جاری کیا کہ ان پر دس درہم سالانہ زکوٰۃ وصول کی جائے۔"[51]

ایک اور روایت میں ہے:

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صحابی ابو عبیدہ بن الجراح کو ایک مراسلہ لکھا جس میں گھوڑوں پر زکوٰۃ کے متعلق تفصیل لکھی تھی: کہ گھوڑوں کے مالکوں کو یہ مکمل اختیار دیا جائے کہ ہر گھوڑے کے بدلے ایک دینار ادا کریں یا اس کی قیمت لگا کر ہر دو سو درہم سے پانچ درہم وصول کیے جائیں۔"[52] **اسی طرح ایک روایت حضرت سائب بن یزید سے یہ بھی ہے:**

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علاء الحضرمی کو گورنر بنا کر بحرین کی طرف روانہ کیا اور ساتھ یہ اس بات کی تاکید کی کہ ہر گھوڑے سے دو بکریاں یا دس درہم زکوٰۃ کی مد میں وصول کیے جائیں۔"[53]

---

[50]: **الفاروق**، ص/33۔

[51]: جصاص، ابو بکر احمد بن علی، رازی، حنفی (م،370ھ) **احکام القرآن** (دار الکتب العلمیہ، القاہرہ) ج،3/153-154

[52]: کاسانی، ابو بکر علاء الدین بن مسعود حنفی (م،587ھ) **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع** (ایچ ایم سعید کمپنی، 1400ھ) ج،2/44

ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری لکھتے ہیں کہ جب مسلمانوں کی ملکیت میں گھوڑوں اور غلاموں کی کثرت ہو گئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو رائے دی کہ ان کے گھوڑوں اور غلاموں سے زکوٰۃ لی جائے، چنانچہ آپ نے یہ رائے پسند کی اور گھوڑوں وغلاموں کو سامانِ تجارت مان کر غلاموں پر خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے ایک دینار جو دس درہم کے مساوی ہے زکوٰۃ مقرر کی، اور عربی گھوڑوں پر دس درہم اور غیر عربی گھوڑوں پر پانچ درہم زکوٰۃ مقرر کی۔ آپ کا یہ عمل اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خدمت گزار غلاموں اور جہاد کے لیے تیار کیے گئے گھوڑوں پر آپ نے زکوٰۃ نہیں لی، کیونکہ ان کا شمار سامانِ تجارت میں نہیں ہوتا بلکہ جو لوگ خدمت کے غلاموں اور جہاد کے گھوڑوں کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے آپ ان کو اس کے عوض (**دو سو کلو گرام**) گندم دیتے، اور یہ مقدار بہر حال زکوٰۃ سے زیادہ قیمت ہے۔ آپ نے یہ اقدام اس لیے کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: (لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ۔)[54] ترجمہ: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ آپ نے رکاز (**مالِ مدفون**) مل جانے کی صورت میں اس سے خمس لیا، آپ کی کوشش تھی کہ مال گردش کرتا رہے اور اس کو کاروبار میں لگایا جائے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کچھ سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ کا نصاب ختم ہو جائے۔[55] چنانچہ آپ کے پاس ایک یتیم کا مال تھا آپ نے اسے بغرضِ تجارت حکم بن ابی العاص ثقفی کو دے دیا۔[56] کیونکہ آپ خلافت کی ذمہ داریوں میں مشغول تھے اور آپ کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ خود اس سے تجارت کرتے اور جب جلد ہی منافع کی بہتات ہو گئی اور دس ہزار درہم سے وہ مال ایک لاکھ تک پہنچ گیا تو آپ کو کمائی کے طریقے پر شک ہونے لگا، چنانچہ تحقیق کے بعد جب آپ اس نتیجہ پر پہنچے کہ تاجر نے عمر رضی اللہ عنہ کے یتیم کا حوالہ دے کر ناجائز فائدہ اٹھایا ہے تو آپ نے سارا منافع پھینک دیا، کیونکہ آپ نے اسے ناپاک سمجھا اور یتیم کے اصل مال کو واپس لے لیا۔[57] گویا آپ اسی نقطۂ نظر سے کام کر رہے تھے جسے اپنے امراء اور گورنروں پر واجب کیا تھا۔ وہ نقطہ نظر یہ تھا کہ اسلامی سلطنت میں منصب وذمہ داری کے استحصال کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے اور اسی بنیاد پر جب والیان ریاست کے مال میں تجارت کے ذریعہ سے اضافہ ہوتا تھا تو آپ اسے تقسیم کر لیا کرتے تھے۔[58]

---

[53]: ایضا

[54]: مالک بن انس، **الموطأ** (الناشر، مکتبہ الفرقان) ج،1/256

[55]: السعدی، عبد اللہ جمعان، **سیاسۃ المال فی الاسلام فی عہد عمر بن الخطاب** (مکتبہ المدارس، 1983ء) ص/8

[56]: **مسند احمد**، حدیث/82

[57]: **کتاب الاموال**، أبو عبید، 1/455

[58]: الدکتور، اکرم ضیاء العمری، **عصر الخلافۃ الراشدۃ** (دار النشر، مکتبہ البیان) ص/195، (اکرم ضیاء احمد العمری 1942ء کو موصل، عراق میں پیدا ہوئے، ایک مشہور عالم اور تاریخ اسلامی اور علوم احادیث میں ماہر ہیں۔)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارش اور قدرتی نہروں کے ذریعے سیر اب ہونے والی کھیتوں سے عشر کی مکمل مقدار وصول کی، جبکہ جو کھیت مشینوں اور دیگر آلات کے ذریعے سیر اب ہوتے تھے، ان سے نصف عشر وصول کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کھجوروں کی خرید و فروخت یا اس کے تخمینہ کی بات کرتے تھے تو وہ محصلین (جو زکوٰۃ یا محصولات وصول کرتے تھے) کو ہدایت دیتے تھے کہ وہ باغات کے مالکان کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ محصلین کسی بھی صورت میں عوام کے ساتھ زیادتی نہ کریں، خاص طور پر وہ لوگ جو کھجوروں یا دیگر زرعی پیداوار کا سامان بیچتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی معاشرتی نظام میں انصاف، نرمی، اور معاشی استحکام کو اہمیت دی جاتی تھی۔ ان کی یہ ہدایت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ عوامی خدمت کو محض ایک فرض نہیں سمجھتے تھے، بلکہ اس میں انسانیت کی خدمت اور رحم دلی کو بھی ضروری خیال کرتے تھے۔

یہ عمل سنت کے موافق تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی لوگوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کی تعلیم دی تھی، اور مسلمانوں کو معیشت میں انصاف کی طرف راغب کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام ان کی حکمت اور اسلامی شریعت کے اصولوں پر مضبوط ایمان کو ظاہر کرتا ہے۔[59]

وصولی زکوٰۃ میں رعایت:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت تقریبا 18ھ کے آغاز میں شام، عراق، مصر اور عرب کے بیشتر علاقوں میں طاعون کی وبا بہت تیزی سے پھیلی، لوگ ایک طرف تو اس وبا سے مرنے لگے دوسری طرف غذائی قلت کی وجہ سے اموات واقع ہونے لگی۔ شدید قحط پڑ گیا اور لوگوں میں بے چینی و پریشانی بڑھنے لگی اس سال کو مؤرخین اکثر "عام الرمادہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس صورتحال نے انتہائی بے قرار و پریشان کر دیا کہ کس طرح مصیبت و تکالیف سے دوچار لوگوں کو اس سے نجات دلائی جا سکے چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مشاورت کر کے فورا عملی اقدامات اٹھائے۔

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عام الرمادہ یعنی قحط سالی کے دور میں لوگوں سے زکوۃ وصدقات نہ وصول کرنے کی ہدایات جاری کیں، عاملین زکوٰۃ کو حکم دیا کہ اس سال زکوٰۃ وصولی کے لیے کسی بھی علاقے میں نہ جائیں۔ دوسرے سال جب بارش ہوئی اور قھط سالی ختم ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ

---

[59]: **جامع ترمذی**، کتاب الزکاۃ، حدیث / 628

تعالیٰ عنہ نے عاملین زکوٰۃ کو حکم جاری فرمایا کہ ان سے دو سال کی زکوٰۃ لی جائے، ایک سال کی زکوٰۃ وہاں پر ہی تقسیم کی جائے اور باقی ایک سال کی مرکز میں جمع کروائی جائے۔"[60]

اس سے ملتی جلتی ایک اور روایت حوشب بن بشر الفزاری اپنے والد سے کرتے ہیں:

"عام الرمادہ میں قحط کی وجہ سے ہمارا مال بہت کم ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سال عاملین زکوٰۃ کو کسی بھی علاقے کی طرف نہ بھیجا اور جب دوسرے سال بارشیں ہوئیں، قحط سالی ختم ہوئی تو دو سال کی اکٹھی زکوٰۃ وصول کی گئی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق ایک سال کی زکوٰۃ اسی علاقے میں تقسیم کی گئی اور ایک سال کی مرکز میں جمع کروائی گئی۔ قبیلہ بنی فزارہ سے ساٹھ حصے ملے تو تیس وہاں پر ہی تقسیم کیے گئے اور باقی تیس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے گئے۔ اس کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عاملین زکوٰۃ کو یہ تاکید کی کہ جس کے پاس ایک بکری اور ایک چرواہارہ گیا ہو اس کو زکوٰۃ دی جائے اور جس کے پاس دو بکریاں اور دو چرواہے ہوں اس کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔ [61]

اسلام میں وصولی زکوٰۃ کے طریقہ کار کے بعد اب تقسیم زکوٰۃ پر بحث کی جارہی ہے۔

---

[60]: **الطبقات الکبریٰ**، ج،3/300

[61]: **الطبقات الکبریٰ**، ج،3/300،

فصل دوم: تقسیم زکوٰۃ اور اسلامی تعلیمات

وصولی زکوٰۃ کے بعد اب تقسیم زکوٰۃ کے حوالے سے بحث کی جارہی ہے۔ اس میں اسلام کے ابتدائی ادوار یعنی عہد رسالت ﷺ میں زکوٰۃ کی تقسیم کے طریقہ کار اور عہد صدیقی اور عہد فاروقی میں مروجہ تقسیم زکوٰۃ کے ارتقائی عمل پر گفتگو کی جارہی ہے۔

دور نبوی ﷺ:

نبی اکرم ﷺ کے دور میں غریبوں، محتاجوں، یتیموں اور بیواؤں کی دست گیری کے لیے ہر ممکنہ اقدامات اٹھائے گئے ذیل میں اس کی وضاحت کی جارہی ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر کر کے روانہ کیا، تو آپ ﷺ نے انہیں یہ ہدایات دیں: "تم اہلِ کتاب کے پاس جارہے ہو، لہٰذا ان کو سب سے پہلی بات یہ بتانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو دن رات میں پڑھی جائیں۔ اس کے بعد اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ایک خاص صدقہ فرض کیا ہے جسے ان کے امیروں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں پر خرچ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، ان کے بہترین مال سے بچنا اور مظلوم کی بد دعا سے اجتناب کرنا کیونکہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔"[62]

امام الشوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ جہاں سے وصول کی جائے وہاں پر ہی تقسیم کی جائے اور اگر اس علاقے میں مستحقین موجود ہوں تو دوسری طرف منتقل کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کیا وہاں کے مستحق لوگوں میں ہی زکوٰۃ تقسیم کی اور ساتھ ایک مکتوب لکھا کہ جو کوئی مستحق اپنے آبائی علاقے سے کسی دوسرے علاقے میں منتقل ہو گا اس کی زکوٰۃ اس کے آبائی علاقے میں ہی تقسیم کی جائے گی۔[63]

نبی اکرم ﷺ کے دور میں جن علاقوں سے زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی انہیں علاقوں میں تقسیم کی جاتی تھی جیسا کہ اس کی تائید ابوجحیفہ سے مروی ایک روایت کر رہی ہے:

---

[62]: **سنن ابی داؤد** کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ، حدیث / 1584

[63]: الشوکانی، محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ، **نیل الاوطار** (مکتبہ، دار الفکر، بیروت) ج2/ 191 (ابو علی محمد بن علی بن محمد بن محمد شوکانی ملقب بہ بدر الدین شوکانی (1173ء-1229ء) یمن کے ایک شہر صنعاء کے ایک قصبہ شوکان میں پیدا ہوئے، آپ ایک معروف عالم، فقیہ، مجتہد، محدث اور قاضی تھے)

"ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ایک عامل زکوۃ آیا اس نے ہمارے صاحب ثروت لوگوں سے زکوۃ وصول کر کے وہاں کے غریبوں میں تقسیم کر دی، ایک میں یتیم لڑکا تھا اس لیے نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھی زکوۃ کے مال سے ایک اونٹنی بطور زکوۃ دی۔"[64]

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں امراء سے زکوۃ وصول کر کے وہاں کے غریبوں میں تقسیم کی جاتی تھی تاکہ دولت ایک جگہ پر جمع نہ ہو سکے جیسا کہ ایک اعرابی کے سوال پر نبی اکرم ﷺ نے اسے مطمئن کیا:

ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور مختلف سوالات کیے۔ ان سوالات میں سے ایک سوال یہ تھا: "اللہ کا واسطہ جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ دولت مندوں سے زکوۃ لے کر غریبوں میں تقسیم کریں؟" نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: "جی ہاں، یہی حکم ہے۔"[65]

ان چند مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد میں جس علاقہ سے زکوۃ مسلمانوں سے لی جاتی وہاں کے غرباء میں ہی تقسیم کر دی جاتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تسلسل کو کس حد تک بر قرار رکھا اور کیا نمایاں تبدیلیاں لائیں؟ ذیل میں اس کی وضاحت کی جارہی ہے۔

عہد صدیقی:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں عہد رسالت کے بنائے ہوئے اصولوں کی پیروی کی۔ ذیل میں اسی تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے دور میں نظام زکوۃ کے لیے کی جانے والی کوششوں کی چند مثالیں ذکر کی جارہی ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں زکوۃ اور صدقات کی تقسیم کا عمل ان ہی کے ذاتی مال سے کیا جاتا تھا۔ تاہم، اپنے خلافت کے آخری ایام میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کی عمارت تعمیر کرائی، مگر اس میں زیادہ رقم جمع نہیں ہونے دی۔ اس وجہ سے اس کی حفاظت کے لیے خاص انتظامات نہیں کیے گئے۔

علامہ حسام الدین علی اپنی کتاب کنز العمال میں لکھتے ہیں:

---

[64]: **جامع ترمذی**، کتاب الزکاۃ، حدیث / 888

[65]: ابن ابی شیبہ، امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم د، **المصنف** (دار الفکر، بیروت) ج، 3 / 205 (امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم (159ء-235ء) آپ امام بخاری، امام مسلم اور دیگر آئمہ احادیث کے استاد اور دوسری اور تیسری صدی ہجری کے مشہور علمی شخصیات میں سے ہیں۔)

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بیت المال کے لیے کوئی محافظ کیوں نہیں مقرر کرتے؟ تو آپ نے فرمایا: "اس کی حفاظت کے لیے ایک قفل ہی کافی ہے۔" حضرت ابو بکر صدیق کی وفات کے بعد، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چند اہم صحابہ کو ہمراہ لے کر بیت المال کا معائنہ کیا، تو وہاں صرف ایک دینار (یا بعض روایات کے مطابق ایک درہم) موجود تھا۔ اس کے بعد انہوں نے بیت المال کے خزانے کے نگراں کو بلایا اور پوچھا کہ ابو بکر صدیق کی وفات تک بیت المال میں مجموعی طور پر کتنا مال آیا تھا؟ اس نے جواب دیا: "دو لاکھ دینار، مگر ابو بکر صدیق جب بھی مال آتا، فوراً اس کو ضروری مقاصد پر خرچ کر دیتے یا لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے"[66]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں، پہلے سال آپ نے ہر فرد کو دس دس درہم دیے، اور دوسرے سال جب آمدنی میں اضافہ ہوا، تو بیس بیس درہم تقسیم کیے۔ ایک شخص نے اس فرق پر اعتراض کیا تو حضرت ابو بکر صدیق نے جواب دیا کہ فضل و برتری کا تعلق کچھ اور ہے، اسے رزق کی زیادتی یا کمی سے نہ جوڑا جائے۔ اس دوران بیت المال میں کبھی اتنی بڑی رقم جمع نہیں ہوئی کہ اس کی حفاظت کے لیے خصوصی انتظامات کیے جاتے۔ ایک مرتبہ کسی نے حضرت ابو بکر سے پوچھا کہ آپ بیت المال کی حفاظت کے لیے محافظ کیوں نہیں مقرر کرتے؟ تو آپ نے فرمایا: "اس کی حفاظت کے لیے ایک قفل ہی کافی ہے۔"[67]

اس تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ایک مقامی سطح پر بیت المال قائم فرمایا اور جو مال اکٹھا ہوتا تھا اسے فوراضر وتمندوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی جو زکوٰۃ وصدقات جمع ہوتے فورا تقسیم کر دیے جاتے تھے صرف نمایاں تبدیلی عہد صدیقی میں یہی نظر آتی ہے کہ ایک مقامی سطح پہ ایک چھوٹا سا (ادارہ) بیت المال کا وجود میں آنا ہے جہاں سے اگر کوئی ضرورتمند آتا تو اس کی ضرورت پوری کی جاتی۔ ذیل میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں نظام زکوٰۃ میں نمایاں کردار پر بحث کی جارہی ہے:

عہد فاروقی:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بیت المال کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اور اس سے خرچ ہونے والے ملکی اخراجات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1۔ زکوٰۃ اور اس سے متعلقہ امور کے اخراجات

2۔ جزیہ، خراج (لگان) عشور (کسٹم محصول) اور ان سے متعلقہ امور کے اخراجات۔

---

[66]: علامہ حسام الدین علی متقی، **کنز العمال** (دار الکتب العلمیہ، بیروت) ج3/132،

[67]: **الطبقات الکبریٰ**، ج3/151

3۔اموالِ غنیمت اور ان سے متعلقہ امور کے اخراجات۔ قرآنِ مجید، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں مذکورہ تمام امور کے اخراجات کا بیان وارد ہے۔[68]

ذیل میں صرف زکوٰۃ اور اس سے متعلقہ امور کے اخراجات کے بارے میں بحث کی جائے گی۔

عہد رسالت اور عہد صدیقی میں جہاں سے زکوٰۃ جمع ہوتی وہاں اسی علاقہ میں تقسیم کر دی جاتی تھی ذیل میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کس حد تک تقسیم زکوٰۃ کے نظام میں تبدیلیاں رونما ہوئیں اس پر تفصیلی بحث کی جارہی ہے:

ابو عبید سے ایک روایت مروی جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک وصیت لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وصیت میں لکھا کہ یہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ بدواعرابیوں اور دیہاتیوں سے اچھا سلوک کرو۔ یہی اصل عرب اور اسلام کا روح ہیں۔ لہذا ان کا فالتو مال لے کر وہاں کے غرباء وضرورتمندوں میں تقسیم کر دو۔[69]

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی ہوتا رہا جہاں سے زکوٰۃ کا مال جمع کیا جاتا تھا پھر وہاں ہی پر تقسیم بھی کیا جاتا رہا اور جتنے بھی زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے تھے وہ خالی ہاتھ مدینہ منورہ میں واپس لوٹ آتے تھے ان کے پاس صرف اپنی ضرورت کہ چیزیں موجود ہوتی تھیں جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب پوچھا گیا ان دیہاتیوں سے وصول ہونے والے اموال زکوٰۃ کا کیا کریں تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گا جب تک سارا مال ضرورتمندوں میں تقسیم نہ کر دوں۔[70]

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو زکوٰۃ کا حقیقی مقصد بھی یہی ہے کہ جہاں سے وصول کی جائے وہاں کے ضرورتمندوں اور محتاجوں میں ہی تقسیم کی جائے چنانچہ المغنی میں اس کی تائید بھی ملتی ہے کہ:

زکوٰۃ کا مقصد ضرورتمندوں اور محتاجوں کی تمام تر ضروریات کو پورا کرنا ہے اگر ہم زکوٰۃ کا مال ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو جائز قرار دیں گئے تو اس سے مقامی سطح پر جو ضرورتمند ہیں وہ محروم رہیں گئے۔[71]

رسول اللہ ﷺ کے اس طریقہ پر بعد میں خلفائے راشدین، تابعین اور آئمہ مجتہدین نے بھی اسی پر عمل کیا، چنانچہ عمران بن حصین سے روایت ہے:

---

[68]: **سیاسۃ المال فی الاسلام**، ص/160

[69]: **مصنف ابن ابی شیبہ**، ج3/205

[70]: "ابن قدامہ، عب اللہ بن احمد بن محمد، المغنی (دار عالم الکتب ریاض) ج2/672،

[71]: **نیل الاوطار**، ج،4/161۔

انہوں نے بنو امیہ کے دور میں کسی حکمران کی طرف سے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے کسی اہل کار کو مقرر کیا تو جب وہ شخص واپس آیا تو اس سے پوچھا گیا کے زکوٰۃ کا مال کدھر ہے تو اہل کار نے جواب دیا میں نے زکوٰۃ کا سارا مال جہاں سے وصول کیا تھا وہاں پر ہی تقسیم کر دیا۔[72]

ایک اور روایت اس سے ملتی ہے:

محمد بن یوسف ثقفی نے حضرت طاؤس کو کسی علاقے کی طرف زکوٰۃ کا انتظام سونپا اور وہ وہاں کے امراء سے زکوٰۃ وصول کر کے وہاں کے غرباء میں ہی تقسیم کرتے رہے۔ جب فارغ ہو کر واپس آئے تو ان سے زکوٰۃ کا حساب مانگا گیا اس پر انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاس تو کوئی حساب نہیں ہے میں جہاں سے وصول کرتا تھا وہاں کے ہی غریب لوگوں میں تقسیم کرتا رہا۔[73]

ابو عبید نے مقامی سطح پر زکوٰۃ وصولی و تقسیم پر بڑی جامع گفتگو کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

تمام فقہاء متفق ہیں کہ ہر آبادی و علاقے کے لوگ زکوٰۃ کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو اسی علاقے کے اندر ہی زکوٰۃ دی جائے چاہئے ایک ہی شخص کو ساری ہی زکوٰۃ کیوں نہ مل جائے اور عامل زکوٰۃ کوئی بھی مال واپس نہ لائے جب تک ایک بھی مستحق علاقے میں موجود ہو۔ مثال دیتے ہوئے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل پیش کیا کہ وہ واپس کندھے پر صرف اپنی چادر ہی واپس لاتے تھے۔ حضرت سعید کی روایت بھی اسی طرح ہے کہ وہ فرماتے ہیں جب ہم زکوٰۃ وصولی کے لیے نکلتے ہیں تو واپس اپنی کھونٹیاں ہی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ کے باہمی تکرار والی حدیث کو بھی دلیل بنایا کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فالتو بچی ہوئی زکوٰۃ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کی تو اس پر، انہوں نے تفصیلات مانگ لیں۔[74]

اس بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جہاں سے زکوٰۃ وصول ہوتی اسی علاقے میں تقسیم کرنے کی تلقین کی تاکہ معاشرے سے غربت کا خاتمہ کیا جاسکے یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ، عنہ کے عادلانہ ومنصفانہ نظام زکوٰۃ سے استفادہ کیے بغیر نظام زکوہ میں بہتری لانا ممکن نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ اگر زکوٰۃ کے وصولی و تقسیم کے نظام کو صحیح بنیادوں پر چلایا جائے تو معاشرے سے غربت کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کا بنیادی مقصد معاشرے میں غربت و افلاس کو حقیقی معنوں میں مکمل طور پر ختم کرنا ہے تاکہ معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن سکے۔

---

[72]: **کتاب الاموال**، ابو عبید، ص/595۔

[73]: ایضا

[74]: **کتاب الاموال**، ابو عبید، ص/595۔

اسلامی تاریخ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سنہری دور تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مکی دور میں نظام زکوٰۃ کی جو ابتدا کی وہ صرف انفرادی حیثیت تک محدود رہی لیکن مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کرنے کے بعد نظام زکوٰۃ کے لیے اجتماعی کوششیں کیں اور ایک باقاعدہ نظام قائم کیا۔ حضرت، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی روایت کو برقرار رکھا لیکن وقت کی ضرورت کے پیش نظر بیت المال کا ایک ادارہ قائم کرنے کی ضرورت پیش آئی جس پر انہوں نے ایک مقامی سطح پہ بیت المال قائم کیا۔ حضرت عمر فاروق بھی انہیں اصولوں پر کاربند رہے البتہ حالات وزمانہ کی رعایت کرتے ہوئے بیت المال کے ادارہ کو وسعت دی یہاں تک کہ ان کے دور میں غربت کا کافی حد تک خاتمہ ہو گیا۔ اسی لیے اب مصارف زکوٰۃ ذکر کرتے ہوئے عہد فاروقی کو بالخصوص ذکر کیا جائے گا تا کہ ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے موجودہ دور میں بھی بہتری لائی جا سکے۔

زکوٰۃ و عشر کے مصارف:

قرآن مجید میں آٹھ مصارف زکوٰۃ ذکر ہوئے ہیں:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ[75]

ترجمہ :" زکوۃ اور صدقات صرف غریبوں، مسکینوں، اور ان افراد کے لیے ہیں جو ان پر مقرر کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جن کے دلوں میں محبت پیدا کرنا مقصود ہو، غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے، تاوان بھرنے والوں کے لیے، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے، اور مسافروں کے لیے بھی (خرچ کرنے کے لیے)۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فرض ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت سے بھرپور ہے۔"

مصارفِ زکوٰۃ سے مُراد وہ مدّات ہیں جن پر مال خرچ کیا جا سکتا ہے؛ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"أَمَّرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَومِي، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ،أَعْطِنِي مِنْ صَدَقَاتِهِمْ فَفَعَلَ وَكَتَبَ لِي بِذٰلِکَ كِتَابًا- فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

[75]: التوبۃ:60

ﷺ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتّى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ مِنَ السَّمَاءِ، فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا."[76]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم کا امیر مقرر فرمایا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ان کے صدقات میں سے کچھ دیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور مجھے اس کے متعلق ایک تحریر عطا فرمائی۔ پھر دوسرا شخص آپ ﷺ پاس حاضر ہوا تو اس نے بھی یہی عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کے سلسلے میں نبی یا کسی اور شخص کے (ذاتی) فیصلے کو پسند نہیں کرتا حتیٰ کہ اس نے آسمان سے فیصلہ نازل فرمایا۔ االلہ تعالیٰ نے مالِ زکوٰۃ کو آٹھ مصارف میں تقسیم کیا ہے، اگر تم بھی ان میں سے ہو تو آؤ میں تمہیں بھی اس میں سے دیتا ہوں۔

قرآن مجید کی آیات و احادیث سے معلوم ہوتا ہے زکوٰۃ کے یہ آٹھ مصارف ہیں لہذا جو بھی اس زمرے میں آتا ہے وہ مستحق زکوٰۃ ہے اسے زکوٰۃ دی جائے گی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں، مسکینوں اور محتاجوں کا خصوصی خیال رکھا کرتے تھے ایک روایت ہے:

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں غرباء اور محتاج افراد اموال زکوٰۃ سے اپنا حق وصول کرتے اور یہی مال زکوٰۃ ان کو محتاجی و غربت سے نکال کر خوشحالی اور مال داری کے قریب تر کر دیتا تھا۔[77]

اس کے علاوہ جب یہ شواید بھی ملتے ہیں کہ جب زکوٰۃ کا مال تقسیم کیا جائے تو ان کو مال دار بنا دیا جائے جیسا کہ حضرت عمر فاروق کا معمول تھا:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زکوٰۃ کا مال مستحق افراد میں تقسیم کرتے تو تو عاملین زکوٰۃ کو تاکید کرتے کہ: جب تم مال زکوٰۃ ان میں تقسیم کرو تو انہیں غنی کر دیا کرو"[78]

---

[76]: **سنن ابی داود**، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی الصدقۃ وحد الغنی، حدیث / 1630

[77]: **سیاستہ المال فی الاسلام**، ص / 160

[78]: ، قلقشندی، ابو العباس، **صبح الاعشیٰ فی قوانین الانشاء**(1 دارالکتب العلمیہ، بیروت) ج / 89،

عہد فاروقی میں فقراء و مساکین کو ضرورت سے زائد عطا کیا جاتا تھا کہ ان کی ضروریات پوری ہو سکیں اور دوبارہ مانگنے کی ضرورت نہ رہے البتہ جو دائمی عاجز تھے تو ایک مخصوص حصہ مقرر کیا گیا جو ضرورت پر ان کو دے دیا جاتا تھا جیسا کہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے لکھا ہے:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا پنے دور میں تمام فیصلے مشاورت اور حکمت و دانائی سے کیا کرتے تھے کہ آپ نے فقراء ومساکین کو ان کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں مقررہ حق سے زیادہ دینے کا حکم دیا البتہ وہ لوگ جو مستقل طور پر عاجز ہیں، مثلاً کسی دائمی مرض میں مبتلا ہوں تو ایسے افراد کے لیے اموال زکوٰۃ بطور تعاون دی جاتی، یہاں تک کہ فقیری، غنا میں، عاجزی ،قدرت میں اور سستی و کاہلی ،کسب و عمل میں بدل جائے۔ آپ کی یہ حکمت عملی جس طرح مسلمانوں کے لیے تھی اسی طرح جزیہ معاف کر دینے کے بعد ضرورت مند و نادار غیر مسلموں کے لیے بھی تھی۔[79]

یوسف القرضاوی کے نزدیک فقراء و مساکین میں سے مستحق افراد درج ذیل ہیں:

1۔ جس کے پاس مال نہ ہو اور جس کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔

2۔ جس کے پاس ذریعہ معاش ہو لیکن ضرورت سے کم پاتا ہو۔

3۔ جس کے پاس ذریعہ معاش ہو جس سے اس کی زیر کفالت افراد کی ضرورت کم و بیش نصف حد تک پوری ہوتی ہو[80]

موجودہ دور میں دیکھا جائے تو ایسے بہت سے خاندان موجود ہیں جن میں ایک کمانے والا ہے اور وہ آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہونے کی وجہ سے گھر کی بنیادی ضروریات کو بھی پورا نہیں کر سکتا لہذا ایسے افراد بھی مستحق زکوٰۃ ہیں۔

عاملین زکوٰۃ:

یہ زکوٰۃ کا تیسرا مصرف ہے جن جو زکوٰۃ وصولی و تقسیم کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ عاملین زکوٰۃ کی معاشرے میں اہم ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ امراء سے زکوٰۃ وصول کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کریں، اور یہ بھی مستحق زکوٰۃ میں سے ہیں جیسا کہ اس مفہوم سے واضح ہوتا ہے:

"فقراء اور مساکین کے علاوہ، وہ افراد بھی زکوٰۃ کے مستحق ہیں جو اس کی وصولی اور تقسیم کے عمل پر مامور ہیں۔ ان افراد کی مختلف ذمہ داریاں اور کام ہوتے ہیں جو زکوٰۃ کی تنظیم سے متعلق ہیں۔ مثلاً انہیں یہ جانچنا ہوتا ہے کہ کس پر زکوٰۃ فرض ہے، کون سے مال پر زکوٰۃ واجب ہے، کتنی زکوٰۃ واجب

---

[79]: القرضاوی، یوسف، **فقہ الزکوٰۃ**، (موسسۃ الرسالہ، بیروت، الطبعہ الرابعہ، 1900ھ۔1980ء) ج:2/547

[80]: **فقہ الزکوٰۃ**، ج:2/547

ہے، اور اس کے مستحق افراد کون ہیں؟ ان کی تعداد کتنی ہے؟ ان کی ضروریات کیا ہیں اور کتنی ہیں؟ اس کے علاوہ زکوٰۃ کے نظام سے متعلق اور بھی بہت سے امور ہوتے ہیں جنہیں مختلف ماہرین اور ان کے معاونین کے گروہ کی مدد سے حل کیا جاتا ہے۔"[81]

علامہ ابن رشد نے عاملین میں سرکاری ملازمین کو شامل کیا ہے:

وہ فقہاء جنہوں نے دولت مند عامل زکوٰۃ کے لیے اس مد سے لینا جائز قرار دیا ہے انہوں نے قاضی اور دوسرے سرکاری ملازمین کہ جن سے عامۃ المسلمین کو فائدہ پہنچتا ہے کو بھی اس کا حقدار قرار دیا ہے۔[82]

ان تمام ذمہ داریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت تجربہ کار، مخلص، دیانتدار اور محنتی کارکنوں پر مشتمل ایک محکمہ اس مقصد کے لیے قائم کرے جو جملہ امور احسن طریقے سے سرانجام دے۔ زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے جو بھی عاملین مقرر کیے جائیں ان سب کو زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ دی جائے گی چاہے وہ امیر ہوں یا غریب جیسا کہ ایک روایت ہے:

حضرت عبد اللہ بن سعدی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

"أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّکَ تَلِيَ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا، فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰى- فَقَالَ عُمَرُ: مَا تُرِيدُ إِلٰى ذٰلِکَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا، وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةًعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ عُمَرُ: لَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ، فَأَقُوْلُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَائَکَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَکَ."[83]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک شخص حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: "کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم کام کرتے ہو اور جب تمہیں معاوضہ ملتا ہے تو تم اسے پسند نہیں کرتے؟" اُس شخص نے

---

[81]: سیاسۃ المال فی الاسلام، ص / 160

[82]: "ابن رشد، ابو لولید، محمد بن احمد، ہدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، (دار التذکرۃ، مصر لبنان، بیروت) ج،1 /267،

[83]: صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب رزق الحکام والعاملین علیھا، حدیث / 6744

کہا: "جی ہاں، ایسا ہی ہے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: "تمہارا اس سے کیا مقصد ہے؟" اس شخص نے جواب دیا: "میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں، اور مجھے مال بھی ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میری اُجرت ضرورت مند مسلمانوں کو خیرات میں دے دی جائے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ایسا نہ کرو، کیونکہ میں بھی یہی ارادہ رکھتا تھا جب رسول اللہ ﷺ مجھے مال دیتے تو میں درخواست کرتا کہ اسے کسی اور کو دے دیا جائے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، یہاں تک کہ ایک دن جب آپ ﷺ نے مجھے مال دیا تو میں نے کہا کہ یہ کسی اور کو دے دیں جو زیادہ ضرورت مند ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'یہ مال لے لو اور مال دار ہو کر خیرات دو۔ اگر مال تمہیں ایسے طریقے سے ملے کہ تم اُسے نہ طلب کر رہے ہو اور نہ اس کے لئے سوال کر رہے ہو تو اسے لے لو، ورنہ اپنے دل کو اس کی طرف مت مائل کرو۔'"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ محکمہ زکوٰۃ میں کام کرنے والے تمام کارندوں کو کام کی اجرت لینی چاہیے، اگرچہ وہ امیر ہوں اور حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ انتہائی مخلص ہو کر اور دیانتداری سے کام کریں گے۔

مؤلفۃ القلوب:

سیرتِ طیبہ میں بے شمار ایسی مثالیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کی دلجوئی کے لیے مختلف قبائل کے افراد اور خاندان کے لوگوں کو عطیات اور تحائف دیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. فَأَتَى قَوْمَهُ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ! أَسْلِمُوا، فَوَاللهِ! إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ."[84]

ترجمہ: "ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں طلب کیں۔ آپ ﷺ نے اسے وہ بکریاں دے دیں۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کے پاس واپس گیا اور کہا: "اے میری قوم! اسلام قبول کرو، کیونکہ خدا کی قسم! محمد ﷺ دل کھول کر عطیات دیتے ہیں اور انہیں فقر کا کوئی خوف نہیں ہوتا۔"

84: **صحیح مسلم**، "کتاب الفضائل، باب ما سئل عن الرسول اللہ، شیئا قط، فقال لا، وکثرہ عطایہ، حدیث / 2312،

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ تالیف قلبی کے لیے زکوٰۃ صدقات دیتے تھے تاکہ لوگ اسلام کی طرف راغب ہو سکیں۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حصہ کو ساقط کر دیا تھا کہ اب اسلام مضبوط ہو چکا ہے لہذا اب اس مد کی ضرورت نہیں رہی جیسا کہ یوسف القرضاوی نے اپنی کتاب فقہ الزکاۃ میں بیان کیا ہے:

تالیف قلب بھی زکوٰۃ کی ایک مد ہے کچھ لوگوں کو تالیف قلب کے لیے زکوٰۃ دی جاتی تھی، لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اموالِ زکوٰۃ سے ان لوگوں کا حق ساقط کر دیا کیوں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اسلام مضبوط ہو چکا تھا اور مستحقین زکوٰۃ کی آٹھوں مصارف میں سے اس مصرف (تالیف قلب) کا حقیقی معنوں میں کوئی مستحق نہ تھا۔[85]

موجودہ دور میں اسلام کی طرف رغبت کم ہوتی جا رہی ہے لہذا اس مد سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جیسا کہ حالات و زمانہ کی رعایت کرتے ہوئے یوسف القرضاوی لکھتے ہیں:

البتہ عصر حاضر میں تالیف قلب کی خاطر اموالِ زکوٰۃ کے مستحقین قدیم زمانے کی اصلی شکل میں یا دوسری کسی شکل میں موجود ہیں اور ان میں دلجوئی کی خاطر دیے جانے والے اموالِ زکوٰۃ کی شرائط مکمل طور سے پائی جاتی ہیں۔[86]

عصر حاضر میں دور نبوی ﷺ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مد کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اسلام کمزور ہوتا جا رہا ہے لہذا اس مد سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور کن لوگوں کو دی جائے پیر محمد کرم شاہ الازہری اس کی تین صورتیں لکھتے ہیں۔

- کفار کے رئیسوں کو اس غرض سے دینا کے وہ غریب مسلمانوں کو خود بھی اذیت نہ پہنچائیں اور دوسروں کو بھی اذیت پہنچا نے سے روکیں۔
- کفار کو اسلام قبول کرنے کی رغبت دلانے کے لیے مالی امداد دینا۔
- نو مسلموں کی خاطر داری کے لیے ان کی اعانت کرنا تاکہ وہ پھر کفر کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔
- حضور اکرم ﷺ ان تین قسم کے لوگوں کو بڑی فیاضی سے دیا کرتے تھے۔[87]

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موجودہ دور میں تالیف قلبی کی ضرورت ہے وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کی شکل و صورت البتہ بدل گئی ہے لیکن بنیادی مقصد یہی ہے کہ نو مسلم واپس اپنا مذہب اختیار کرنے پر مجبور نہ ہو جائے اس کی تالیف قلبی اور متاثر کر کے اسلام کی طرف راغب کیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس مد کو ساقط کرنے کا اصل مقصد یہ تھا ابتدا میں تالیف قلبی اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ تھی جب اسلام مضبوط ہونے لگا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنی حکمت و بصیرت سے ساقط کیا کہ

85: **فقہ الزکاۃ:** ج،1/318

86: ایضا

87: الازہری، پیر محمد کرم شاہ، **ضیاء القرآن**، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور، ج:2، ص:223۔

کہیں ایسانہ ہو جائے کہ مسلمان سارامال ان نو مسلم یا کفار پر خرچ کرتے رہیں اور اصل غریب، محتاج اور ضرورتمند مسلم حقدار محروم رہ جائیں۔ مزید اس کی توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ عصر حاضر میں اسلامی حکومت وقت کی ضرورت کے پیش نظر فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقاصد و مصالح کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے۔

دیگر مصارف زکوٰۃ:

اموالِ زکوٰۃ کے مصارف واخراجات میں یہ چیزیں بھی شامل تھیں کہ اسے گردن آزاد کرانے، قرض داروں، مسافروں اور جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جاتا تھا، چنانچہ قرآنِ کریم نے مسافروں پر توجہ دی، اموال زکوٰۃ، فے اور غنیمت کے خمس میں ان کا حصہ مقرر کیا، اجنبی اور زادِ راہ ختم ہو جانے والے یا لٹ جانے والے مسافروں پر خاص توجہ فرمائی۔ جیسا کہ کتاب "سیاستہ المال فی الاسلام میں ہے:

نبی اکرم ﷺ کی سنت اور حضرت صدیق اکبر کے کارنامے عملی مثالیں فراہم کرتے ہیں اور اسی اسوۂ حسنہ کو زندہ رکھتے ہوئے عہد فارقی میں **"دار الدقیق"** کے نام سے ایک عمارت بنوائی، آٹا، ستو، کھجور، کشمش اور دیگر ضروریات سفر جن کی ایک مسافر کو جس کا زادِ راہ ختم ہو گیا ہو اور آنے والے مہمان کو ضرورت ہوتی ہے، یہ یہ تمام اشیاء اس میں رکھتے تھے، مکہ و مدینہ کی درمیانی گزر گاہوں پر آپ نے سرائے خانے بنوائے جو لٹے ہوئے یا زادِ راہ ختم ہو جانے والے مسافروں کے لیے مددگار ثابت ہو سکیں اور ایک چشمے سے دوسرے چشمے تک ان کو پہنچانے کا ذریعہ بنیں۔[88]

اسلامی ریاست کے لیے ضروری ہے کہ وہ زکوٰۃ کے مستحقین کو تلاش کرے، جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے، اور ان کی ضروریات کی تکمیل کرے۔ ہر شہر میں مردم شماری کے دفاتر اور مقامات کی موجودگی ضروری ہے، تاکہ تمام افراد کی معلومات حکومت کے مرکزی دفاتر میں بھی دستیاب ہوں۔ عہد خلافت راشدہ میں صدقات اور زکوٰۃ کے لیے ایک مرکزی دفتر قائم تھا، جس کی شاخیں دیگر ریاستوں میں بھی قائم کی گئی تھیں۔ یہ تنظیم تب وجود میں آئی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں مردم شماری کے دفاتر اور رجسٹر تیار کیے گئے تھے۔[89]

اسلام کا پانچواں مصرف فی الرِقاب ہے جس کا معنی گردنیں چھڑانا یعنی غلام آزاد کرانے کا ہے۔ یعنی زکوٰۃ کا مال غلام آزاد کرانے کے لیے بھی صرف کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

"يُعْتِق مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ."[90]

ترجمہ: "ایک غلام آزاد کیا جا سکتا ہے اپنی زکوۃ کے مال سے"

---

[88]: **سیاستہ المال فی الاسلام**، ص/ 173

[89]: **عصر الخلافۃ الراشدۃ**، ص/ 202

[90]: قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، **الجامع لأحكام القرآن** (4 دار عالم الکتب، الریاض)/ 185

اسلام سے پہلے دنیا کے بیشتر علاقوں میں غلامی کا نظام رائج تھا، جہاں طاقتور لوگ کمزور انسانوں کو اپنے غلام بنا لیتے تھے۔ اسلام نے اس ادارے کے خاتمے کے لیے تدریجی طور پر اقدامات کیے۔ جو لوگ طویل عرصے سے غلام تھے، انہیں قانونی اور اخلاقی لحاظ سے آزاد کرنے کے کئی طریقے فراہم کیے گئے۔ اس کے نتیجے میں بہت کم وقت میں غلامی کا نظام ختم ہو گیا۔ جو مالکان اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو بلا معاوضہ آزاد کرنے کے لیے تیار نہیں تھے، ان سے مالی معاوضہ لے کر غلاموں کو آزادی دی گئی۔

عوف محمد الکفراوی وفی الرقاب کے بارے لکھتے ہیں:

"ويشمل الكتابة وغيرهم، والمكاتب هو الرقيق الذي يتعلق سيده عتقه على قدر من المال يدفعه إليه فيعطى من الزكاة معاونة له على تحريره، وكذا يفك منها الأسرى المسلمين، وبذلك يكون الإسلام أول نظام يستخدم الأموال لمنح الحرية للعبيد والأسرى[91]."

ترجمہ:" اس میں شامل ہیں مکاتب اور وہ دیگر لوگ جو اعلیٰ مقام رکھتے ہیں جنہیں ان کے آقا اس قدر مال دیتے ہیں تاکہ وہ انہیں آزاد کر دیں، اور اسی طرح مسلمانوں کے اسیر ان کو آزاد کرنے کے لیے بھی اس مال کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح اسلام پہلا نظام ہے جس نے غلاموں اور اسیر ان کی آزادی کے لیے مالی وسائل کا استعمال کیا۔"

عصر جدید میں اس مد سے غلاموں اور مسلمان قیدیوں کی آزادی کے حوالے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، کیونکہ بے شمار ایسے قیدی جیلوں میں موجود ہیں جو آزادی کی جستجو رکھتے ہیں۔ اسی طرح بااثر افراد کے زیر تسلط مزدور اور مجبور افراد جن کو اپنے حق میں آواز اٹھانے کی بھی گنجائش نہیں ہے ایسے لوگوں کو بھی آزاد کروایا جا سکتا ہے کیونکہ اصل چیز غلامی ہے جو مختلف صورتوں میں آج بھی موجود ہے۔

زکوٰۃ کا چھٹا مصرف غارمین ہے، غارِم سے مراد قرض دار ہے۔ یعنی مالِ زکوٰۃ سے قرض داروں کے قرض بھی ادا کیے جا سکتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ."[92]

---

[91] : الکفراوی، عوف محمود، کتاب، المالية العامة في الإسلام (حقوق الطبع محفوظة للمؤلف 1993ء) ص/160 (الکفراوی، عوف محمود، ایران کے شہر قم کے رہنے والے تھے علوم اسلامیہ کے مشہور عالم دین اور بالخصوص اسلام کے مالیاتی نظام میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔)

[92]: مسند أحمد، حديث / 12300

ترجمہ: صرف تین افراد کے لیے سوال کرنا جائز ہے: پہلا وہ شخص جو شدید فقر اور محتاجی میں مبتلا ہو، دوسرا وہ جو بڑے قرض میں ڈوبا ہو، اور تیسرا وہ جو دیت کی ادائیگی کے لیے مجبور ہو۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے جو اس کی تائید کرتی ہے۔ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا- فَقَالَ: أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَکَ بِهَا. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: يَا قَبِيصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَــلَاثَةَ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةَ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا، ثُمَّ يُمْسِکُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَــلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ، لَقَدْ أَصَابَتْ فُــلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ. فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ، سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا."[93]

ترجمہ: "میں نے دیت دینے کی ذمہ داری قبول کی، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس بارے میں مدد کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'تم ہمارے ساتھ رہو، جب ہمیں صدقات ملیں گے تو ہم ان میں سے تمہارے لیے فیصلہ کریں گے۔' اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: 'اے قبیصہ! سوال صرف تین قسم کے لوگوں کے لیے جائز ہے: اول وہ شخص جس نے کسی کی ضمانت لی ہو، دوم وہ شخص جسے کسی آفت نے نقصان پہنچایا ہو اور اس کا مال تباہ ہو گیا ہو، اس شخص کے لیے سوال کرنا اس وقت تک جائز ہے جب تک کہ اس کی ضرورت پوری نہ ہو جائے، اور تیسرا وہ شخص جو سخت غربت کا شکار ہو، اگر اس کے قبیلے کے تین عقل مند لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ وہ شخص واقعی فاقہ زدہ ہے، تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے جب تک کہ اس کی حالت بہتر نہ ہو جائے۔' آپ ﷺ نے فرمایا: 'ان تین حالتوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے، اور جو ان حالات کے علاوہ سوال کرے گا وہ حرام کھائے گا۔'"

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص قرضہ کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو اس کا قرضہ اس مد سے دیا جا سکتا ہے۔ عصر حاضر میں بھی کئی ایسے لوگ موجود ہیں جو قرضے کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں ان کو قرضوں سے نجات دلا کر معاشرے میں فعال شہری بنایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اس مد سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد ساتواں مصرف فی سبیل اللہ ہے۔ صوفی ابو طالب المصری فی سبیل اللہ کی مد میں لکھتے ہیں:

"أيا الغازي في سبيل الله فيعطى من الزكاة لأن انقطاعه للجهاد أقعده عن العمل والكسب وليس هذا من باب التشجيع على البطالة فهذا الصنف قد آثر مصلحة الأمة على مصلحة نفسه، ويرى البعض أن سبيل الله يشمل الغزو الشرعي وغيرهم مصالح الإسلام ويجوز صرف الزكاة في المنافع العامة وما تقتضيه حاجات الأمة".-"[94]

ترجمہ:" جو شخص اللہ کے راستے میں غزوہ کے لیے جاتا ہے، اسے زکوٰۃ دی جاتی ہے کیونکہ اس کا جہاد میں مشغول ہونا اسے کام کرنے اور روزگار کمانے سے روک دیتا ہے، اور یہ بات بے روزگاری کو فروغ دینے کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ یہ طبقہ نے اپنی ذاتی مفاد پر امت کے مفاد کو ترجیح دی ہے۔ بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ 'فی سبیل اللہ' میں شرعی جنگ اور اسلام کے مفادات شامل ہیں، اور زکات کو عوامی مفاد کے کاموں اور امت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خرچ کرنا جائز ہے۔"

فی سبیل اللہ کی مد میں ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

"ویصرف هذا السهم على المصالح العامة كنشر العلم، وكذلک يدخل فى نفقات التكوين وتمويل الجيوش، وكذلک يشمل هذا النوع من الانفاق المرافق العامة، كَبِناءِ المستشفيات وَمَدِّ الطرق والجسور وغَيرِها، كما تعنى كلمة 'فى سبيل الله' المقومات التى تحفظ المكانة المادية والروحية لِأمَّة الإسلام".".[95]

"ترجمہ :اسے اس طرح خرچ کیا جائے گا کہ یہ عوامی مفادات پر خرچ ہو جیسے علم کا پھیلاؤ، اسی طرح یہ تربیت کے اخراجات اور فوجوں کی مالی امداد میں بھی شامل ہوتا ہے، اور اسی طرح اس قسم کا خرچ عوامی سہولتوں جیسے ہسپتالوں کی تعمیر، سڑکوں اور پلوں کی مد میں آتا ہے وغیرہ۔ اور 'فی سبیل اللہ' کا مفہوم وہ اقدامات ہیں جو اسلامی قوم کی مادی اور روحانی حیثیت کو برقرار رکھتے ہیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ فی سبیل اللہ کی مد میں ہر وہ نیک کام شامل ہے جس سے مستحقین، ضرورت مندوں اور حاجتمندوں کو فائدہ پہنچ رہا ہو نیز اللہ تعالیٰ کی اطاعت و خوشنودی کے لیے جو شخص سعی جمیل کر رہا ہو اگر وہ محتاج ہو تو اس مد سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اسی طرح اجتماعی منصوبے جن سے مشترکہ طور پر مستحقین کو فائدہ ہو رہا ہو اس مد سے سرانجام دیے جاسکتے ہیں۔

عصر حاضر میں فی سبیل اللہ کے مفہوم کو بہت وسیع معنیٰ میں لیا گیا ہے اس لیے یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ "فی سبیل اللہ" کی مد اور "تملیک" کے حوالے سے عرب علما کے فتاویٰ جات سامنے رکھ دیے جائیں تاکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی سامنے آجائے۔ ذیل میں ان کا ذکر کیا جا رہا ہے:

مجلس المجمع الفقہی الاسلامی کا فیصلہ

94: **صحیح مسلم**، کتاب الزکاۃ، باب من تحل لہ المسألہ، حدیث / 1044

[94]: صوفي أبو طالب، **تاريخ القانون في مصر العصر الاسلامي** (دار النهضة . العربية، الطبعة الثالثة، 2000ء) الجزء الثاني، ص/ 166

[95]: ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام، **سیاسۃ الشرعیۃ فی اصلاح الراعی والرعیۃ** (مکتبہ المثنی بغداد) ص/ 83۔

المجمع الفقہی الاسلامی ’’ کی مجلس نے مکہ مکرمہ میں 27 رجب 1408ھ = 6 اپریل 1988 کو ہونے والے اپنے آٹھویں اجلاس میں مصارف زکوٰۃ کی آیت میں ذکر کردہ مصرف ’’فی سبیل اللہ ‘‘ کے معنی پر غور وخوض کیا اور بحث ومباحثہ کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس مسئلہ میں فقہا کی دو آرا ہیں:

1۔ آیت مبارکہ کے الفاظ ’فی سبیل اللہ ‘کا مفہوم قتال کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔ یہ جمہور علما کی رائے ہے لہٰذا ان کا کہنا ہے کہ ’فی سبیل اللہ ‘ کی مد سے زکوۃ کے معنی صرف اللہ کی راہ میں بالفعل قتال کرنے والے مجاہدین ہی ہوں گے۔

2۔ ’سبیل اللہ ‘ نیکی اور رفاہ عامہ کے ہر کام کو شامل ہے جس سے مسلمانوں کو دینی یا دنیوی لحاظ سے فائدہ پہنچے، جیسے مساجد کی تعمیر اور مرمت، مدارس اور سرائے، مسافر خانوں کا قیام اور سڑکوں کی تعمیر وغیرہ۔ یہ قول چند متقدمین علما کا ہے مگر اسے بہت سے متاخرین نے اختیار کیا ہے۔ تبادلہ خیالات اور دونوں فریقوں کے دلائل کا جائزہ لینے کے بعد مجلس نے اکثریت سے درج ذیل فیصلہ کیا:

1۔ چونکہ دوسری رائے بھی علما کی ایک گروہ کی ہے اور بعض آیات مبارکہ سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے، جیسے ارشاد باری ہے:

(الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منّا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم) (البقرہ : ۲۶۲)

نیز بعض احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جیسا کہ سنن ابی داؤد کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا اونٹ فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں وقف) کر دیا اور اس کی بیوی حج پر جانا چاہتی تھی تو حضور ﷺ نے اسے فرمایا: ’’تو نے اس اونٹ پر سفر کیوں نہیں کیا، ا س لیے کہ حج بھی فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) ہی ہے‘۔‘ (کتاب المناسک، حدیث ۱۹۸۹)

2۔ مزید یہ کہ اسلحہ سے جہاد وقتال، اللہ کے کلمہ کا بول بالا کرنے کے لیے اور داعیان دین کی تیاری اور انہیں ان کے فرائض کی ادائیگی میں تعاون فراہم کرنے سے بھی دین کی نشرواشاعت ہی پیش نظر ہوتی ہے، لہٰذا دونوں چیزیں جہاد میں شامل ہیں، جیسا کہ امام احمد اور نسائی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مشرکین سے اپنے مال، جان، زبان، ہر ذریعے سے جہاد کرو۔ ‘‘(مسند احمد حدیث ۱۱۸۳۷، نسائی حدیث ۳۰۹۶، ابوداؤد، حدیث ۲۵۰۴)

3۔ اور جیسا کہ نظریہ وعقیدہ کے میدانوں میں اہل الحاد، یہود ونصاریٰ اور دیگر دشمنان دین اسلام سے برسرپیکار ہیں اور انہیں بھر پور مادی اور معنوی پشت پناہی حاصل ہے، لہٰذا مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان کا اسی اسلحہ سے بلکہ اس سے شدید اسلحہ سے مقابلہ کریں جس سے وہ اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

4۔ مزید یہ کہ اسلامی ممالک میں جنگ اور دفاع کے لیے الگ شعبے اور وزارتیں قائم ہیں اور ہر ملک میں اس کے لیے بجٹ میں رقم مخصوص کی جاتی ہے، جبکہ دعوت دین کے میدان جہاد کے لیے اکثر اسلامی ممالک کے بجٹ میں کوئی رقم نہیں رکھی جاتی۔

ان تمام باتوں کے پیش نظر مجلس نے بھاری اکثریت سے یہ طے کیا کہ دعوت الی اللہ اور اسے قوت وطاقت بہم پہنچانے والے امور اور سرگرمیاں (فی سبیل اللہ) کے قرآنی الفاظ میں شامل ہیں۔

اس فیصلے پر مجلس کے ایک ممبر، سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ محمد بن ابراہیم نے یہ اضافہ فرمایا: ''یہاں ایک ضروری چیز ہے جس پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے، اور وہ ہے دعوت الی اللہ اور دین کے حوالے سے شکوک وشبہات رفع کرنے کے لیے مالی قوت فراہم کرنا۔ بلاشبہ یہ بات جہاد میں شامل ہے بلکہ سب سے بڑی اللہ کی راہ (اعظم سبیل اللہ) ہے''۔

سعودی عرب کی سپریم علماء کونسل کے ممبر الشیخ عبداللہ جبرین سے فقہی مجلس کے اس فیصلے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

''ان معروف علمانے بالکل ٹھیک کیاہے اور درست رائے دی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی مشکلات حل ہوں گی، دعوت وارشاد کا کام کرنے والوں کو تائید ومدد حاصل ہوگی، دین کی دعوت کو فروغ ملے گا اور مشرکین کا زور ٹوٹے گا۔ بلاشبہ سبیل اللہ سے مراد وہ راستہ ہے جو اللہ کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

(یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام)(المائدہ :۱۶)

یعنی اللہ تعالیٰ وہ راہ دکھاتا ہے جو اس پر چلنے والے کو سلامتی (جنت) کی طرف لے جاتی ہے، چنانچہ ہر وہ نیک عمل جو اللہ کے قریب کردے اور اس کی رضامندی اور جنت کی طرف لے جائے، وہ سبیل اللہ کی قبیل سے ہے۔ اللہ سبحانہ نے مصارف زکوٰۃ کی آیت میں پہلے ان لوگوں کے اوصاف گنوائے جو اپنی ذاتی ضرورت کی بنا پر زکوٰۃ کے مستحق ہیں جیسے فقیر، نادار، مقروض، مولفۃ القلوب اور مسافر وغیرہ۔ پھر باقی مصارف کو 'فی سبیل اللہ' کے عمومی الفاظ سے ذکر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کو بھی ''اپنے راستہ میں سقرار دیاہے۔

(ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ) (النساء :۱۰۰)

بلاشبہ اللہ کے دین کی دعوت، دین کی خوبیاں بیان کرنے اور پھیلانے، اہل الحاد اور باطل پرستوں کا رد اور کفار ومنافقین کی طرف سے پھیلائے جانے والے شکوک وشبہات کا ازالہ اور توڑ، یہ باتیں اللہ کی مدد کرنے اوراس کے پسندیدہ دین کی نشرواشاعت کرنے میں شامل ہیں۔ اگر یہ محاذ بے توجہی کا شکار ہو جائے اور لوگ اس پر خرچ نہ کریں اور اسے آگے نہ بڑھائیں اور داعیان حق کی کفالت کا انتظام نہ کریں تو ان مدّات پر زکوٰۃ کی رقم لگانا ضروری ہو جاتا ہے، بلکہ ان مدّات پر زکوٰۃ کی رقم دینا بعض دیگر مدات (جیسے مکاتب، مولفۃ القلوب اور مسافر) سے زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔[96]

[96]: **فتاوی علماء البلد الحرام**، مرتب: خالد الجریسي، مؤسسة الجریسي الریاض 1999م، ص 267-272

جامعۃ الازہر کا فتویٰ

جامعۃ الازہر کی فتویٰ کمیٹی سے پوچھا گیا کہ مصر کے ایک علاقہ میں جہاں مسلمان بڑی تعداد میں بستے ہیں اور وہاں مساجد کی قلت ہے، ایک مخیر شخص زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں، کیا وہ ایسا کرسکتے ہیں؟ اس استفتا کا جواب اس وقت کے شیخ الازہر عبد المجید سلیم نے دیا جو درج ذیل ہے:

مسجد وغیرہ کی تعمیر اور اس طرح کے دیگر رفاہ عامہ کے ایسے کاموں کے لیے بعض فقہا کی رائے میں زکوٰۃ کی رقم استعمال کی جاسکتی ہے جن میں تملیک نہیں ہوتی۔ ان فقہانے اس کے جواز کے لیے آیت کے لفظ (وفی سبیل اللہ) کے عموم سے استدلال کیا ہے، اگر چہ ائمہ اربعہ کی رائے یہ نہیں ہے۔ مگر جو رائے ہم اختیار کررہے ہیں، وہ تفسیر رازی میں یوں مذکور ہے : ''یہ جان لو کہ 'وفی سبیل اللہ' کے ظاہر الفاظ سے مال زکوٰۃ کا صرف قتال کرنے والے مجاہدین تک محدود کردینا لازم نہیں آتا، اسی لیے قفّال نے اپنی تفسیر میں بعض فقہا کی یہ رائے نقل کی ہے کہ وہ مردوں کی تکفین وتدفین، قلعوں اور مساجد کی تعمیر وغیرہ جیسے کاموں پر خرچ کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں، اس لیے کہ (وفی سبیل اللہ) کے الفاظ میں عموم پایا جاتا ہے اور اس میں یہ تمام چیزیں شامل ہیں''۔ (بدائع الصنائع کے مولف امام کاسانی حنفی نے بھی ''سبیل اللہ ''کا مفہوم نیکی کے تمام کام ''بیان کیا ہے)۔ ''ابن قدامہ المغنی میں پہلے تو یہ بیان کرتے ہیں کہ '' اللہ تعالیٰ نے جن مصارف کی صراحت فرمائی ہے، ان کے علاوہ کسی اور مد جیسے مساجد، پلوں اور سڑکوں کی تعمیر پر زکوٰۃ کی رقم نہیں لگائی جاسکتی'' پھر کہتے ہیں: ''مگر حضرت انس اور حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ پلوں اور سڑکوں کی تعمیر پر جو رقم خرچ کی جائے گی، وہ تو دیرپا رہنے والی زکوٰۃ اور صدقہ جاریہ ہے، مگر پہلی رائے زیادہ درست ہے، اس لیے کہ (انما الصدقات للفقراء والمساکین) میں 'انما' حصر اور اثبات کے لیے ہے، اس سے مذکورہ مصارف کا اثبات اور ان کے علاوہ دیگر کی نفی ہوتی ہے''۔ ابن قدامہ کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت انسؓ اور حسن بصریؒ رفاہ عامہ کے کاموں (مساجد اور سڑکوں اور پلوں کی تعمیر وغیرہ) پر زکوٰۃ کی رقم کے استعمال کو جائز سمجھتے ہیں۔ ابن قدامہ نے اس کا جو رد کیا ہے وہ وقیع نہیں، اس لیے کہ رفاہ عامہ کے ان کاموں کا مصارف زکوٰۃ میں شامل ہونا 'وفی سبیل اللہ' کے الفاظ کے عموم کی وجہ سے خود اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی لیے کتاب ''الروض النضیر'' کی شرح کے مولف نے اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں جن فقہانے میت کی تکفین وتدفین اور مسجد کی تعمیر (جیسے رفاہ عامہ کے کاموں) پر زکوٰۃ کے مال میں سے خرچ کرنے کی اجازت دی ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ چیزیں سبیل اللہ کی صنف میں شامل ہیں، اس لیے کہ سبیل اللہ کا مفہوم ہر نیک کام کو شامل ہے، اگر چہ آغاز اسلام میں بکثرت پیش آنے کی وجہ سے وہ اپنے وسیع تر مدلولات کے فقط ایک ہی فرد یعنی جہاد وقتال کے لیے زیادہ بولا جانے لگا تھا، جیسا کہ اس طرح کی کئی مثالیں ہیں مگر اس معنی ومفہوم نے حقیقت عرفی کی حیثیت اختیار نہیں کرلی، چنانچہ اس لفظ کا اپنا اصل

مفہوم باقی ہے اوراس میں ان تمام اقسام کی نیکی کے کام شامل ہیں جس کا مصلحت عامہ یا خاصہ تقاضا کرتی ہو، الا یہ کہ کوئی مخصوص دلیل اس میں استثناء کر دے۔[97]

فتویٰ کمیٹی کویت کی رائے

سوال: زکوٰۃ کا ایک مصرف "فی سبیل اللہ" ہے، کیا اس کا مفہوم صرف جہاد بمعنی قتال اور مجاہدین کو سازو سامان کی فراہمی تک محدود ہے یا اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جس میں دین کا بھلا ہو؟

جواب: کمیٹی کی رائے ہے کہ "سبیل اللہ" سے مراد نیکی کی راہ ہے۔ بعض علمائے متاخرین کی رائے میں نیکی کا ہر کام مصارف زکوٰۃ میں شامل ہے، مگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا جو شخص جائزہ لے گا، اسے یہ نظر آئے گا کہ یہ لفظ جہاد ہی کے حوالے سے استعمال ہوا ہے مگر جہاد جیسا کہ اسلحہ سے ہو سکتا ہے، معاشرہ کی ضرورت کے لحاظ سے دعوت الی اللہ کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔ فتویٰ کمیٹی نے اس حوالے سے پوچھے جانے والے تمام استفسارات کے بارے میں اسی رائے کو اختیار کیا ہے، چنانچہ ہر وہ سرگرمی جو دعوت دین یا دفاع اسلام کے حوالے سے ہو، چاہے اسلحہ کے ذریعے سے ہو یا کسی اور ذریعے سے، وہ "فی سبیل اللہ" اور مصارف زکوٰۃ میں شامل ہے۔[98]

ان فتاویٰ جات کو مد نظر رکھ کر عصر حاضر میں اسلامی ریاست تخفیف غربت کے لیے مناسب اقدامات اٹھا سکتی ہے یعنی حکومت ایک ایسی جامع پالیسی بنائے جس سے اول تو دائمی اور مستقل فقراء و محتاجوں کی امداد ان کی ضروریات کے مطابق کی جائے دوسرا اس رائے پر عمل کرے جو بعض فقہا نے دی ہے کہ وہ اقدامات اٹھائے جس سے فقراء اور محتاجوں کو فائدہ ہو زکوٰۃ کی رقم سے بے روزگاروں کو روزگار دے کر معاشرے میں اس طرح بحال کیا جائے کہ وہ دوبارہ مستحق زکوٰۃ نہ رہیں، ہسپتال کی تعمیر، ٹریننگ سنٹر، فیکٹریاں اوراس طرح کے دیگر نیکی اور رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کی جاسکتی ہے۔

زکوٰۃ کا آٹھواں اور آخری مصرف ابن السبیل ہے، جس کا لغوی مطلب 'راستے کا بیٹا' ہے، یعنی مسافر۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جو سفر کے دوران مالی طور پر تنگدست ہو جائے، چاہے وہ اپنے گھر میں مالدار ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے حالات میں اس کی مدد زکوٰۃ سے کی جا سکتی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'مسافر اگر مالی مشکلات کا شکار ہو جائے تو اس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔'

---

[97]: فتاوى الزكاة، بيت الزكاة الكويت 1988م، ص 150-151، بحوالة الفتاوى الإسلامية، الأزهر

[98]: فتاوى الزكاة، المرجع المذكور، ص 160، لجنة الفتوى، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، الكويت، فتوى رقم 82/8.

"لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ، أَوْ جَارٍ فَقِيْرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِى لَکَ، أَوْ يَدْعُوْکَ."[99]

ترجمہ: غنی شخص کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں، سوائے اس صورت میں جب وہ جہاد میں شریک ہو یا سفر پر ہو۔ تاہم، اگر غریب ہمسائے کو صدقہ دیا جائے اور وہ بدلے میں تمہیں تحفے کے طور پر کچھ دے یا تمہیں دعوت دے، تو یہ جائز ہے۔

ابن سبیل سے متعلق امام کاسانی کا مؤقف ہے:

اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے وسائل، گھر، اور مال سفر کی وجہ سے اس کی پہنچ سے باہر ہوں۔ ایسے شخص کی مدد مالِ زکوٰۃ سے کی جا سکتی ہے، چاہے وہ اپنے شہر میں مالی طور پر امیر کیوں نہ ہو، کیونکہ اس وقت وہ حقیقتاً محتاج ہوتا ہے۔[100]

اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصارف زکوٰۃ میں بڑی جامعیت اور وسعت پائی جاتی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ، عصر حاضر میں جہاد فی سبیل اللہ کی مختلف صورتوں، تخفیف غربت، قرض کی ادائیگی، قرض حسنہ اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کرنے جیسے اہم دینی، سیاسی، معاشی اور سماجی مفاد کو شامل ہے۔ یعنی یہ آیت معاشی و معاشرتی ضروریات کو پورا کرنے، لوگوں کے درمیان محبت، رواداری اور امن کا ماحول قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اب اسی تسلسل کو آگے بڑھاتے ہوئے تیسری فصل میں معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کے کردار کے حوالے سے بحث کی جا رہی ہے۔

---

[99]: **سنن ابی داؤد**، "کتاب الزکاۃ، " باب من یجوز لہ أخذ الصدقۃ وھو غنی"، حدیث / 1637

[100]: **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، 2 / 46

فصل سوم: معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کا کردار

اسلام ہمیں مختلف پہلوؤں میں اجتماعیت کا درس دیتا ہے تاکہ معاشرتی زندگی کا حسن و توازن برقرار رہے کیونکہ اجتماعی زندگی میں ہی معیشت کی اہمیت مسلم ہے۔ معاشی نظام میں اعتدال و توازن اور معاشرہ کو مضبوط و مستحکم بنانے میں زکوٰۃ کا بنیادی کردار ہے۔ اسلام نے ضرورت مند و محتاج افراد میں سے ان کو ترجیح دی ہے جو خود دار اور مستورالحال لوگ ہیں جو ضرورت مند ہونے کے باوجود اپنی خوداری اور عزت و آبرو کو برقرار رکھنے کے لیے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـــــــــُٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَــــافًا ۗ [101]

ترجمہ: " یہ صدقہ ان افراد کو دیا جانا چاہیے جو اللہ کی راہ میں محنت کر رہے ہیں اور زمین پر تجارت یا کام کاج کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اکثر لوگ ان کی حالت سے واقف نہیں ہوتے اور انہیں صرف اس لیے غنی سمجھ لیتے ہیں کہ وہ سوال نہیں کرتے۔ لیکن تم ان لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچان سکتے ہو کیونکہ وہ دوسروں سے دست سوال نہیں پھیلاتے۔"

شریعت اسلامیہ میں زکوٰۃ ایک ایسا اہم فریضہ ہے جس سے دولت ایک جگہ جمع ہو کر نہیں رہ جاتی بلکہ حاجتمندوں کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے اس لیے مکی دور میں ہی لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا عمل شروع ہو گیا تھا اور مدینہ منورہ میں مکمل احکام و ہدایات نازل ہوئیں۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر زکوٰۃ کا نماز کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے جس سے ان دونوں کا باہمی تعلق معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾[102]

ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

زکوہ دینے سے مال پاک ہوتا ہے اور اس سے تزکیہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَــــةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾[103]

---

[101]: البقرہ: 273

[102]: البقرہ: 43

ترجمہ: "ان کے مال سے صدقہ لیں یہ صدقہ ان کے مال کو پاک کرے گا اور اس صدقہ ذریعے ان کو پاک کرے گا"

اسی طرح جب بھی فصل وغیرہ کاٹی جائے تو اس میں سے بھی باقاعدہ اللہ کے راستے میں حصہ نکالا جائے جیسا کے حکم ربانی ہے:

﴿وَاٰتُوْا حَقَّه يَوْمَ حَصَادِه﴾۔[104]

ترجمہ: اللہ کا حق ادا کرو جس روز فصل کاٹو۔

درج بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کے صاحب نصاب شخص اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال سے زکوٰۃ و عشر لازمی نکالے کیونکہ قرآن مجید میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے سزا کا حکم آیا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ [105]

ترجمہ: اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے تو آپ ﷺ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔ زکوٰۃ دینے والوں کی ہلاکت کا ذکر اس انداز میں کیا گیا:

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ[106]

ترجمہ: اور ان مشرکوں کے لیے تباہی ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، اور وہ آخرت کے ہی منکر ہیں۔

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے بی ہوتا ہے جب ایک صحابی سے نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت لی، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت لی:

بَايَعْتُ النَّبِيَّ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكوٰةِ وَالنُصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔[107]

زکوٰۃ سے ایک فائدہ تو اس فقیر کو ہوتا ہے جس کی زکوٰۃ کے ذریعے مدد کی جاتی ہے دوسرا فائدہ زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہے کہ اگر خلاصتا اللہ کی رضا کے لیے دیتا ہے تو اسے جنت میں داخل کیا جائے گا جیسا کہ 'ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِنَبِيٍّ اَخبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَه مالَه وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَرَبٌ مَالَه ؟تَعْبُدِ اللہ وَلَا تُشْرِكْ بِہ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحْمَ۔[108]

---

[103]: التوبہ:103

[104]: انعام:14

[105]: التوبہ:34

[106]: حٰم السجدہ:7-6

[107]: **صحیح بخاری**، کتاب الزکاۃ، باب البیعۃ علیٰ ایتاء الزکاۃ، ج1، 110/1

ترجمہ: ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو جنت میں داخل کر دے یہ سن کر ایک شخص نے کہا یہ آخر کیا چاہتا ہے؟ لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! یہ تو بہت اہم ضرورت ہے فرمایا عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی کسی کو اس کے برابر شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوٰۃ کا اہتمام کرو اور لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو"

زکوٰۃ امراء سے لے کر غرباء میں تقسیم کرنے کی واضح دلیل یہ حدیث ہے جس میں حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا گیا:

اَنَّ النَّبِیَّ بَعَثَ مَعَاذًااَلَی الیَمَنِ فَقَالَ اُدْعُھُمْ اِلَی الشَّھَادَۃ اَنْ لَا اِلَــــہَ اِلَا اللہُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللہ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِکَ فَاعْلَمْھُمْ اَنَّاللہَ قَد اِفْتَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِکَ فَاعْلَمْھُمْ اَنَّ اللہَ اِفَتَرَضَ عَلَیْھِمْصَدَقَۃً فِیْ اَمْوَالِھِمْ تُوْ خَذُ مِنْ اَغْنِیَا ءِھِمْ وَتُرَدُّ علی فُقَرَاءِھِمْ۔[109]

ترجمہ: نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کو اس بات کی دعوت دو کہ یہ شہادت دیں اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر اگر وہ اس کی اطاعت قبول کر لیں تو ان کو یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دن اور رات میں پانچ نمازوں کو فرض کیا، پس اگر اس کی وہ اطاعت قبول کریں، تو پھر انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے اموال میں، جو ان کے امراء سے لیکر فقراء کو دی جائے گی۔

قرآن واحادیث کے ان دلائل کو دیکھا جائے تو قرآن میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر ہے اور احادیث میں بھی تین چیزیں بہت ضروری ملتی ہیں ایک ایمان لانا، دوسرا زکوٰۃ اور تیسرا مسلمانوں سے خیر خواہی لہٰذا معاشرے میں غریب سے بہترین خیر خواہی زکوٰۃ دینے کے عمل سے ہو سکتی ہے اور مزید یہ کے معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کا بہت اہم کردار ہے جس کے چند نمایاں پہلو درج ذیل ہیں:

گردش دولت:

جدید دور میں زکوٰۃ کو معاشیات کی مطابقت سے انسانی اصطلاحات میں "بھائی چارہ اور انسانیت کے لیے غور و فکر" کے طور پر براہ راست جوڑا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ ایک عربی اصطلاح ہے جس کا مطلب "پاک کرنا ہے"، اس کا تصور امیر اور غریب کے درمیان دولت

---

[108]: **صحیح بخاری**، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ج: 1/ 108

[109]: ایضا

کے توازن پر مبنی ہے۔ مسلمانوں کے لیے زکوٰۃ ایک مذہبی فریضہ ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ امیر اور غریب کے درمیان سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کی فکر کا اظہار کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اچھے کام کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ مسلمانوں کو قرآن کریم کی پابندی کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے زکوٰۃ نہ صرف افراد اور انسانوں کی معاشی ترقی کا باعث بنتی ہے بلکہ ان کی روحانی ترقی بھی کرتی ہے۔ اسلام نے غرباء و مساکین کے فائدے کے لیے ہر ممکن اقدامات اٹھائے ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾[110]

ترجمہ: " اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی اور جو کچھ ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا ہے، ان سب میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور خبردار! انفاق کے لیے خراب مال نہ چھونا کیونکہ اگر یہ مال تمہیں دیا جائے تو تم اسے بغیر دیکھے چھونا بھی پسند نہیں کروگے۔ یاد رکھو، اللہ بے نیاز ہے اور اس کی حمد و ثنا لائق ہے۔"

،ایک اور جگہ االلہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ﴾[111]

ترجمہ: اور جس دن فصل کاٹو اللہ کا حق بھی اس میں سے دو۔

حضرت محمد ﷺ نے انسانی تاریخ میں سب سے بڑا معاشی اور سیاسی انقلاب برپا کیا۔ مدینہ میں جہاں رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے نماز اور زکوٰۃ کا نظام نافذ کیا، فوراً ہی لوگوں کے معاشی حالات بدل گئے۔ مال تجارت، سونا اور چاندی وغیرہ کے علاوہ آپ ﷺ نے زرعی زمینوں کی پیداوار سے بھی امیر اور غریب کا خیال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(فِيما سَقَتِ السَّمَاءُ والعُيُونُ أَوْ كانَ عَثَرِيًّا العُشْرُ، وما سُقِيَ بالنَّضْحِ نِصْفُ العُشْرِ.)[112]

ترجمہ: جو زمین بارش اور چشموں کے پانی سے سیراب ہو یا خود سرسبز ہو تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ ہے اور جو زمیں بیلوں وغیرہ کے ذریعے (محنت سے) سیراب ہو اس میں بیسواں حصہ دینا واجب ہے۔

اسی طرح گردش دولت کا جامع اصول نبی اکرم ﷺ نے یہ دیا کہ:

---

[110]: البقرہ: 267/

[111]: الانعام: 131

[112]: **بخاری**: حدیث / 1483۔

(عن ابن عباس رضي الله عنهما،" ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا رضي الله عنه إلى اليمن , فقال: ادعهم إلى شهادة ان لا إله إلا الله , واني رسول الله، فإن هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة، فإن هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة في اموالهم تؤخذ من اغنيائهم وترد على فقرائهم".)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے روایت کی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر مقرر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ان لوگوں کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو قبول کرلیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے۔ اگر وہ یہ بھی قبول کرلیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال پر صدقہ فرض کیا ہے، جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کیا جائے گا۔"

ان چند آیات و احادیث سے معلوم ہوتا ہے زکوٰۃ گردش دولت کا بہترین ذریعہ ہے اور ایک منفرد تقسیم کا طریقہ کار بھی ہے جو اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ دولت اور جائیداد کو صرف چند لوگوں کے قبضے میں نہ لیا جائے تاکہ ہر کوئی یکساں طور پر اللہ تعالیٰ کے رزق اور نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکے۔ معیشت کے تناظر میں، اسلام کا ایک اہم جزو ہونے کے ناطے، زکوٰۃ اسلامی معیشت انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے اس میں معیشت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔اسی طرح سماجی سطح پر دیکھا جائے تو زکوٰۃ کا بنیادی مقصد غربت کا خاتمہ ہے جو کہ تمام سماجی برائیوں کی ماں ہے، اس بات کو یقینی بنا کر کہ امیر اپنی دولت کا ایک حصہ غریبوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرکے اپنی ذمہ داری کو پورا کریں۔ معاشی سطح پر زکوٰۃ اہم کردار ادا کرتی ہے کہ دولت اور جائیداد صرف معاشرے کے چند افراد کے پاس جمع نہ ہو اور نہ ہی دولت پر چند افراد کا کنٹرول ہو، اسلام میں یہ تصور سرمایہ داری کے مغربی طرز عمل کے بالکل خلاف ہے۔ زکوٰۃ کی تقسیم کا صحیح طریقہ کار یہ ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں مال اور جائیداد دونوں برابر تقسیم ہوں تاکہ معاشرے سے ناانصافی کا خاتمہ ہو سکے۔

تزکیہ نفس:

زکوٰۃ کا اصل مقصد خود زکوٰۃ کے معنی کے اندر ہی پنہاں ہے کیونکہ زکوٰہ کا لغوی معنی پاکیزگی وطہارت ہے اس لیے نفس کی پاکیزگی کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے اس سے انسان تمام قسم کی قلبی، روحانی اور اخلاقی برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں تزکیہ کے بارے میں ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى﴾[113]

"بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہو گا۔"

یہاں " تَزَکّٰی "لفظ کا مفہوم یہ ہے کہ خود کو ہر طرح کے کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضواور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس سے زکوٰۃ اداکر کے مال کو پاک کرنا مراد ہے،اس صورت میں یہ آیت زکوٰۃ فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ [114]

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا﴾[115]

"کامیاب ہوا جس نے اس کا تزکیہ کیا"

اس کے علاوہ بڑی واضح آیت ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَـــةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾[116]

ترجمہ:ان کے اموال سے صدقہ وصول کریں جو انہیں صاف ستھرا کرے گااور اس کے ذریعے سے ان کے مال کو بھی پاک کرے گا۔)

اس سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے دنیاوی مال کی محبت نہیں رہتی، حرص ولالچ ختم ہو جاتی ہے کہ مال چونکہ کنجوسی بخل،خود غرضی اور عداوت ودشمنی پیدا کرتا ہے اور ان تمام تر برائیوں اور بد اخلاقیوں کے خاتمے کا بہترین علاج سخاوت ہے کیونکہ انفاق فی سبیل اللہ سے بخل و کنجوسی ،خود غرضی اور عداوت ودشمنی کی بجائے دلوں میں محبت و الفت پیدا ہوتی ہے جو تمام اچھے اور کریمانہ اخلاق کی بنیاد ہے اوراس سے انسان حسن معاملات کا خوگر بن جاتا ہے۔دوسرا یہ بھی ہے کے زکوٰۃ وصدقہ سے مال میں اضافہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾[117]

ترجمہ:اللہ ہلاک کرتا ہے سُود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

---

[113]:الاعلیٰ:4

[114]:ملااحمد جیون، **تفسیرات احمدیہ**(ضیاءالقرآن پبلیکیشنز لاہور،2006ء)ص/740

[115]:سورہ الشمس:9

[116]:التوبہ-103

[117]:البقرہ:276

اس آیت کو عملی طور پر معاشرے میں دیکھا جائے تو سود سے صرف ایک شخص کو ہی مخصوص وقت تک فائدہ ہوتا ہے معاشرے کے دوسرے افراد اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے جبکہ زکوٰۃ سے اجتماعی طور پر ضرورت مند افراد کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔سود سے کمایا ہوا مال ہاتھ آتا ہے تو حرص ولالچ بڑھ جاتی ہے مزید مال ہتھیانے کے لیے شب وروز کوشاں رہتا ہے جبکہ زکوٰۃ سے مال کی محبت نہیں رہتی بلکہ دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے۔اسی طرح سود والے کا مال کسی حادثاتی طور پر خطرے میں پڑ جائے تو کوئی بھی مدد نہیں کرتا جب کہ زکوٰۃ وخیرات دینے والے کے ساتھ ایسا معاملہ ہو جائے تو معاشرے کے سارے لوگ باہمی ہمدردی کے طور پر اس کی مدد کے لیے آجاتے ہیں۔زکوٰۃ ادا کرنے والے کا دل قناعت پسند،صبر و تحمل اور کفایت شعاری کا خوگر ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(" ليس الغنى عن كثرة العرض ")[118]

ترجمہ:"تونگری دولت کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ یہ دل کی بے نیازی سے آتی ہے"

معاشرے کو مستحکم بنانے میں زکوٰۃ کا اہم کردار ہے جس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے

"اداءالزكاة وهى عبارة عن اخراج شئى معلوم من المال اوالثمار والزروع على وجه مخصوص وسميت بذل كل انهاتطهرالمال من الخبث وتنقية الافات وتعبدالانفس عن رذيلةالبخلوتنميتهاعلى فضيلةالكرم وتثمربهاالمحامدوالمعالى وتستجلب بهاالبركة وتزيدالمتصدق ثناء ومدحا ويكفر جاحد ها ويقاتل الممتنعون من اداءهاوتوخذ من هموان لميقات لوقهراً،والله تعالى جعلهااحدى مبانى الاسلام واردف بذكرهاالصلوة التى هى اعلى الاعلام فقال) واقيموالصلاۃ واتوالزکوٰۃ۔[119]

ترجمہ:ادائیگی۔زکوٰۃ سے مراد مال، پھلوں اور کھیتوں میں سے مخصوص ومعلوم مقدار کا نکالنا ہے اوراس کو زکوٰۃ کا نام اسی وجہ سے دیا جاتا ہے کیونکہ یہ مال کو خبائث سے پاک کرتا ہے، آفات سے بچاتا ہے اور نفس کو بخل جیسی بیماریوں سے دور رکھتا ہے اور ساتھ فضیلت وبلندیاں عطا کرتا ہے۔اوراسی طرح مال میں برکت پیدا کرتا ہے اور صدقہ کرنے والے کی تعریف ومدح میں اضافہ کرتا ہے جب کہ اسکا منکر کافر ہو جاتا ہے۔زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے جنگ کی جائے گی اور اگر وہ آگے سے لڑائی نہیں کرتے تو ان سے زکوٰۃ لے لی جائے گی۔اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو مبانی اسلام میں سے ایک بنایا ہے اوراسکو نماز کے ذکر کے ساتھ ملایا ہے جسکا اسلام میں بہت بلند مقام ہے فرمایا: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

---

[118]: **صحیح بخاری**، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، حدیث / 6446

[119]:منذری، عبد العظیم، **الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف**، (بیروت، دار احیاء التراث العربی)

اس سے واضح ہوا کہ زکوٰۃ دینے سے ایک طرف تو غریب و مسکین کی حاجت پوری ہو رہی ہوتی ہے جو سامنے نظر آ رہی ہوتی ہے اور دوسری طرف مال میں اللہ کی طرف سے برکت پیدا ہوتی ہے جس سے مال بڑھتا بھی ہے البتہ یہ امر مخفی رہتا ہے۔ لہٰذا مال میں اضافہ کے لیے زکوٰۃ دینی چاہیے۔

تزکیہ نفس کے بعد ایک پہلو یہ بھی ہے

انفرادی و اجتماعی امداد کا عملی جامہ:

اوائل اسلام میں ہی نبی اکرم ﷺ ضرور تمندوں اور حاجتمندوں کی مدد کے لیے زکوٰۃ و خیرات کے نظام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین نے بھی فقراء و غرباء کی مدد کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا چنانچہ باہمی رضامندی اور اخلاقی طور پر خرچ کرنے کے لیے قرآن نے "انفاق" کا لفظ استعمال کیا اور ایک معین مقدار کا سال کے گزرنے پر صاحب نصاب کے لیے زکوٰۃ کا لفظ استعمال کیا جس سے دولت غریب و ضرورت مند کی طرف بھی منتقل ہوتی رہتی ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کو جب قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا تو توحید و نماز کے بعد زکوٰۃ کا حکم صادر فرمایا:

(توخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم)[120]

"مال ان کے امیروں سے لیا جائے اور ان کے محتاجوں میں لٹا دیا جائے"

اسی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین انفاق فی سبیل اللہ اور زکوٰۃ دونوں پر عمل پیرا ہوئے کیونکہ زکوٰۃ انفرادی و اجتماعی ضروریات کو پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اس لیے کہ معاشرتی نظام کو اگر بہتر بنانا ہے تو اس کے پیچھے مضبوط مالی نظام کا موجود ہونا ضروری ہے کیونکہ مضبوط مالی نظام کے ذریعے سے ہی فقراء و مساکین اور حاجتمندوں کی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہے اور یہ تمام مشترک ذمہ داریاں اسی طرح پوری ہو سکتی ہیں کہ حکومت سرمایہ دار لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرے لہٰذا شاہ ولی اللہ "حجۃ اللہ البالغہ" میں زکوٰۃ کے دو اہم مصالح ذکر کرتے ہیں۔

- "سب سے اہم مصلحت انسان کی نفس کی اصلاح ہے، کیونکہ نفس کا تعلق حرص اور بخل سے گہرا ہوتا ہے۔ حرص انسان کے اخلاق میں سب سے بُرا عیب ہے جو آخرت میں انسان کی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے۔ جو شخص حرص میں مبتلا ہوتا ہے، اس کا دل مرنے کے وقت بھی مال کی

---

[120]: **صحیح بخاری**، کتاب الرد علی الجہمیہ، ج2، 96

طرف لگا رہتا ہے، اور اسی حرص کی وجہ سے وہ عذاب میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اگر اس شخص کو زکوٰۃ کی اہمیت سمجھا کر اس کے دل میں مال کی محبت کم کر دی جائے، تو بالآخر یہ نفس کی اصلاح میں مددگار ثابت ہو گا اور اس کا فائدہ اُسے دنیا و آخرت میں پہنچے گا۔"

- دوسری مصلحت کا تعلق شہر سے ہے اس لیے کہ ضعفاء و اہل حاجت جمع ہونگے اگر ان کی ہمدردی و اعانت کی یہ سنت نہ ہو تو وہ سب بھوک سے ہلاک ہو جائیں۔[121]

انفرادی و اجتماعی امداد کے عملی پہلو کے بعد اب زکوٰۃ سے حاصل ہونے والے معاشی و معاشرتی فوائد کا ذکر کیا جا رہا ہے:

زکوٰۃ کے معاشی و معاشرتی فوائد:

روحانی و اخلاقی فوائد کے ساتھ ساتھ دنیا کے فائدے بھی زکوٰۃ کے اندر ہی پنہاں ہیں لہذا اس کے واجب ہونے کے لیے دو چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ایک بقاء اور دوسرا نمو یعنی بڑھوتری کا ہونا ضروری ہے۔ بقاء سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک مدت تک اپنی حالت میں باقی رہے ورنہ وہ استعمال کے قابل نہیں رہے گی اور جب استعمال کے قابل نہیں ہے تو اس پر زکوٰۃ بھی نہیں ہو گیا اسی لیے سبزیوں اور ترکاریوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ دوسرا نمو سے مراد یہ ہے کہ جس کے اندر پیداوار، تناسل یا تبادلہ کی صورت میں بڑھوتری و افزائش کی پوری صلاحیت موجود ہو۔ اسی وجہ سے قیمتی معدنی پتھروں، بنجر زمین اور مکانات پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ان پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر دیکھا جائے تو شریعت کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ اپنی محنت، کوشش اور مسلسل جدوجہد سے اپنے سرمائے کو استعمال میں لا کر ترقی دی جائے ورنہ اس میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے جو دن بدن نقصان کا باعث بنتی ہے۔

- نصاب زکوٰۃ کے مالک شخص کا نفس زکوٰہ دینے پاک صاف ہو جاتا ہے۔
- زکوٰۃ دینے کے عمل سے بخل جیسی بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے۔
- زکوٰۃ جیسا اہم فریضہ ادا ہونے کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی عذاب سے بچ جاتا ہے۔
- مال صرف پاک ہی نہیں ہوتا بلکہ دگنا ہو جاتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید برکت پیدا ہوتی ہے۔
- معاشرہ معاشی و معاشرتی لحاظ سے مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتا ہے۔
- گردش دولت سے معاشرہ میں غریب طبقہ اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکتا ہے۔

[121]: شاہ، ولی اللہ، **حجۃ اللہ البالغہ** (الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور، پاکستان) حصہ اول، دوم، ص / 191

- زکوٰۃ دینے والا مال کی محبت میں نہیں گرفتار ہوتا، اس کے دل میں غریبوں اور مسکینوں کے لیے ہمدردی پیدا ہوتی ہے ہے، اور وہ تکبر و غرور جیسی منفی خصوصیات سے بچا رہتا ہے۔

موجودہ دور میں غربت و افلاس میں اضافہ کہ ایک بڑی وجہ مالداروں کے بخل کی وجہ سے بھی ہے کہ اگر صاحب نصاب مسلمان اپنے مال کا مخصوص حصہ غرباء میں تقسیم کریں تو ان کے دل میں باہمی ہمدردی و اخوت پیدا ہوگی اور غربت میں بھی کمی آئے گی۔ ذیل میں معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کے کردار کا جائزہ لینے بعد پاکستان اور مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ پر تحقیقی نگاہ ڈالی جارہی ہے۔

خلاصہ: باب دوم کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی پہلی فصل میں اسلام کے وصولی زکوٰۃ کے نظام پر گفتگو کی گئی جس میں چند خاص پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا جو موضوع سے متعلقہ تھے۔ سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کے مکی اور مدنی دور میں وصولی زکوٰۃ کے طریقہ کار پر بحث کی گئی، اس کے بعد خلفائے راشدین بالخصوص حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصولی زکوٰۃ سے متعلق کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لیا گیا۔ جبکہ دوسری فصل میں اسلام کے تقسیم زکوٰۃ سے متعلق بحث کی گئی جس میں عہد نبوی ﷺ اور عہد فاروقی میں جب اسلام پھیل گیا تو مصارف زکوٰۃ کو حالات و زمانہ کی رعایت کرتے ہوئے وسعت دی گئی اسی لیے عہد فاروقی کے مصارف زکوٰۃ کو بالخصوص ذکر کیا گیا۔ تیسری اور آخری فصل میں معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کے کردار پر روشنی ڈالی گئی کہ معاشرے کے صاحب ثروت اپنا فرض ادا کرتے ہوئے ذمہ داری سے زکوٰۃ دیں تو دولت گردش کرے گی اور غریب افراد مستفید ہوں گے جس سے معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بنے گا۔

باب سوم: پاکستان اور مصر میں زکوٰۃ کا تنظیمی ڈھانچہ

فصل اول: پاکستان میں زکوٰۃ کا تنظیمی ڈھانچہ

فصل دوم: مصر میں زکوٰۃ کا تنظیمی ڈھانچہ

فصل سوم: تجزیہ و تقابل

باب سوم: پاکستان اور مصر میں زکوٰۃ کا تنظیمی ڈھانچہ

پاکستانی تاریخ میں پہلی بار صدر جنرل محمد ضیاالحق نے انتہائی اہم قدم اٹھایا کہ ملک میں نظام زکوٰۃ آرڈیننس نافذ کیا کیونکہ ملک کے اندر معاشی ناہمواریوں کی وجہ سے غربت میں آئے روز اضافہ ہوتا جارہا تھا اس میں کمی لانے کے لیے انتہائی احسن قدم تھا۔ چنانچہ 12 ربیع الاول 1339ھ (10 فروری 1979ء) کو پاکستان کے صدر نے ملک میں اسلام کے معاشی نظام کو نافذ کرنے کے لیے تین سالہ منصوبہ لانے کا اعلان کیا۔ 22 جون 1979ء کو زکوٰۃ کا تنظیمی آرڈیننس مجریہ 1979ء نافذ کیا گیا اس کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ بعد ازاں زکوٰۃ و عشر کے مسودہ پر مکمل غور و خوض کے بعد زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ 20 جون 1980ء بمطابق 6 شعبان 1400ھ کو نافذ کیا گیا۔ پہلے قائم کردہ تمام اداروں کو بحال رکھا گیا اور تمام شقوں کو بھی من و عن برقرار رکھا گیا۔ محکمہ زکوٰۃ 18 ویں ترمیم کے تحت صوبوں کو منتقل ہونے سے قبل 2010ء تک متحدہ فہرست میں شامل رہا اب زکوٰۃ و عشر صوبائی سطح کا بھی ادارہ کہلاتا ہے۔ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں حکومتی سطح پر مناسب اصلاحات و ترامیم بھی گئی تاکہ ملک سے غربت کی شرح میں کمی لائی جا سکے۔ اسی بنا پر زکوٰۃ اور عشر (ترمیمی) ایکٹ 2023" کے تحت اس محکمہ کو وزارت تخفیف غربت کے ماتحت کرنے کی جامع پالیسی بنائی گئی جو بالخصوص تقسیم زکوٰۃ کے حوالے سے تھی تاکہ محکمہ زکوٰۃ عشر، وزارت تخفیف غربت کے ساتھ مل کر غربت کی شرح میں کمی لانے میں سنگ میل ثابت ہو سکے۔ چناچہ زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس (1980) میں ترمیم کے لیے بل قومی اسمبلی کی طرف سے منظور کیا گیا اور یہ قانون مندرجہ ذیل طور پر نافذ کیا گیا:

مختصر عنوان اور اطلاق

(1) اس ایکٹ کا عنوان "زکوٰۃ اور عشر (ترمیمی) ایکٹ، 2023" ہو گا۔

(2) یہ فوراً نافذ ہو گا۔

آرڈیننس 1980 کی دفعہ 2 میں ترمیم:

زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس 1980 (جو بعد میں "آرڈیننس" کے طور پر ذکر کیا جائے گا) کی دفعہ 2 میں، درج ذیل نئی ذیلی دفعہ (xa) شامل کی جائے گی۔

آرڈیننس 1980 کی دفعہ 13 میں ترمیم:

اسی آرڈیننس کی دفعہ 13 میں "مذہبی امور، زکوٰۃ و عشر اور اقلیتی امور ڈویژن" کے الفاظ کے بعد "متعلقہ ڈویژن" کے الفاظ تبدیل کر کے شامل کیے جائیں گے۔

دفعہ 2 کی مزید ترمیم:

آرڈیننس 1980 کی دفعہ 2 میں،

(الف) دفعہ (1) میں "مذہبی امور" کے بعد "متعلقہ ڈویژن" کے الفاظ شامل کیے جائیں گے؛

(ب) "مذہبی امور" کی جگہ پر "متعلقہ ڈویژن" کے الفاظ کو شامل کیا جائے گا۔[122]

محکمہ زکوٰۃ و عشر پہلے وزارت مذہبی امور کے تحت کام کر رہا تھا اور اب یہ محکمہ وزارت تخفیف غربت اور سوشل تحفظ کے تحت کام کر رہا ہے۔ لیکن محکمہ زکوٰۃ کو ایک وزارت سے دوسری وزارت میں صرف منتقل کیا گیا۔ راقم کی وزارت تخفیف غربت کے زکوٰۃ سیکشن کے آفیسر سے رابطہ ہوا جس میں متعلقہ آفیسر نے معلومات دیں کہ وزارت مذہبی امور کے تحت ہمارے ساتھ انیس افراد تھے جو محکمہ زکوٰۃ و عشر میں کام کر رہے تھے، اس کے بعد جب یہ محکمہ وزارت تخفیف غربت کو منتقل کیا گیا تو یہی انیس افراد یہاں آ گئے اور اسی طرز پر کام کرنے لگے جس طرح وہاں ہماری ذمہ داری تھی البتہ وزارت تخفیف غربت کی طرف منتقل اس لیے کیا گیا کیوں کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر کا بنیادی مقصد غربت کی شرح میں کمی لانا ہے اس لیے محکمہ زکوٰۃ و عشر غریبوں کو معاشرے میں بحال کرنے کے لیے اور غربت میں کمی لانے کے لیے اپنا حصہ ڈالتا ہے۔[123]

ذیل میں پاکستان اور مصر میں زکوٰۃ انتظامیہ کے حوالے سے مکمل جائزہ لیا جائے گا اور عصر حاضر کے مطابق تطبیق کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش کی جائے گی۔

[122] :**Zakat and Ushar Ordinance 1980(Amendment) Act, 2023**, Bill Passed by National Assembly August 2023.

[123]: انٹرویو، زکوٰۃ سیکشن آفیسر، وزارت تخفیف غربت، حکومت پاکستان، تاریخ، 9 ستمبر 2024ء

فصل اول: پاکستان میں زکوٰۃ کا تنظیمی ڈھانچہ

اس فصل میں پاکستان کی زکوٰۃ انتظامیہ کے حوالے سے بحث کی جائے گی جو دو ابحاث پر مشتمل ہے پہلی بحث میں زکوٰۃ انتظامیہ کا تعارف، شرائط اور ملک میں زکوٰۃ کمیٹیاں وغیرہ کا تعارف بیان کیا جائے گا جبکہ دوسری بحث میں زکوٰۃ آرڈیننس کی مختلف شقیں، بنک سے وصولی کی شرائط اور جدول وشماری جات پر بحث کی جائے گی۔

مبحث اول: پاکستان میں نظام زکوٰۃ کا نفاذ

محکمہ زکوٰۃ وعشر درج ذیل بنیادی کام سرانجام دیتا ہے:

زکوٰۃ کے نظام کو بہتر طریقے سے چلانے کے لیے منصوبہ بندی اور پالیسی کی تشکیل، سالانہ زکوٰۃ بجٹ کی تیاری، زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم، کھاتوں کی دیکھ بھال، آڈٹ کے انتظامات، ماخذ پر زکوٰۃ کی کٹوتی اور استثنیٰ کے سرٹیفکیٹ کے اجراء کے لیے مقدمات پر کارروائی، عملے کے تمام انتظامی امور کو نمٹانا، صوبائی زکوٰۃ کونسل، ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل، زکوٰۃ گرانٹس کے لیے دینی مدارس اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا اندراج وغیرہ شامل ہیں۔ ذیل میں تفصیل بیان کی جارہی ہے۔ پاکستان میں سرکاری سطح پر نظام زکوٰۃ کا نفاذ ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے کیا گیا یہ آرڈیننس 20 جون 1980ء بمطابق 6 شعبان 1400ھ کو نافذ کیا گیا اس آرڈیننس کا نام "زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980ء" رکھا گیا۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ:

1۔ یہ پورے پاکستان میں نافذ ہو گا لیکن زکوٰۃ وعشر کی ادائیگی کا اطلاق صرف پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں پر ہو گا ایسی کمپنیوں یا ایسوسی ایشنز پر ہو گا جن کے حصص کی اکثریت کے مالک پاکستانی میں بسنے والے مسلمان ہوں۔[124]

2۔ جو آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اس آرڈیننس میں دیے ہوئے طریقے سے جو رقوم وصول کی جارہی ہیں وہ تمام کی تمام رقوم یا ان کا کوئی حصہ اس کے عقیدے کے مطابق نہیں ہے تب بھی وہ رقوم وصول کی جائیں گی اور انہیں اس شخص کی طرف سے زکوٰۃ فنڈ میں چندہ شمار کیا جائے گا نیز جہاں بھی لازمی طور پر زکوٰۃ وصولی یا لازمی طور پر عشر وصولی کا ذکر کیا گیا ہے اس میں زکوٰۃ فنڈ میں لیے جانے والے چندے کو بھی شامل سمجھا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسے شخص سے لازمی طور پر وصولی نہیں کی جائے گی جو مالیت کی تشخیص کی تاریخ سے پہلے تین مہینے کی مدت کے اندر زکوٰۃ کاٹنے والے ادارے یا عشر کے سلسلہ میں متعلقہ مقامی کمیٹی کے پاس مقررہ فارم پر ایک حلفیہ اقرار نامہ داخل کر دے یہ اقرار نامہ مجسٹریٹ، یا اوتھ کمشنر دو

---

[124]: **زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء)، وزارت مذہبی امور زکوٰۃ وعشر، حکومت پاکستان، شق، 1، ص، 2،

گواہوں کے سامنے لے گا جو اسے جانتے ہوں اس میں وہ کہے گا کہ وہ مسلمان ہے اور کسی تسلیم شدہ فقہ کا ماننے والا ہے اس کے عقیدے اور فقہ کے تحت وہ آرڈیننس میں دیے ہوئے طریقے کے مطابق کلی یا جزوی طور پر زکوٰۃ وعشر دینے کا پابند نہیں ہے۔[125]

اور اگر ایسے شخص سے کسی وجہ سے زکوٰۃ وصولی ہوگئی اور وہ امت کے اتحاد کے لیے خیرات کے طور پر بھی دینا نہیں چاہتا تو مقررہ مدت کے اندر حلفیہ بیان داخل کر کے رقم واپسی کا مطالبہ کرے تو اسے واپس کر دی جائے گی۔[126]

اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس ملک بھر میں تمام مسلمانوں پر لاگو ہوگا ہاں اگر کوئی عدالت میں اقرار نامہ جمع کروا دیتا ہے کہ وہ مسلمان تو ہے لیکن اس فقہ کے مطابق زکوٰۃ وعشر جمع کروانے کا پابند نہیں ہے تو اس کو استثنیٰ حاصل ہے۔ لیکن اگر اس کا اقرار نامہ درست ثابت نہ ہو تو اس کے خلاف کاروائی کی جائے گی جیسا کہ اس آرٹیکل میں ذکر کیا گیا:

3۔ وفاقی شرعی عدالت کسی شخص کی درخواست پر اس بات کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ آیا کسی شخص کے ذریعہ داخل کیا گیا حلف نامہ فقہ کے مطابق درست ہے یا نہیں۔ اگر وفاقی شرعی عدالت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ حلف نامہ درست نہیں ہے، تو اس صورت میں زکوٰۃ یا عشر وصول کیا جائے گا اور اس کے بعد اس شخص کے خلاف کسی دوسرے قانون کے تحت کارروائی بھی کی جا سکتی ہے۔

4۔ یہ آرڈیننس اس تاریخ سے نافذ العمل ہے جب وفاقی حکومت سرکاری گزٹ میں باقاعدہ یہ اعلان کرے گی اور اس آرڈیننس کی مختلف دفعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جا سکیں گی۔[127]

اس بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس ملک پاکستان کے تمام مسلمانوں پر لاگو ہوگا لیکن اگر کوئی وفاقی شرعی عدالت میں اقرار نامہ جمع کرواتا ہے کہ وہ مسلمان تو ہے لیکن وہ اپنی فقہ کے مطابق زکوٰۃ وعشر جمع کروانے کا پابند نہیں ہے تو اس کو عدالت استثنیٰ دے سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کا اقرار نامہ درست ثابت نہ ہو تو اس کے خلاف عدالت کاروائی کرے گی۔ آرڈیننس زکوٰۃ وعشر کے تحت قائم کی جانے والی مرکزی زکوٰۃ کونسل کی تفصیل یہ ہے:

مرکزی زکوٰۃ کونسل کا قیام

مرکزی زکوٰۃ کونسل کا ڈھانچہ یہ ہے:

---

[125]: ایضا

[126]: ایضا

[127]: **زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء)، وزارت مذہبی امور زکوٰۃ وعشر، حکومت پاکستان، شق، 1، ص، 2

1۔وفاقی حکومت سرکاری گزٹ، میں اعلان کے ذریعے مرکزی زکوٰۃ کونسل کا اعلان کرے گی جو زکوٰۃ و عشر سے متعلق امور جو خاص طور پر، زکوٰۃ فنڈز اور ان کے حسابات رکھنے سے متعلق امور کے بارے میں پالیسی وضع کرے گی اور عمومی طور پر نگرانی اور کنٹرول رکھے گی۔[128]

2۔مرکزی زکوٰۃ کونسل کا تنظیمی ڈھانچہ اس طرح ہو گا:

(الف)چیئرمین

(ب)چار افراد پر مشتمل جنہیں صدر منتخب کرتا ہے اور ان چار میں سے تین علماء کرام ہوں گے جنہیں اسلامی نظریاتی کونسل کی مشاورت سے مقرر کیا جاتا ہے۔

(ج)ہر صوبہ سے ایک آدمی ہوتا ہے جسے صدر مقرر کرتا ہے۔

(د)تمام چیف ایڈمنسٹریٹر

(ہ)وزارت خزانہ کا سیکٹری

(و)وزارت مذہبی امور کا سیکٹری یا سیکٹری کی عدم موجودگی میں ایڈیشنل سیکٹری

(ز)ایڈمنسٹریٹر جنرل یہ کونسل کا سیکٹری جنرل تصور کیا جائے گا۔

3۔پاکستان کی مرکزی زکوٰۃ کونسل کا چیئرمین ایسا فرد ہو گا جو عدالت عظمیٰ کا جج یا ایڈھاک جج ہو یا رہا ہو جسے صدر چیف جسٹس آف پاکستان کے مشورے سے نامزد کرتا ہے۔

4۔مرکزیز کوٰۃ کونسل کا چیئرمین اور کونسل کے ایسے ارکان جو کسی عہدہ کے لحاظ سے رکن نہ ہوں، تین سال کی مدت تک عہدے پر فائز رہیں گے اور دوبارہ تقرر کے اہل ہونگے۔

5۔چیئرمین یا کوئی ایسا رکن جو عہدہ کے لحاظ سے رکن نہ ہو صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا مگر شرط یہ ہے کہ وہ صدر کی طرف سے اس کا استعفیٰ منظور کرنے تک عہدہ پر فائز رہے گا۔

6۔عہدہ کے لحاظ سے کسی بھی رکن کے علاوہ چیئرمین یا رکن کا خالی عہدہ ذیلی عہدہ دفعہ (2) یا دفعہ (3) کے مطابق کسی ایسے شخص کی نامزدگی کے ذریعے پر کیا جائے گا جو اس عہدہ پر فائز ہونے کا اہل ہو۔

7۔ذیلی دفعہ (6) کے تحت نامزد کردہ چیئرمین یا رکن اپنے پیش رو کی بقیہ میعاد کے لیے اس عہدہ پر فائز رہے گا۔[129]

---

[128]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق، 1، ص، 3

[129]: **ایضا**

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرکزی زکوٰۃ کونسل کا قیام انتہائی اہمیت کا حامل ہے جس میں ایک چیئرمین ہوتا ہے جو سپریم کورٹ کا جج یا ایڈھاک جج رہا ہو اس کے ساتھ صدر کی طرف سے منتخب ممبران جو اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورے سے نامزد کیے جاتے ہیں اس کے علاوہ وزارت خزانہ و مذہبی امور کے سیکٹری وغیرہ مرکزی زکوٰۃ کونسل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس کے بعد اس آرڈیننس کے اغراض ومقاصد کو پورا کرنے کے لیے ایک ایڈمنسٹریٹر جنرل ہوتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

ایڈمنسٹریٹر جنرل

1۔اس آرڈیننس کے اغراض ومقاصد کو پورا کرنے کے لیے ایک ایڈمنسٹریٹر جنرل ہو گا جسے صدر نامزد کرے گا۔

2۔ایڈمنسٹریٹر جنرل کو دیا گیا عہدہ حکومت پاکستان کے سیکٹری جنرل کے عہدہ کے برابر ہو گا اور وہ عہدہ کے لحاظ سے سیکٹری حکومت پاکستان ہو گا اور اس کی میعاد عہدہ اور دیگر شرائط وہ ہونگی جو وفاقی حکومت متعین کرے گی۔

3۔ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ وعشر کے متعلق امور کی مناسبت سے منتظم اعلیٰ ہو گا اور مرکزی زکوٰۃ کونسل کی عام نگرانی اور کنٹرول کرتے ہوئے کونسل کی طرف سے مقرر کردہ پالیسی کے ماتحت کام کرے گا۔

4۔تمام چیف ایڈمنسٹریٹر ز زکوٰۃ بھی اس کونسل کے اراکین میں شامل ہیں۔[130]

یعنی ایڈمنسٹریٹر جنرل کو صدر پاکستان منتخب کرتا ہے۔عہدہ کے اعتبار سے حکومت پاکستان کا سیکٹری ہوتا ہے اور اس کے پاس مرکزی زکوٰۃ کونسل کی مکمل نگرانی و کنٹرول ہوتا ہے۔مرکزی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے صوبائی زکوٰۃ کونسل کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے جس کا ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے:

صوبائی زکوٰۃ کونسل کا قیام:

صوبائی زکوٰۃ کونسل کا انتظامی ڈھانچہ درج ذیل ہے:

1۔ہر صوبہ میں صوبائی حکومت اپنے سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعے ایک صوبائی زکوٰۃ کونسل کا قیام عمل میں لاتی ہے یہ مرکزی کونسل کی طرف سے مقرر کردہ پالیسی کے مطابق زکوٰۃ وعشر سے متعلق امور اور خاص طور پر صوبہ میں زکوٰۃ فنڈز اور حساب رکھنے سے متعلقہ امور پر عمومی نگرانی اور کنٹرول رکھے گی۔

صوبائی زکوٰۃ کونسل درج ذیل امور پر مشتمل ہے:

---

[130]: ایضا

- ایک چیئر مین (جس کی عمر چالیس سال سے کم نہ ہو، گریجویٹ ہو، اچھی شہرت رکھتا ہو اور شریعت کا علم رکھتا ہو۔)
- حکومت کے وزیر زکوٰۃ و عشر بطور شریک چیئر مین
- کم از کم تین خواتین سمیت آٹھ افراد
- ہر ڈویژن سے صوبہ کی صوبائی اسمبلی کا ایک رکن جسے سپیکر نامزد کرے گا جس میں کم از کم تین خواتین اراکین ہوں گی۔
- محکمہ خزانہ میں صوبائی حکومت کا سیکرٹری
- محکمہ سماجی بہبود میں صوبائی حکومت کا سیکرٹری
- ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں صوبائی حکومت کا سیکرٹری
- پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ میں صوبائی حکومت کا سیکرٹری
- محکمہ تجارت اور سرمایہ کاری میں صوبائی حکومت کا سیکرٹری
- سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں صوبائی حکومت کا سیکرٹری
- سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ جو کونسل کا سیکرٹری بھی ہو گا۔

(3) صوبائی کونسل کا چیر مین ایسا شخص ہو گا جو کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو، جسے گورنر عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے سے نامزد کرے گا۔

(4) صوبائی کونسل کا چیر مین اور ایسے ارکان جو عہدہ کے لحاظ سے ممبر نہ ہو، تو وہ مقررہ تین سالوں کے لیے عہدے پر فائز رہیں گے اور دوبارہ تقرر کے اہل ہوں گے۔[131]

(5) چیئر مین یا کوئی ایسا رکن جو بلحاظ عہدہ رکن نہ ہو گورنر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفٰی دے سکے گا مگر شرط یہ ہے کہ وہ گورنر کے استعفٰی منظور کرنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(6) کسی بلحاظ عہدہ رکن کے علاوہ چیئر مین یا رکن کا کوئی خالی عہدہ ذیلی دفعہ (2) ذیلی دفعہ (3) کے مطابق کسی ایسے شخص کی نامزدگی کے ذریعے پر کیا جائے گا جو اس عہدے پر فائز ہونے کا اہل ہو۔

(7) ذیلی دفعہ 6 کے تحت نامزد کردہ چیئر مین یا رکن اپنے پیش رو کی بقایا میعاد لے لیے اس عہدے پر فائز رہے گا۔

(8) دارالحکومت اسلام آباد کے علاقے میں صوبائی کونسل کے فرائض مرکزی کونسل انجام دے گی۔[132]

131: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق، 1، ص، 3

132: ایضا

یعنی صوبائی زکوٰۃ کونسل کا چیئر مین وہ ہوتا ہے جو ہائی کورٹ کا جج ہو یا رہا ہو جسے چیف جسٹس آف پاکستان کے مشورے سے نامزد کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ تین علمائے کرام کے ساتھ ساتھ سیکٹری خزانہ، سیکٹری بلدیات اور سیکٹری معاشرتی بہبود وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔اس کے بعد ہر صوبے میں آرڈیننس کے اغراض و مقاصد پورے کرنے کے لیے ایک چیف ایڈمنسٹریٹر ہوتا ہے جس کی وضاحت یہ ہے:

چیف ایڈمنسٹریٹر:

"Zakat & Ushr Department serves as Secretariat and administers the affairs relating to Zakat &Ushr in Punjab. SecretaryZakat & Ushr who is the in-charge of the department, performs the functions ofChief Administrator Zakat in the province.[133]"

ترجمہ: محکمہ زکوٰۃ وعشر بطور سیکرٹریٹ کام کرتا ہے اور صوبہ میں زکوٰۃ وعشر سے متعلق امور کا انتظام کرتا ہے۔ سیکرٹری زکوٰۃ وعشر جو محکمہ کے انچارج ہیں، صوبے میں چیف ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

(1) ہر صوبے میں اس آرڈیننس کے اغراض کو پورا کرنے کے لیے گورنر وفاقی حکومت کے مشورے سے ایک چیف ایڈمنسٹریٹر مقرر کرے گا۔

(2) چیف ایڈمنسٹریٹر کا رتبہ اور درجہ بورڈ آف ریونیو کے ممبر کا ہو گا اور وہ بلحاظ عہدہ بورڈ آف ریونیو کے ممبر کا ہو گا اور اس کی معیاد عہدہ اور دیگر شرائط ملازمت وہ ہوں گی جو صوبائی حکومت متعین کرے گی۔

(3) چیف ایڈمنسٹریٹر صوبائی زکوٰۃ کونسل کی عام نگرانی اور کنٹرول کرتے ہوئے کام کرے گا اور اپنے فرائض ایک منتظم اعلیٰ کی حیثیت سے سرانجام دے گا جو اس آرڈیننس کی روسے یا اس کے تحت اس کے سپرد کیے جائیں گے۔[134]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر صوبے کا گورنر وفاقی حکومت کے مشورہ سے چیف ایڈمنسٹریٹر جنرل منتخب کرتا ہے جس کا درجہ بورڈ آف ریونیو کے برابر ہوتا ہے اور اس کے پاس صوبائی زکوٰۃ وعشر کونسل کی مکمل نگرانی اور کنٹرول ہوتا ہے۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل کے بعد ضلعی زکوٰۃ کمیٹی قائم کی گئی جس کی تفصیل یہ ہے:

ضلعی زکوٰۃ وعشر کمیٹی:

ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں (ہر ضلع میں ایک) ضلعی سطح پر زکوٰۃ فنڈ کے اجراء کا انتظام کرتی ہیں اور کھاتوں کی تیاری اور دیکھ بھال کرتی ہیں:

[133]:Zia ul Islam janjua, **Manual of Zakat and Ushar Laws**, ,(Nadeem Law Book ,House, Lahore ,2005),p,94....
[134]:Zia ul Islam janjua, **Manual of Zakat and Ushar Laws**, ,(Nadeem Law Book ,House, Lahore ,2005),p,94..

1۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل تقریباً ہر ضلع میں ایک ضلع زکوٰۃ و عشر کمیٹی اور دارالحکومت اسلام آباد میں ایک اسلام آباد زکوٰۃ و عشر کمیٹی اور اسی طرح کراچی میں ضلعی حکومت کراچی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دے گی۔

2۔ایسی ہدایات کے مطابق جو مرکزی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے یا صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے دی جائیں ضلع کمیٹی درج ذیل امور سرانجام دے گی:

(الف) تحصیل اور سب ڈویژنل کمیٹیوں کی کارکردگی پر ان کی مکمل دیکھ بھال اور نگرانی کرے گی بالخصوص عشر کی تشخیص اور زکوٰۃ، عشر اور عطیات کی وصولیاور ضلع میں مقامی کمیٹیوں کی طرف سے مقامی زکوۃ فنڈوں میں رقوم کی ادائیگی اور استعمال کی نگرانی کرے گی۔

(ب) شق (الف) میں مذکورہ اغراض کے لیے، ضلع کے لیے مقررہ شکل اور طریقے سے منصوبے تیار کرے گی۔

(ج) مقررہ شکل اور طریقے سے ضلع کے لیے مقامی زکوۃ فنڈوں کے حسابات تیار کرے گی۔

(د) مقررہ طریقے سے ضلع میں مقامی زکوۃ فنڈ کے آڈٹ کا بندوبست کرے گی۔

(ہ) صوبائی کونسل کو زکوۃ و عشر سے متعلق کسی معاملے میں مشورہ دے گی۔[135]

مذکورہ بالا نکات سے معلوم ہوتا ہے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا قیام صوبائی زکوٰۃ کونسل کے تحت عمل میں لایا جاتا ہے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ہر ضلع میں زکوٰۃ کا حساب اور تقسیم کے تمام معاملات کو کنٹرول کرتی ہے۔اس کی مزید تشریح کی جارہی ہے تاکہ ابہام دور ہو سکے:

ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی مزید تشریح:

اس ذیلی دفعہ اور اس آرڈیننس کے بعد کے احکام میں جہاں "ضلع کمیٹی" کا ذکر ہو گا اس ذکر میں اسلام آباد زکوۃ و عشر کمیٹی کو بھی شامل سمجھا جائے گا۔

3۔"ضلع کمیٹی، ایک چیئرمین جو غیر سرکاری شخص ہو گا۔ ضلع کے ضلعی افسر اور ضلع میں ہر تحصیل، تعلقہ یا سب ڈویژن سے ایک غیر سرکاری رکن پر مشتمل ہو گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر کسی ضلع میں، تحصیلوں، تعلقوں یا سب ڈویژن کی تعداد پانچ سے کم ہو تو چیئرمین اور ڈپٹی کمشنر کے علاوہ ارکان کی تعداد بڑھا کر پانچ کر دی جائے گی۔" مزید شرط یہ ہے کہ کسی ضلع، میں جہاں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ضلعی سوشل ویلفئیر موجود ہو، تو ضلع کمیٹی اسے کمیٹی کے عہدہ بلحاظ عہدہ رکن کے طور پر شریک کر سکے گی"۔[136]

[135]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق، 1، ص، 4

[136]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق، 1، ص، 4

4۔"صوبائی کونسل ایک چیئر مین منتخب کرے گی اور ارکان کو صوبائی کونسل چیئر مین کے مشورہ سے نامزد کرے گی۔ مزید شرط یہ ہے کہ ضلع کمیٹی کا چیئر مین اور ارکان وہ لوگ ہوں گے جو اچھے کردار کے مالک ہوں، اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرنے والے نہ ہوں بلکہ دیانتدار ہوں اور کسی قسم کی سیاسی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں"۔[137]

5۔"ضلع کمیٹی کا چیئر مین اور ایسے ارکان جو بلحاظ عہدہ رکن نہ ہوں تین سال کی مدت تک عہدہ پر فائز رہیں گے اور دوبارہ تقرر کے اہل ہونگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ پہلی مرتبہ قائم کی ہوئی اسلام آباد زکوۃ و عشر کمیٹی کے چیئر مین اور ارکان جو بلحاظ عہدہ رکن نہ ہوں دو سال کی مدت تک اپنے عہدہ پر فائز رہیں گے"۔[138]

7۔"چیئر مین یا کوئی ایسا رکن جو بلحاظ عہدہ رکن نہ ہو صوبائی کونسل کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو سکے گا مگر شرط یہ ہے کہ صوبائی کونسل کی طرف سے اس رکن کا استعفی منظور ہونے تک اپنے عہدہ پر فائز رہے گا"۔[139]

8۔"کسی بلحاظ عہدہ رکن کے علاوہ چیئر مین یا رکن کے علاوہ چیئر مین یا رکن کا کوئی خالی عہدہ ذیلی دفعہ (5) کے مطابق کسی ایسے شخص کی نامزدگی کے ذریعے پر کیا جائے گا جو اس عہدہ پر فائز ہونے کا اہل ہو"۔[140]

9۔ذیلی دفعہ (9) کے تحت نامزد کردہ چیئر مین یا رکن اپنے پیش رو کی بقایا میعاد کے لیے اس عہدہ پر فائز رہے گا۔[141]

اس پوری بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا چیئر مین اور دیگر ارکان اچھے کردار کے مالک ہوں، دیانتدار ہوں اور کسی سیاسی سرگرمی میں ملوث نہ ہوں۔ ضلعی سطح پر زکوٰۃ و عشر کا مکمل حساب رکھیں اور کسی قسم کی سستی کا مظاہرہ نہ کریں۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل کے پاس اختیار ہے کہ اگر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے علاوہ تحصیل سطح پر بھی زکوٰۃ کمیٹی کی ضرورت ہو تو قائم کر سکتی ہے۔ تحصیل یا سب ڈویژنل زکوٰۃ کمیٹی کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہر تحصیل یا سب ڈویژنل میں ایک تحصیل یا سب ڈویژنل زکوۃ و عشر کمیٹی:

1۔اگر صوبائی کونسل کسی ذیلی تحصیل کے سلسلے میں اس کی ہدایت دے تو اس ذیلی تحصیل میں ایک زکوۃ اور عشر کمیٹی قائم کی جاسکتی ہے۔

اور جب کسی ذیلی تحصیل میں کمیٹی تشکیل دی جائے گی تو اس آرڈیننس کے اغراض کے لیے مذکورہ کمیٹی اور مذکورہ ذیلی تحصیل علی الترتیب تحصیل زکوۃ اور عشر کمیٹی اور تحصیل سمجھی جائیں گی۔ ضلع لاہور کے اضلاع کے ہر سب ڈویژن میں ایک سب ڈویژنل زکوۃ و عشر کمیٹی اور ضلع حکومت کراچی کے ہر قصبے میں ایک قصبے کی زکوۃ و عشر کمیٹی۔

---

[137]: ایضا

[138]: ایضا

[139]: ایضا

[140]: ایضا

[141]: **ایضا**

(2) ایسی ہدایت کے مطابق جو مرکزی کونسل، صوبائی کونسل یا ضلعی کمیٹی کی طرف سے دی جائیں۔ تحصیل کمیٹی، تعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی۔

(الف) تحصیل، تعلقہ یا سب ڈویژن میں، مقامی کمیٹیوں کی طرف سے عشر کی تشخیص اور زکوۃ، عشر اور عطیات کی وصولی اور مقامی زکوۃ فنڈ میں رقوم کی ادائیگی اور استعمال کی نگرانی کرے گی۔

(ب) شق (الف) میں مذکورہ اغراض کے لیے تحصیل، تعلقہ یا سب ڈویژن کے لیے مقررہ شکل اور طریقے سے منصوبے تیار کرے گی۔

(ج) تحصیل، متعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژن کے لیے مقامی زکوۃ فنڈوں کے حسابات مقررہ شکل اور طریقے سے تیار کرے گی اور

(د) زکوۃ و عشر کی وصولی، ادائیگی یا استعمال سے متعلق کسی معاملے پر ضلع کمیٹی کو مشورہ دے گی۔

اس کے علاوہ ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ ہوتا ہے جو ضلعی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو کنٹرول کرتا ہے جیسا کہ قانون زکوٰہ عشر کی کتاب میں موجود ہے:

"Divisional set up consists of a Deputy Administrator Zakat and its support staff at each divisional headquarter who conducts monitoring and Evaluation of the working of District Zakat Committees (DZCs), Local Zakat Committees (LZCs) and other institutions in receipt of Zakat funds in jurisdiction of the respective division.[142]"

ترجمہ: ڈویژنل سیٹ اپ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ایک ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ اور اس کے معاون عملے پر مشتمل ہوتا ہے جو ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں (DZCs)، مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں (LZCs) اور دیگر اداروں کے کام کی نگرانی اور تشخیص[143] کرتا ہے۔ متعلقہ ڈویژن کے دائرہ اختیار میں زکوٰۃ فنڈز کی وصولی وغیرہ شامل ہے۔

(3) تحصیل کمیٹی، متعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی، ڈپٹی ضلع افسر (ریونیو) اور چھ ارکان جنہیں تحصیل، تعلقہ یا سب ڈویژن کی مقامی کمیٹیوں کے چیئرمین مقررہ طریقے سے خود آپس میں سے منتخب کریں گے پر مشتمل ہو گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ایک ڈپٹی ضلع افسر ریونیو کے دائرہ اختیار میں دو سے زائد تحصیل کمیٹیاں یا متعلقہ کمیٹیاں ہوں تو وہ صرف ایسی کمیٹیوں کا رکن ہو گا جنہیں صوبائی کونسل مقرر کرے اور صوبائی کونسل متعلقہ کونسل یا تعلقہ کے جیسی بھی صورت ہو، تحصیلدار یا مختار کار کو مزکورہ تحصیل کمیٹیوں میں سے کسی دوسری کمیٹیوں کے رکن کے طور پر نامزد کر سکے گی۔

(4) کمیٹی کے ارکان اپنے میں سے ایک رکن کو کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر منتخب کریں گے اگر دو یا زیادہ اشخاص ووٹوں کی برابر تعداد حاصل کریں گے تو انتخاب کا فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعے ہو گا۔

(5) اس طرح قائم کی ہوئی تحصیل، تعلقہ[144] یا سب ڈویژنل کمیٹی کا متعلقہ ضلع کمیٹی کی طرف سے باضابطہ طور پر اعلان کیا جائے گا۔

---

[142] Zia ul Islam janjua,**:Manual of Zakat and Ushar Laws**, (Nadeem, Law Book ,House, Lahore ,2005),p,95.

[143]: جانچ، پرکھ، ملگزاری جمع یا لگان وغیرہ معین و مقرر کرنا۔

(6) تحصیل کمیٹی، متعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی کا چیئرمین اور ایسے ارکان جو بلحاظ عہدہ رکن نہ ہو تین کی مدت کے لیے عہدہ پر فائز رہیں گے اور دوبارہ تقرر کے اہل ہوں گے۔

(7) چیئرمین یا کوئی ایسا رکن جو بلحاظ عہدہ رکن نہ ہوں تحصیل کمیٹی، تعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ تحصیل کمیٹی یا متعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی کے اس کا استعفیٰ کی منظوری تک اپنے عہدے پر ہی قائم رہے گا۔

(8) کسی عہدہ کے رکن کے علاوہ چیئرمین یا کسی ممبر کا کوئی مخصوص عہدہ ذیلی دفعہ (3) یا ذیلی دفعہ (4) کے مطابق کسی ایسے فرد کے انتخاب کے ذریعے پر کیا جائے گا جو اس پر فائز ہونے کا اہل ہو۔

(9) ذیلی دفعہ (8) کے تحت منتخب شدہ چیئرمین یا رکن اپنے پیش رو کی بقایا میعاد کے لیے اس عہدہ پر فائز رہے گا۔[145]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ایک ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ اور اس کے معاون عملے پر مشتمل ہوتا ہے جو ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں (ڈی زیڈ سیز)، لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں (ایل زیڈ سی) اور دیگر اداروں کے کام کی نگرانی اور تشخیص کرتا ہے۔ متعلقہ ڈویژن کے دائرہ اختیار میں زکوٰۃ فنڈز کی وصولی وغیرہ کا اہتمام کرتا ہے۔ مرکزی، صوبائی اور ضلعی کمیٹی تشکیل دینے کے بعد آخر میں مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے جس کا تعین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے اور مکمل نگرانی کرتی ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تفصیل درج ذیل ہے:

مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی:

"District Zakat Committees (one at each district) arrange release of Zakat fund at district level, and prepare and maintain accounts "[146]

ترجمہ: "ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں (ہر ضلع میں ایک) ضلعی سطح پر زکوٰۃ فنڈ کے اجراء کا انتظام کرتی ہیں اور کھاتوں کی تیاری اور دیکھ بھال کرتی ہیں۔

درج ذیل کے لیے مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی تشکیل دی جائے گی:

- بندوبستی[147] دیہی علاقہ میں ہر محلہ
- غیر بندوبستی دیہی علاقہ میں ہر دیہی یا گاؤں

---

[144]: علاقہ، ضلع یا انتظامی تقسیم کا ایک حصہ

[145]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق، 1، ص، 4

[146]:Zia ul Islam janjua,:**Manual of Zakat and Ushar Laws**, (Nadeem, Law Book ,House, Lahore ,2005),p,96.

[147]: جس زمین کی پیمائش وغیرہ محکمہ بندوبست نے کی ہو یا لگان مقرر ہو۔

- شہری علاقہ میں محلہ (وارڈ)[148]

مگر شرط یہ ہے کہ اگر صوبائی کونسل کی رائے میں کسی، محلہ، دیہی یا گاؤں کی آبادی ذیادہ یا اتنی کم ہو اس میں ایک مقامی زکوۃ وعشر دیگر محلہ، دیہہ یا گاؤں کے ساتھ ملا کر ایک مقامی علاقہ بنا دیا جاے گا۔ اگر مقامی کمیٹی قائم کرنے کے محلہ، دیہہ یا گاؤں اس طرح تقسیم یا گروپ بندی کی جاے تو صوبائی کونسل ایسے احکام جاری کر سکے گی جو اس آرڈیننس کے اغراض کے لیے ضروری ہوں۔[149]

مقامی زکوۃ کمیٹی کی مکمل تشریح ذیلی دفعہ میں کی جارہی ہے:

تشریح: ذیلی دفعہ میں:

(الف) "شہری علاقے" سے کسی میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، کنٹونمنٹ بورڈ یا ٹاؤن کمیٹی کی حدود کے اندر کا علاقہ مراد ہے۔

(ب) "بندوبستی دیہی علاقہ" ایسا دیہی علاقہ مراد ہے جس کے لیے بندوبست کا ریکارڈ ہوتا ہے۔

(ج) "غیر دیہی علاقہ" سے مقامی دیہی علاقہ کے علاوہ دیہی علاقہ ہے۔

(د) "حلقہ" (وارڈ)" سے مراد وہ مقامی علاقہ جس کی آبادی تقریباپانچ ہزار سے زائد نہ ہو۔

(2) مقامی کمیٹی ایسی ہدایات کے مطابق جو مرکزی کونسل صوبائی کونسل، ضلع کمیٹی یا تحصیل کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی کی طرف دی جائیں۔

(الف) اس آرڈیننس کے تحت لازمی طور پر وصول کیا جانے والا عشر طے کرے گی اور زکوۃ، عشر اور عطیات جمع کرے گی اور مقامی زکوۃ فنڈ میں سے رقوم صرف اور استعمال کرے گی۔

(ب) شق (الف) میں مذکورہ اغراض کے لیے اس علاقے کے لیے منصوبے تیار کرے گی۔

(ج) مقامی زکوۃ فنڈ کے حسابات مقررہ شکل اور طریقے سے تیار کرے گی اور

(د) تحصیل، تعلقہ یا سب ڈویژنل کو زکوۃ یا عشر کی وصولی صرف یا استعمال سے متعلق کسی معاملے پر مشورہ دے گی۔

(3) مقامی کمیٹی ذیلی دفعہ (4) میں دیئے گے طریقہ کے مطابق مقامی علاقہ سے منتخب کیے گئے سات ارکان شامل ہوں گے۔

(4) ضلعی کمیٹی تین یا ذیادہ اشخاص جن میں کم از کم ایک گزیٹڈ آفیسر، ایک عالم دین اور ایک ضلع کمیٹی کا ممبر شامل ہو گا، جس کو ایک ٹیم کرے گی جس کا طریقہ یہ ہے کہ مقامی سطح پر ایک میٹنگ ہو گی اور انہیں کہے گی کہ ایسے سات افراد کا چناؤ کیا جائے جو بالغ مسلمان ہوں، دیانتدار اہوں، کسی سیاسی سرگرمیوں میں شہرت نہ رکھتے ہوں اور لوگ ان پر مکمل اعتماد کرتے ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شخص جو کسی مقامی کمیٹی رکن کے چناؤ کے لیے مقرر کردہ ٹیم کا رکن ہو۔ مذکورہ مقامی کمیٹی کے رکن بننے کا اہل نہیں ہو گا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ کوئی شخص جو حکومت یا کسی لوکل اتھارٹی یا حکومت

---

[148]: ایک بڑے شہر، قصبہ یا دیہی علاقہ کے اندر آبدی یا مکانات کا ایک مخصوص حصہ ہوتا ہے۔

[149]: **زکوۃ وعشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق، 1، ص، 4

کی قائم کردہ اس کی ملکیت یا اس کی نگرانی کسی کارپوریشن یا تنخوادار ملازم ہو یا سوائے مقامی مسجد کے پیش امام یا مقامی سکول کے مدرس کے، کسی مقامی کمیٹی کا رکن بننے اہل نہیں ہو گا۔ اس دوسری شرط کا اطلاق اسلام آباد دار لحکومت کے علاقے کی ان مقامی کمیٹیوں پر نہیں ہو گا جن کا اعلان ایڈمنسٹریٹر جنرل کریں گے۔ مزید شرط یہ ہے کہ اگر کسی ضلع میں مقامی کمیٹوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو کہ ضلع کمیٹی کے ممبران تمام ٹیموں میں شامل نہ کیے جا سکیں جو ضلع میں مقامی کمیٹیوں کے ممبروں کے چناؤ کے لیے بنائی جاتی ہوں تو ضلع کمیٹی اپنی صوابدید پر ضلع کے کسی غیر سرکاری شخص کو ٹیم میں اپنی نمائندگی کے لیے نامزد کر سکتی ہے۔

(5) ذیلی دفعہ (4) کے فقرہ شرطیہ میں مذکورہ کوئی ایسا شخص زکوۃ و عشر (تنظیم) کے آرڈیننس 1979 کے تحت کسی مقامی کمیٹی کے رکن یا چیئر مین کے طور پر چن لیا گیا ہو، اس آرڈیننس کے آغاز میں اپنے عہدہ پر فائز نہیں رہے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی دفعہ کا اطلاق اسلام آباد دارالحکومت کے علاقے کی ایسی مقامی کمیٹیوں پر نہیں ہو گا جن کا اعلان ایڈمنسٹریٹر جنرل کر دیں گے

(6) اگر انتخاب کے وقت، میٹنگ میں موجود اس مقامی علاقے کا رہنے والا کوئی بالغ مسلمان وہاں موجود کسی دوسرے آدمی کی نسبت یہ اعتراض کرے کہ وہ دوسرا آدمی۔۔

(الف) مسلم نہیں ہے۔

(ب) بالغ نہیں

(ج) اس کا تعلق مقامی علاقہ سے نہ ہو۔

(د) دیوالیہ ہے۔

(ہ) فاترالعقل ہے۔

یا مقامی کمیٹی کے طور پر چنے جانے کے لیے تجویز کردہ شخص ہوتے ہوئے مذکورہ نااہلیتوں کی وجہ سے نااہل ہے یا دین دار نہ ہونے یا سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی شہرت رکھتا ہے یا چناؤ کی تاریخ سے قبل تین سال کی مدت کے دوران اسے مجموعہ ضابطہ، فوجداراری[150] 1898ء (ایکٹ نمبر 5 بابت 1898ء) کی دفعہ 108، 109 یا 110 کے تحت مچلکہ داخل کرنے کا حکم دیا گیا یا کسی اخلاقی جرم کے لیے سزایاب ہوا ہے یا فنڈز کے کنٹرول سے متعلق قانون کے تحت اسے فنڈ کرار دیا گیا تو اجتماع کا انتظام کرنے والی اشخاص کی ٹیم سرسری تحقیقات کرے گی اور اس اعتراض پر فیصلہ دے گی اگر ٹیم کے ارکان کی ووٹ ہر دو طرف برابر ہوں تو وہ رکن جسے ضلع کمیٹی نے اس ٹیم کا کنویز نامزد کیا ہے کوئی دوسرا شخص ووٹ دے گا۔

[150]: تعزیری جرم مثلاً لڑائی جھگڑا یا قتل وغارت وغیرہ سے متعلق قانون

7۔ مقامی کمیٹی کے ارکان اپنے میں سے کسی ایک کو مقامی کمیٹی کے چیئر مین کی حیثیت سے منتخب کریں گے جو باقاعدہ پڑھالکھااور صوم وصلوٰۃ کاپابند ہو ۔اگر دویازیادہ اشخاص برابر تعداد میں ووٹ حاصل کریں تو قرعہ اندازی کے ذریعے انتخاب کافیصلہ کیاجائے گا تاہم ایساعلاقہ جہاں کوئی دیندار اور صوم وصلاۃ کاپابند مسلمان موجود نہ ہو چیئر مین پر اس علاقہ میں پڑھالکھاہونے کی شرط نہیں لگائی جائے گی۔

8۔ تشکیل دی گئی کمیٹی کااسی طرح مقامی کمیٹی کاتوباضابطہ طور پر متعلقہ ضلعی کمیٹی کی طرف سے اعلان کیاجائے گا۔

9۔ کوئی بھی بالغ مسلمان جسے متعلقہ مقامی کمیٹی کے ارکان کا انتخاب پر یاچیئر مین کے انتخاب پر یا نتیجہ کے متعلق شکایت ہو چاہے کسی بھی مقامی علاقہ کا رہنے والا ہو تو وہ ضلعی کمیٹی کو درخواست دے سکے گا مگر شرط یہ ہے کہ ضلع کمیٹی اس مقامی کمیٹی کو اپنے کام کاج سے نہیں روکے گی جب تک متعلقہ مدت کے دوران اپیل زیر سماعت ہو۔

10۔ ضلعی کمیٹی جس کے ذریعے ذیلی دفعہ (9) کے تحت کوئی اپیل کی گئی ہو اس اپیل کا فیصلہ معینہ مدت کے دوران کرے گی، ضلعی کمیٹی کا فیصلہ حتمی قرار دیاجائے گااور کسی عدالت یااتھارٹی کے سامنے اس کا کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا۔

11۔ مقامی کمیٹی کے چیئر مین اور ارکان کی مدت تین سال ہو اور دوبارہ اس عہدہ پر فائز ہونے کے لیے انتخاب کیاجائے گا۔

12۔ چیئر مین یا مقامی کمیٹی کا کوئی بھی رکن اپنے نام دستخطی کے ذریعے عہدہ سے مستعفی ہو سکے گا۔ مگر شرط یہ ہے وہ اپنے مقامی کمیٹی کے استعفیٰ منظوری تک اس عہدہ پر فائز رہے گا۔

13۔ چیئر مین یار کن کا کوئی خالی عہدہ ذیلی دفعہ (4) یا ذیلی دفعہ (7) کے مطابق کسی ایسے شخص کے انتخاب یا چناؤ کے ذریعے پر کیا جائے گا جو اس عہدے پر فائز ہونے کا اہل ہو۔

14۔ چیئر مین یا کوئی بھی رکن جس کا ذیلی دفعہ (13) کے تحت انتخاب کیا گیا ہو یا چنا گیا ہو وہ اپنی بقایا مدت لے لیے اس عہدے پر فائز رہے گا۔[151]

اس پوری بحث سے یہ واضح ہو تا ہے کہ حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس زکوٰۃ و عشر میں مرکزی زکوٰۃ و عشر کمیٹی اہم کردار ادا کرتی ہے جو بالواسطہ صوبائی، ضلعی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو کنٹرول کرتی ہے یعنی مقامی زکوٰۃ کمیٹی، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے ماتحت ہوتی ہے، ضلعی زکوٰۃ، کمیٹی صوبائی زکوٰۃ کمیٹی کے کنٹرول میں ہوتی ہے اور صوبائی زکوٰۃ کمیٹی کی نگرانی مرکزی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔

ذیل میں 2011ء کے بعد 2024ء میں خیبر پختونخواہ کے ایکٹ جو ترامیم ہوئی ہیں ان کے اہم نکات کا ذکر کیاجارہاہے:

---

[151]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء**(تصیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق، 1، ص، 3

خیبر پختونخواہ زکوٰۃ و عشر (ترمیمی) ایکٹ 2024ء

خیبر پختونخواہ زکوٰۃ و عشر ایکٹ 2011ء میں جہاں ضروری سمجھا گیا کہ ایکٹ نمبر (XIII-2011) میں مزید ترمیم کی جائے، اس کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ کے ذریعے درج ذیل طور پر ترمیم کی جاتی ہے:

(1) اس ایکٹ کا نام "خیبر پختونخواز کوٰۃ و عشر (ترمیمی) ایکٹ، 2024" ہو گا۔

(2) یہ فوراً نافذ العمل ہو گا۔[152]

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر (XIII-2011) کے سیکشن 2 میں ترمیم:

(الف) شق (iii) میں "زکوٰۃ فنڈز" کے الفاظ کی جگہ "فلاحی امدادی فنڈ" کے الفاظ رکھے جائیں گے۔

(ب) شق (viii) کے بعد ایک نئی شق (viii-a) شامل کی جائے گی، جس میں کہا جائے گا:

" (viii-a) "محکمہ" سے مراد زکوٰۃ و عشر، سوشل ویلفیئر، سپیشل ایجوکیشن اور خواتین کے حقوق کے امور کا محکمہ ہے۔"

(ج) شق (xxxiii) کے بعد ایک نئی شق (xxxiii-a) شامل کی جائے گی، جس میں کہا جائے گا:

" (xxxiii-a) "فلاحی امدادی فنڈ" سے مراد وہ فنڈ ہے جو اس ایکٹ کے سیکشن 7-A کے تحت قائم کیا گیا ہے۔"

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر (XIII-2011) کے سیکشن 6 کی تبدیلی

اس ایکٹ کے سیکشن 6 کی جگہ عشر کی تشخیص اور وصولی کا طریقہ کار میں مندرجہ ذیل نئی عبارت رکھی جائے گی:

(1) ریونیو اینڈ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ، کسان مالک، ضامن، کرایہ دار یا زمین دار کی طرف سے عشر کی تشخیص اور وصولی مقررہ طریقے سے کرے گا اور اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے ایسی معلومات پر مشتمل ریکارڈ رکھے گا جو فصل کے موسم میں درکار ہو۔

(2) ضلع کلیکٹر، جسے درخواست کی گئی ہو، وہ اپنے طور پر یا کسی بالغ مسلمان کی درخواست پر، تشخیص یا تقسیم کو بڑھا سکتا ہے

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر (XIII-2011) میں نیا سیکشن 7-A کا اضافہ

مذکورہ ایکٹ میں، سیکشن 7 کے بعد نیا سیکشن 7-A کے تحت ایک فلاحی امدادی فنڈ قائم کیا جائے گا جس میں درج ذیل رقم کریڈٹ کی جائے گی:

(الف) گرانٹس، عطیات اور کوئی بھی دوسری آمدنی جس میں پاکستانی شہریوں اور دوسرے افراد سے کی جانے والی رضاکارانہ امداد شامل ہو گی، جو کہ بیرون ملک مقیم ہیں۔

[152] : The Kheber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr (Amendment) Act,2024,Act NO.VIII of 2024,in the Gazette of The Kheber Pakhtunkhwa,Dated the 23/08/2024.

(ب)ایسی گرانٹس، عطیات، امداد جو ضلع کمیٹی کو حاصل ہو اور جو محکمہ کے ذریعہ مخصوص کی گئی ہو۔
(ج)وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت یا کسی غیر سرکاری تنظیم یا نجی کمپنی سے زکات فنڈز کے علاوہ منتقلی کی جانے والی رقم۔

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر(2011-XIII) کے سیکشن 8 میں ترمیم:

شق(i)میں درج ہے کہ زکوٰۃ بجٹ میں منظور شدہ انتظامی اخراجات کے تحت پندرہ فیصد تک فنڈز صوبائی زکوٰۃ فنڈ اور فلاحی امدادی فنڈ میں رکھے جائیں گے تاکہ زکوٰۃ کے عملے کی تنخواہوں، مقامی کمیٹی کے اضافی اخراجات اور مستحقین زکوٰۃ کو ادائیگی سے متعلق لین دین کے چارجز پر خرچ کیے جاسکیں، جیسا کہ زکوٰۃ و عشر کونسل کی منظوری سے ہو۔ یہ فراہم کیا جائے گا کہ جہاں ضلع کمیٹی کی انتظامی تنظیم کے اخراجات مالی سال کے دوران حکومت سے مکمل طور پر نہیں مل پاتے، وہاں زکات اور عشر کونسل دو فیصد تک اضافی فنڈز فراہم کرسکتی ہے۔

شق (ii) میں درج ہے کہ مزید یہ کہ بینکنگ خدمات اور زکوٰۃ اور عشر کی وصولی، تشخیص یا تقسیم سے متعلق خدمات کو مفت فراہم کیا جائے گا، سوائے اس کے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر عشر کے حوالے سے کسی مخصوص خدمت کے لیے ادائیگی یا انعامات کی اجازت دے یہ بھی فراہم کیا جائے گا کہ زکات اور عشر کونسل کے چیئرمین اور رضاکار ممبران کو حکومت کے خزانے سے ٹی اے / ڈی اے ملے گا جو بی پی ایس-20 اور بی پی ایس-19 کے مساوی ہوگا، جب وہ ذاتی طور پر زکات اور عشر کونسل کی میٹنگز میں شریک ہوں۔

ہ)شق (e) میں، الفاظ "شریعت" کے بعد الفاظ اور کاما "زکات فنڈ کی صورت میں اور فلاحی امدادی فنڈ کی صورت میں محکمہ کی طرف سے اجازت یافتہ کسی مقصد کے لیے" شامل کیے جائیں گے۔

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر(2011-XIII) کے سیکشن 9 میں ترمیم

(الف)ذیلی سیکشن(1)کے بعد نیا ذیلی سیکشن (1-A) کے تحت محکمہ ہر مالی سال کے لیے فلاحی امدادی فنڈ کا بجٹ تیار کرے گا اور اصولوں کے مطابق اس فنڈ سے پروگراموں کے لیے رقم کی تقسیم کر سکتا ہے۔

(ب)ذیلی سیکشن(2)کو مندرجہ ذیل کے ساتھ تبدیل کیا جائے گا کہ ضلع کمیٹی چیکوں، بینک ایڈوائس، بینکوں، ڈاک خانوں یا کسی دوسرے مالی ادارے کے ذریعے ضلع زکات فنڈ سے اہل افراد کو یا مقامی زکات فنڈ یا کسی دوسرے ادارے کو فنڈز منتقل کر سکتی ہے یا دوسرے انتظامی اخراجات کر سکتی ہے، بشرطیکہ وہ مخصوص شرائط کے مطابق ہوں، جیسا کہ اصولوں کے مطابق تجویز کیا جائے گا اور زکات اور عشر کونسل یا محکمہ کی ہدایت پر ضرورت کے مطابق اضافی رقم صوبائی زکوٰۃ فنڈ اور فلاحی امدادی فنڈ میں منتقل کی جاسکتی ہے۔[153]

[153] : The Kheber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr (Amendment) Act,2024,Act NO.VIII of 2024

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر (XIII-2011) کے سیکشن 11 میں ترمیم

(الف) ذیلی سیکشن (1) میں:

(i) الفاظ "صوبائی زکوٰۃ فنڈ" کے بعد الفاظ "اور فلاحی امدادی فنڈ" شامل کیے جائیں گے۔

(ii) الفاظ "زکوٰۃ و عشر کونسل" کے بعد الفاظ "صوبائی زکات فنڈ کے حوالے سے، اور محکمہ کے حوالے سے فلاحی امدادی فنڈ" شامل کیے جائیں گے۔

(ب) ذیلی سیکشن (3) میں، الفاظ "ضلع کمیٹی" کی جگہ "زکوٰۃ و عشر کونسل" استعمال کیے جائیں گے۔

(ج) ذیلی سیکشن (5) میں، پاکستان کے آڈیٹر جنرل کی سالانہ رپورٹ صوبائی زکات فنڈ، فلاحی امدادی فنڈ، ضلع زکات فنڈ یا مقامی زکوٰۃ فنڈ کے بارے میں صوبائی اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر (XIII-2011) کے سیکشن 12 کی تبدیلی

(1) زکوٰۃ و عشر کونسل درج ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی:

(الف) ایک چیئرمین

(ب) چھ مرد ارکان، جن میں سے دو اسلامی سکالر ہوں گے اور ایک معروف اور تسلیم شدہ خیرات تنظیم کا نمائندہ ہو گا۔

(ج) تین خواتین

(د) سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو، ریونیو اور اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ

(ر) سیکریٹری برائے حکومت، فنانس ڈیپارٹمنٹ

(ز) سیکریٹری برائے حکومت، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ؛ اور

(ژ) چیف ایڈمنسٹریٹر، جو کہ زکوٰۃ و عشر کونسل کے سیکریٹری بھی ہوں گے۔

(2) چیئرمین اور ذیلی دفعہ (3) کے (ب) اور (ج) میں مذکور ممبران مسلمان ہوں گے، جن کی عمر پینتیس سال سے کم نہ ہو اور وہ صوبے کے حقیقی رہائشی ہوں، جو گریجویٹ ہوں یا بی ایس یا اس کے مساوی رکھتے ہوں اور انتظامیہ، قانونی معاملات یا فلاحی کاموں میں تجربہ رکھتے ہوں، اور انہیں وزیرِ اعلیٰ کی طرف سے سرچ اینڈ اسکروٹنی کمیٹی کی تجویز کردہ امیدواروں کے پینل سے منتخب کیا جائے گا۔[154]

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر (XIII-2011) کے سیکشن 15 میں ترمیم

[154]: The Kheber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr (Amendment) Act,2024,Act NO.VIII of 2024

مذکورہ ایکٹ میں، سیکشن 15 کے سب سیکشن (1) میں یہ الفاظ آئیں گے:

(1) ہر ضلع میں لوکل کمیٹیوں کی تعداد اس ضلع میں قائم گاؤں اور محلے کے کونسلوں کی تعداد کے مساوی ہو گی، اور ہر گاؤں یا محلے کی کونسل کے لیے ایک لوکل کمیٹی قائم کی جائے گی؛

(ب) سب سیکشن (2) میں، شق (الف) میں، ذیلی شق (i) میں، "یومیہ وظیفہ" کے الفاظ کے بعد "اور شادی کی امداد" کے الفاظ شامل کیے جائیں گے؛

(ج) سب سیکشن (3) میں، "نو ارکان" کے بعد "جو کم از کم پینتیس سال کی عمر کے ہوں، جن میں سے تین مسلمان خواتین ہوں" کے الفاظ شامل کیے جائیں گے اور "جو کم از کم پینتالیس سال کی عمر کے ہوں" کے الفاظ حذف کیے جائیں گے؛

(د) سب سیکشن (4) میں، لفظ "سات" کی جگہ لفظ "چھ" آئے گا۔

(ii) پہلی استثنائی دفعہ کو مندرجہ ذیل سے بدل دیا جائے گا۔

"یہاں تک کہ چیئرمین اور ارکان کے انتخاب یا انتخاب میں وکیل، ریٹائرڈ استاد یا ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو ترجیح دی جاسکتی ہے: مزید یہ کہ لوکل کمیٹی کے ارکان کے انتخاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ٹیم کے ارکان کو اس لوکل کمیٹی کا رکن بننے کے لیے اہل نہیں سمجھا جائے گا یا کوئی شخص جو حکومت یا حکومت کے زیر کنٹرول کسی ادارے کا تنخواہ دار ملازم ہو۔ تاہم، مقامی مسجد کے پیش امام یا مقامی نجی سکول کے استاد کو لوکل کمیٹی کا رکن بننے کے لیے اہل سمجھا جائے گا۔

(iii) آخری استثنائی دفعہ میں لفظ "دو" کی جگہ لفظ "تین" آئے گا۔

(ہ) سب سیکشن (4) کے بعد نیا سب سیکشن 4-A کے تحت لوکل کمیٹی کی میٹنگز کے لیے کورم اس کی کل رکنیت کا نصف ہو گا۔

(و) سب سیکشن (5) کو اس طرح بدل دیا جائے گا کہ ارکان میں سے دو ارکان کو جو سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ رکھتے ہوں، جن کو چیئرمین اور نائب چیئرمین منتخب کریں گے، اور اگر دو یا زیادہ افراد یکساں ووٹ حاصل کریں تو انتخاب کا نتیجہ قرعہ اندازی سے طے کیا جائے گا۔

(ز) سب سیکشن (6) میں، استثنائی دفعہ سے لفظ "غیر سرکاری" حذف کیا جائے گا۔

(ح) سب سیکشن (9) میں، لفظ "تین" کی جگہ "پانچ" کا لفظ آئے گا اور استثنائی دفعہ میں "حکومت کے مشورے سے" کے الفاظ حذف کیے جائیں گے۔

(ط) سب سیکشن (10) کو اس طرح بدل دیا جائے کہ چیئرمین یا رکن اپنے استعفیٰ کو تحریری طور پر ضلع کمیٹی کو پیش کر سکتے ہیں۔[155]

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر (XIII-2011) میں نیا سیکشن درج کرنا۔

[155] : The Kheber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr (Amendment) Act,2024,Act NO.VIII of 2024

مذکورہ ایکٹ میں، سیکشن 15 کے بعد نیا سیکشن 15-A شامل کیا جائے گا جس میں کہا جائے گا کہ ایک زکوۃ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم تیار کیا جائے گا جس کے ذریعے مستحقین کی فلٹریشن، اسکریننگ اور انتخاب کیا جائے گا، جیسا کہ ضوابط کے تحت طے کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ زکوۃ اور عشر کونسل کی منظوری کے ساتھ، محکمہ دیگر حکومتی اداروں یا نجی اداروں کے ساتھ مستحقین کا ڈیٹا شیئر کرے گا تاکہ ان مستحقین کو اسی مقصد کے لیے امداد فراہم کی جا سکے۔

خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر (2011-XIII) کے سیکشن 25 میں ترمیم

مذکورہ ایکٹ میں، سیکشن 25 میں، سب سیکشن (2) کو اس طرح بدل دیا جائے گا کہ اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائی جانے والی ضوابط کے مطابق، زکوۃ اور عشر کونسل، زکوۃ فنڈ کے معاملے میں، اور محکمہ، فلاحی امدادی فنڈ کے معاملے میں، گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے ذریعے ضوابط بنائے گا تاکہ اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کیا جا سکے۔[156]

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس بل کا مقصد زکوۃ اور عشر کے نظام کو زیادہ مؤثر اور شفاف بنانا ہے تاکہ محکمہ میں زکوٰۃ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کا استعمال کیا جا سکے۔ مزید یہ کہ زکوٰۃ اور عشر کونسل، ضلع کمیٹیوں اور لوکل کمیٹیوں میں افراد کی تقرری کے لیے انتخاب کے معیار کو دوبارہ جائزہ لے کر تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کمیٹیوں میں سب سے زیادہ موزوں افراد کو منتخب کیا جا سکے۔ یہ بھی ضروری محسوس کیا گیا ہے کہ ایک فنڈ قائم کیا جائے جس میں وہ رقم جمع ہو جو زکوٰۃ اور عشر کے علاوہ ہو، کیونکہ ایسی رقم زکوٰۃ فنڈ کا حصہ نہیں بن سکتی جو قرآن پاک میں موجود نصاب کی بنیاد پر وصول کیے جاتے ہیں، جبکہ صدقہ و خیرات یا دیگر فلاحی رقم پر کوئی نصاب مقرر نہیں کیا گیا، اس لیے اس رقم کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی جا سکتی۔ اس سے زکوٰۃ اور عشر کونسل اور محکمہ کو فلاحی امدادی فنڈ کی رقم کو معاشرے کے پسماندہ طبقے پر خرچ کرنے کا موقع ملے گا۔ یہ بل ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔

اس کے بعد مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں سے متعلقہ اہم امور پر بحث کی جا رہی ہے۔

زکوٰۃ کمیٹیوں سے متعلق اہم ذیلی امور:

کونسل اور کمیٹی کے تمام ممبران کا مسلمان ہونا ضروری ہے جیسا کہ شق نمبر 1 میں ذکر ہے:

1۔ کونسل اور کمیٹیوں کے ارکان مسلمان ہونا شرط:

---

[156] : The Kheber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr (Amendment) Act,2024,Act NO.VIII of 2024

کسی کونسل یا کمیٹی کے تمام ارکان مسلمان ہوں گے اور اگر عہدہ پر فائز شخص مسلمان نہیں ہے ہو تو مرکزی زکوٰۃ کونسل کی صورت میں صدر، صوبائی زکوٰۃ کونسل کی صورت میں گورنر اور کسی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی صورت میں صوبائی کونسل اس کی جگہ پر کوئی مسلمان عہدہ دار نامزد کرے گا یا کرے گی۔[157]

اس کے علاوہ اگر چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی موجود نہ ہو تو اجلاس کی ذمہ داری متعلقہ شخص کے ذمہ ہو گی:

2۔چیئرمین کی عدم موجودگی میں اجلاس کی صدارت:

1۔اگر اس آرڈیننس کے تحت قائم کردہ یا مقرر کردہ کسی کونسل یا کمیٹی کے چیئرمین کا عہدہ وقتی طور پر خالی ہو یا چیئرمین کونسل یا کمیٹی کے اجلاس سے غیر حاضر ہوں تو اس کے اجلاس کی صدارت جس سے چیئرمین غیر حاضر ہو، درج ذیل شخص کرے گا:

(الف)مرکزی زکوٰۃ کونسل کی صورت میں ایڈمنسٹریٹر جنرل

(ب)صوبائی کونسل کی صورت میں چیف ایڈمنسٹریٹر

(ج)ضلع کمیٹی کی صورت میں ڈپٹی کمشنر

(د) تحصیل، تعلقہ یا سب ڈویژنل کمیٹی کی صورت میں بلحاظ عہدہ رکن خود کمیٹی کا چیرمین ہو تو حاضر ارکان کا منتخب کیا ہو ارکن اور

(ہ)کسی مقامی کمیٹی کی صورت میں، حاضر ارکان کا منتخب کردہ رکن معطل اور برطرف کرنے کا اختیار

1۔اگر ضروری تحقیقات ہونے کے بعد صوبائی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے یہ رائے دی جائے کہ یہ رائے ہو کہ اس آرڈیننس کے تحت قائم شدہ کوئی بھی کمیٹی:

(الف)اپنے فرائض منصبی سرانجام دینے کی اہلیت نہیں رکھتی یا ناکام ہے یا

(ب)دیگر اپنے معاملات منظم طریقہ سے نہیں چلاسکتی، یا

(ج)مفاد عامہ کے لیے کام نہیں کرتی، یا

(د)اپنے اختیارات سے تجاوز کرتی ہے یا ان کا ناجائز استعمال کرتی ہے یا

(ہ)ایسے ممبران کا انتخاب کرتی ہے جو جو دیندار نہیں یا سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں تو صوبائی کونسل، ایک قرارداد کے ذریعے، اس کمیٹی کو زیادہ سے زیادہ ایک سال کے لیے معطل کر سکے گی، قرارداد میں مدت کا صاف طور پر ذکر ہونا چاہیئے مگر شرط یہ ہے کہ اگر صوبائی زکوٰۃ کونسل ایسا اقدام کرنا مناسب سمجھتی ہے تو تو پھر معطلی کی مدت کو ایک سال تک بڑھایا جاسکتا ہے۔

2۔جب کے ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی کمیٹی کے بارے میں کوئی قرارداد منظور کی جائے:

[157]: **زکوٰۃ وعشر آرڈیننس1980ء**(تصحیح شدہ اکتوبر2007ء) شق،1، ص،4

(الف)تو اس کمیٹی کے چئیر مین اور ارکان اپنے عہدے پر فائز نہیں رہیں گے۔

(ب)معطلی کی مدت کے دوران کمیٹی کے تمام فرائض ایک ایسا ایڈمنسٹریٹر انجام دے گا جو سرکاری ملازم نہ ہو اور جسے صوبائی کونسل نے مقرر کیا ہو،

(ج)معطلی کی مدت ختم ہونے سے پہلے کمیٹی کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے اس آرڈیننس کے احکام کے مطابق انتخابات منعقد ہوں گے اور چناؤ یا نامزدگیاں کی جائیں گی۔

3۔اگر ضروری تحقیقات کے بعد، صوبائی کونسل کی یہ رائے ہو کہ آرڈیننس کے تحت قائم شدہ کسی کمیٹی کا چیر مین یا کوئی رکن[158]

(الف)اپنے چناؤ، انتخاب یا نامزدگی کے وقت

(دوم)بالغ نہیں تھا۔

(سوم) کمیٹی کے علاقے کا رہنے والا نہیں تھا؛

(چہارم)دیوالیہ تھا،

(ب)اپنے چناؤ، انتخاب یا نامزدگی کی تاریخ سے پہلے تین سال مدت کے دوران۔۔

(اول)اسے مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء(ایکٹ نمبر 5 بابت 1898ء) کی دفعہ 110، 109، 108 کے تحت مچلکہ داخل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(دوم)اسے کسی اخلاقی جرم میں سزا دی گئی، یا

(سوم)اسے غنڈوں کے کنٹرول سے متعلق قانون کے تحت غنڈہ قرار دیا گیا ہے

(ج)اس میں اپنے چناؤ، انتخاب یا نامزدگی کے بعد شق (الف) کی ذیلی شق (اول)، (سوم)، (چہارم)، (پنجم) یا شق (ب) کی ذیلی شق (اول)، (دوم) ، یا(سوم) میں درج شدہ نااہلیت میں سے کو نااہلیت پائی جاتی ہے۔

(د)معقول وجہ کے بغیر کمیٹی کے تین مسلسل اجلاس سے غیر حاضر رہے۔یا

(ہ)چئیر مین یا رکن کے طور پر اپنے فرائض سر انجام دینے سے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہے یا غلط روی کا مجرم رہا ہے یا کمیٹی کی کسی رقم یا املاک کے کسی نقصان یا غلط استعمال کا ذمہ دار رہا ہے۔

(و)چئیر مین یا رکن کے طور پر اپنے فرائض سر انجام دینے سے جسمانی طور پر معذور ہو گیا ہے تو صوبائی کونسل ایک قرارداد کے ذریعے مذکورہ چئیر مین یا رکن کو اپنے عہدہ سے برطرف کر سکے گی۔[159]

---

[158]: **زکوۃ و عشر آرڈیننس 1980**(تصحیح شدہ یکم اکتوبر 2007)صفحات 13-20

[159]: **زکوۃ و عشر آرڈیننس** 1980(تصحیح شدہ یکم اکتوبر 2007)صفحات 13-20

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چیئر مین کی عدم موجودگی یا کسی اور عذر کی بنا پر متعلقہ کونسل کا فرد قائم مقام کی حیثیت سے کام سرانجام دے گا اور اگر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے اختیارات کا غلط استعمال کیا تو خود ذمہ دار ہو گا۔ اسی طرح اگر تحصیل کمیٹی یاسب ڈویژنل کمیٹی وغیرہ کا چیئر مین کی طرف سے تحقیقات کرنے کے بعد اس کمیٹی کے ارکان کا اپنے چیئر مین پر اعتماد نہ رہے تو اس کو عہدہ سے ہٹا دیا جائے گا ذیل میں اس کی وضاحت کی جارہی ہے۔

3۔ تحصیل کمیٹی، تعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی یا مقامی کمیٹی کا چیئر مین یا کسی مقامی کمیٹی کا رکن یا پوری مقامی کمیٹی کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ

- اگر ضلع کمیٹی کسی تحصیل کمیٹی، تعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی یا کسی کمیٹی کے بارے میں تحقیقات کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کمیٹی کے ارکان کا اپنے چیئر مین پر اعتماد نہیں رہا تو وہ ضلع کمیٹی اس چیئر مین کو اس عہدہ سے برطرف کر سکے گی۔
- جب بھی ضلع کمیٹی کا ایسی کمیٹی کے بعد جو وہ مناسب سمجھے یہ خیال کرے کہ کسی مقامی کمیٹی کے ممبر پر، یا کسی پوری کمیٹی پر آیا کسی مسلمان باشندے پر اعتماد نہیں رہا تو ضلع کمیٹی مجوزہ کمیٹی پر اس ممبر کو اپنے عہدہ سے الگ کر سکتی ہے یا اس پوری کمیٹی کو توڑ سکتی ہے۔
- ایڈمنسٹریٹر کی انتظامی تنظیم وفاقی حکومت کا ڈویژن یا کسی ڈویژن کا حصہ ہو گی۔ اور چیف ایڈمنسٹریٹر کی انتظامی تنظیم صوبائی حکومت کا محکمہ یا کسی محکمے کا حصہ ہو گی۔ سوائے اس کے کہ اس آرڈیننس میں کچھ اور قرار دیا گیا ہو۔ اس آرڈیننس کے تحت قائم شدہ کمیٹیوں کے اپنے فرائض انجام دینے کے لیے، مقررہ شرائط پر اور مقررہ اتھارٹیز کی طرف سے تقرر کیا جا سکے گا۔ بعض اشخاص سرکاری ملازم ہوں گے
- ہر وہ شخص جو اس آرڈیننس کے انتظام میں مصروف ہو یا اس کے لیے ملازم ہو، مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر 45 بابت 1820) کی دفعہ 21 کے مفہوم میں سرکاری ملازم متصور ہو گا۔[160]

اس بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ تحصیل کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی، ضلعی کمیٹی اور مقامی کمیٹی وغیرہ کا چیئر مین کی طرف سے مکمل تحقیقات کرنے کے بعد اس کمیٹی کے ارکان کا اپنے چیئر مین پر اعتماد ختم ہو جائے تو چیئر مین کو عہدہ سے برطرف کر دیا جائے گا۔ زکوٰۃ کمیٹیوں کے متعلقہ ذیلی امور میں سے بعض محصولی رعائتیں دی گئی ہیں جن کا ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے:

4۔ بعض محصولی رعائتیں:

---

[160]: **زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980** (تصحیح شدہ یکم اکتوبر 2007) صفحات 21-23

اس وقت جو قانون نافذ ہیں ان میں شامل کسی امر کے باوجود

(الف) کسی بھی شخص کی کسی سال تشخیص کے لیے ٹیکس کی ادائیگی کا تعین کرتے وقت:

(اول) انکم ٹیکس کی آرڈیننس 1979 (نمبر 3 مجریہ 1979) کے تحت اس کی کل آمدنی سے رقم کے برابر کم کر دی جائے گی جو وہ متعلقہ سال کے دوران زکوۃ فنڈ میں جمع کرا چکا ہے۔

(دوم) دولت ٹیکس ایکٹ 1963 (نمبر 15 بابت 1963) کے تحت اس کے ان اثاثوں پر دولت ٹیکس نہیں لگے گا جن پر زکوۃ یا چندہ حکماً وصول کر لیا گیا ہو۔

(ب) مالیہ اراضی اور محصول اس اراضی پر عائد نہیں کیا جائے گا۔ جس کی پیداوار پر عشر یا اس کے بدلہ میں چندہ لازمی طور پر وصول کر لیا گیا ہو۔

- اس آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے کسی مدت کے انکم ٹیکس، دولت ٹیکس مالیہ اراضی یا ترقیاتی محصول ادا کرنے کی ذمہ داری پر مندرجہ بالا ذیلی دفعہ میں درج کسی امر کا اثر نہیں پڑے گا۔[161]
- وفاقی حکومت، اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورے سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعے، خاص طبقے کے لوگوں یا اداروں کو زکوۃ اور عشر کی لازمی ادائیگی سے چھوٹ دے سکتی ہے۔
- معلومات طلب کرنے اور ہدایات جاری کرنے کا اختیار: مرکزی کونسل، ایڈمنسٹریٹر جنرل، صوبائی کونسل، چیف ایڈمنسٹریٹرز، ضلع کمیٹی، تحصیل کمیٹی، متعلقہ کمیٹی سب ڈویژنل کمیٹی یا کوئی مقامی کمیٹی اپنے دائرہ اختیار میں متعلقہ اشخاص یا ایجنسیوں سے معلومات یا ریکارڈ طلب کر سکے گی یا کر سکے گا یا انہیں ایسی ہدایات جاری کر سکے گی یا کر سکے گا۔ جو اس آرڈیننس کے تحت اس کے فرائض انجام دینے کے لیے ضروری ہوں۔[162]

زکوۃ کمیٹیوں کے متعلقہ ذیلی امور میں سے بعض محصولی رعائتیں ذکر کرنے کے بعد اب قانونی ذمی داری سے اختیار سماعت کے امتناع کی وضاحت کی جارہی ہے:

5۔ قانونی ذمہ داری سے اختیار سماعت کا امتناع:

(1) کسی شخص کے خلاف کسی ایسے کام کے بارے میں جو اس آرڈیننس یا کسی قاعدہ کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو جس کا کیا جانا مقصود ہو، کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کاروائی نہیں کی جائے گی۔

---

[161]: **زکوۃ و عشر آرڈیننس 1980** (تصحیح شدہ یکم اکتوبر 2007) صفحات 21-23۔

[162]: ایضا

(2) کوئی عدالت اس آرڈیننس یا کسی قاعدے کے تحت کئے گئے کسی کام یا کی گئی کسی کاروائی پر عذر داری کی سماعت نہیں کرے گی یا عذر داری داخل کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔

(3) وفاقی حکومت ایسے احکام واضع کر سکے گی جو اس آرڈیننس کے اغراض کو پورا کرنے میں کسی مشکل کو دور کرنے کے لیے ضروری ہوں۔
زکوۃ وعشر (تنظیم) آرڈیننس 1979ء (نمبر 29 مجریہ 1979ء) بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔[163]

زکوۃ کمیٹیوں کے برطرف شدہ چیئرمین اور ممبران کی نظر ثانی کی درخواست کے قواعد مجریہ 1984ء کونسل کے 24ویں اجلاس میں مندرجہ بالا قواعد کے مسودہ کی منظوری دی گئی جنھیں چاروں صوبوں نے اپنی اپنی صوبائی زکوۃ کونسلوں کی منظوری سے سرکاری گزٹ میں اور اسلام آباد دارالحکومت کے علاقے کے لیے مرکزی زکوۃ انتظامیہ نے ان قواعد کی مشتہری پاکستان گزٹ حصہ دوئم مورخہ 19 فروری 1985ء میں کی۔ ان قواعد کا مقصد یہ تھا کہ زکوۃ کمیٹیوں کے برطرف شدہ چیئرمین اور ممبروں کی نظر ثانی کی درخواست دینے کا موقع دیا جانا چاہیے۔اس طرح قواعد میں نظر ثانی کی درخواست دینے کے لیے وقت کا تعین اور طریقہ کار کا تعین کیا گیا ہے۔ ان قواعد میں دوسری ترمیم کونسل کے 25ویں اجلاس میں منظور کی گئی جس کے مطابق قاعدہ 2 میں ایک اضافی شق شامل کی گئی کہ صوبائی زکٰوۃ انتظامیہ سے مراد چیف ایڈمنسٹریٹر زکٰوۃ لیا جائے۔ اسی طرح مرکزی زکٰوۃ انتظامیہ سے مراد ایڈمنسٹریٹر جنرل زکٰوۃ لیا جائے۔[164]

اس سے یہ معلوم ہوا کہ وفاقی حکومت ایسے احکام واضع کر سکے گی جو زکٰوۃ وعشر آرڈیننس کے اغراض و مقاصد پورا کرنے میں قانونی حدود کو مد نظر رکھے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہمرکزی زکٰوۃ فنڈز اور صوبائی زکٰوۃ فنڈز کے حساب کتاب کے طریقہ ہائے کار میں ترمیم پر غور کیا جائے تاکہ کمیٹی کے ارکان اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سر انجام دے سکیں اس کی وضاحت یہ ہے:

6۔ مرکزی زکٰوۃ فنڈز اور صوبائی زکٰوۃ فنڈز کے حساب کتاب کے طریقہ ہائے کار میں ترمیم

مندرجہ بالا طریقہ ہائے کار میں ترامیم کی تجاویز کونسل کے 25ویں اجلاس میں زیر غور آئیں۔ تجاویز یہ تھیں کہ مرکزی اور صوبائی زکوۃ فنڈ کی رقوم کے اندراجات کے حساب کتاب رکھنے کی موجودہ مدوں میں اضافہ کیا جائے تاکہ مختلف مدوں کے تحت حساب کتاب بالتفصیل رکھے جا سکیں اور اس طرح ان کی مناسب نگرانی ہو سکے۔ مندرجہ بالا ترمیم کے علاوہ کونسل نے اپنے 25 اور 26 اجلاس میں صوبائی سطح پر اداروں کی معرفت خرچ ہونے والی زکوۃ کی رقوم کا حساب کتاب رکھنے کے لیے چار نئے فارموں کی اصولی طور پر منظوری دی جو علی الترتیب pz-30 دینی مدارس کے لیے pz-31 تعلیمی اداروں کے لیے pz-32 سماجی بہبود کے اداروں کے لیے اور pz-33 صحت کے اداروں کے لیے تھے۔ انہی اجلاسوں میں کونسل نے LZ-20 فام

---

[163]: ایضا

[164]: مرکزی زکوۃ کونسل کی پانچویں سالانہ کارکردگی **رپورٹ برائے سال زکٰوۃ 1404-1405ھ**، ص:10۔(c)

میں بھی، جس میں مقامی زکوۃ کمیٹیاں اپنا سالانہ حساب کتاب پیش کرتی ہیں ترامیم پر غور کیا۔ قواعد کے علاوہ کونسل نے 25 ویں اجلاس میں مقامی زکوۃ کمیٹیوں کی سطح پر زکوۃ کی تقسیم کے لیے ایک واضح اور مربوط لائحہ عمل کی منظوری دی۔ اس لائحہ عمل میں کمیٹیوں کو زکوۃ کی تقسیم اور استعمال کے بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے بتایا گیا کہ گزارہ الاؤنس کے لیے فی مستحق کم از کم 150 روپے ماہانہ دیئے جائیں اور اگر مستحق کے لواحقین میں زیر کفالت بچے بچیاں ہوں ان کے 30 روپے ماہانہ فی کس کے مزید دیئے جائیں اس کے علاوہ کمیٹیوں پر زور دیا گیا کہ وہ بحالی پر تقسیم کی رقم میں اضافہ کریں اور اس کے لیے انہیں بحالی کے مختلف طریقے بتائے گئے اور کچھ رہنما اصول بھی دیے گئے[165]

اس سے معلوم ہوا کہ مرکزی زکوٰۃ فنڈز اور صوبائی زکوٰۃ فنڈز کے حساب کتاب کے طریقہ ہائے کار میں ترمیم پر غور کرنے کے بعد مناسب تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں اور کے ساتھ ساتھ یہ ضروری ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے آڈٹ کے سوالنامہ میں بھی ترامیم کی جا سکیں جس کی تفصیل یہ ہے: س

7۔ مقامی زکوۃ کمیٹیوں کے آڈٹ کا سوالنامہ:

اس سوالنامے میں ترامیم مقامی زکوۃ فنڈوں کے انتظامی طریق کار میں ترمیم اور منتقلی اور ادئیگی کے قواعد مجریہ 1980 میں ترمیم کے نتیجہ میں تھی۔ سوال نامہ میں ترمیم کے ذریعے مقامی زکوۃ کمیٹیوں کا کل وصولی کا 10 فیصد دیا گیا۔ اس آڈٹ کے علاوہ سوال نمبر 7 اور 11 میں ترامیم کی گئیں۔ سوالنامہ 7 میں ترامیم کا مقصد یہ تھا۔ کہ آیا بنک کمیٹی کو حساب کتاب سہ ماہی بنیاد پر فراہم کرتا ہے یا نہیں ؟۔ (اس سے قبل سوال نامے میں ماہانہ رپورٹ کا ذکر تھا) اور اب ان کی تیاری کی بنیاد سالانہ کر دی گئی۔[166]

مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے آڈٹ کے سوالنامہ کے بعد یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ مرکزی زکوٰۃ کونسل یہ اختیار رکھتی ہے کہ جہاں مناسب اور ضروری ہو وہاں مزید کمیٹیاں قائم کی جائیں:

8۔ کونسل کمیٹیاں

مرکزی زکوۃ کونسل کے طریق کار کے قواعد مجریہ 1979 کے قواعد 12 میں درج ہے:

"کونسل کی ضرورت پڑنے پر اسٹینڈنگ اور ایڈہاک کمیٹیاں مقرر کرنے کی مجاز ہوں گی"[167]

---

[165]: ایضا

[166]: مرکزی زکوۃ کونسل کی **پانچویں سالانہ کارکردگی رپورٹ**، ص:9-12

[167]: مرکزی زکوۃ کونسل کی پانچویں سالانہ کارکاردگی **رپورٹ برائے سال زکوۃ 1404-1405ھ**، ص:10۔(c)

مرکزی زکوۃ کونسل نے اپنے قیام سے اب تک مختلف مسائل پر گہرے اور مسلسل غور خوض کرنے اور سفارشات پیش کرنے کے لیے تین کمیٹیاں قائم کیں۔ ان میں سے دو کمیٹیاں برائے قائمہ کمیٹی تھی جو اپنا کام مکمل کر چکی ہیں جب کے ایک کمیٹی قائمہ کمیٹی ہے جو اب تک اپنا کام کونسل کی ہدایت کی روشنی میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ خاص کمیٹیوں کی کارکردگی سے متعلق تفصیل 82-1981 دی جا چکی ہے۔ قائمہ کمیٹی جو زکوۃ انتظامیہ کی رابطہ کمیٹی کہلاتی ہے اس کی کارکردگی حسب ذیل ہے:

زکوۃ انتظامیہ کی رابطہ کمیٹی:

زکوۃ انتظامیہ کی رابطہ کمیٹی کونسل کی قائمہ کمیٹی ہے جسے کونسل نے اپنے چھٹے اجلاس منعقدہ 19 جولائی 1980 میں قائم کیا تھا۔ کونسل نے محسوس کیا کہ مسائل کی ایک بڑی تعداد جو کہ کونسل کے سامنے پیش کی جاتی ہے، انتظامی نوعیت کی ہوتی ہے جس پر کونسل میں غور و خوض سے پہلے چاروں صوبائی زکوۃ انتظامیہ کے تفصیلی مشورے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا طے کیا گیا کے ایسے مسائل پر چاروں صوبائی چیف ایڈ منسٹریڑ صاحبان تفصیل سے بحث کر لیں۔ تا کہ باہمی تبادلہ خیال کے بعد جامع اور مثبت تجاویز کونسل کے سامنے پیش کی جا سکیں۔ اس سے کونسل کا وقت بھی ضائع نہیں ہو گا اور فیصلہ بھی جامع اور قابل عمل ہو گا۔ چاروں صوبائی چیف ایڈ منسٹریٹر صاحبان اس کمیٹی کے ممبر ایڈ منسٹریٹر جنرل زکوۃ اس کے ممبر ز اور سیکٹری ہیں۔[168]

مبحث دوم: زکوۃ کٹوتی اور شمارہ جات

اس میں زکوۃ کٹوتی کے جدول اور شمارہ جات کی ترتیب پر بحث کی جائے گی۔

زکوۃ کٹوتی اور واپسی کے قواعد مجریہ 1981ء

زکوۃ و عشر آرڈیننس 1980ء (نمبر 18 بابت 1980ء) کی مقرر کردہ دفعہ دفعہ 26 کے زیر انتظام مرکزی زکوۃ کونسل نے لازمی زکوۃ وصولی اور واپسی سے متعلق درج ذیل امور تشکیل دیے ہیں:

1۔ مرکزی زکوۃ انتظامیہ (CZA) سے مراد ایڈ منسٹریٹر جنرل کا دفتر

2۔ تاریخ تشخیص مالیت سے مراد ہے سال زکوۃ کا پہلا دن یعنی رمضان المبارک کی پہلی تاریخ تاہم پہلے سال زکوۃ کے لیے یہ تاریخ 6 شعبان المعظم 1400 (20 جولائی 1980) ہو گی۔

3۔ زکوۃ کی کٹوتی سے مراد ہے کہ آردیننس کے تحت پہلے جدول میں مذکور کی اثاثے سے زکوۃ کی لازمی کٹوتی۔

4۔ زکوۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسی سے مراد کسی ایسے ادارے کا پاکستان میں مرکزی دفتر جو اس ادارے کے معاملات کی دیکھ بال اور مکمل امور کو کنٹرول کرنے کی ذمہ دار ہو۔

---

[168]: ایضاص: 13-15

5۔ زکوۃ کٹوتی کے دفتر سے مراد زکوۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسی کا کوئی محکمہ یا شاخ یا ذیلی دفتر یا علاقائی دفتر جو عملاً خود زکوۃ کی کٹوتی کا زمہ دار ہو اس میں وہ بھی شامل ہے جو زکوۃ کی کٹوتی کے دفتر کے طور پر کام کرتی ہو۔[169]

اس بحث سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء کی دفعہ 26 کے تحت زکوٰۃ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو جدول (اول) کے اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کرے ورنہ زکوٰۃ کنٹرولنگ ایجنسی یعنی انتظامیہ ذمہ دار ہو گی۔ ذیل میں زکوٰۃ کٹوتی کے طریقہ کار کی تفصیل بیان کی جارہی ہے:

زکوۃ کٹوتی کا طریقہ کار

1۔ ہر زکوۃ کٹوتی کی وہ ایجنسی جو زکوۃ کے نظام کو کنٹرول کرتی ہو اس امر کو زیر نظر رکھے گی کہ اس تمام زکوۃ کٹوتی کا دفتر آرڈیننس کے دفعات اور اس کے زیر انتظام تمام مجریہ قوانین اور مرکزی زکوۃ انتظامیہ وقتاً فوقتاً جاری ہونے والی ہدایت کے مطابق زکوۃ کی صحیح کٹوتی کریں اور وضع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکزی زکوۃ فنڈ میں جمع کرواتے رہیں۔

2۔ ہر زکوۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسی اپنے ادارے کے لیے ایک مناسب طریقہ کار بنائے گی اور مرکزی زکوۃ انتظامیہ سے جاری ہونے والی ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے تمام زکوۃ کٹوتی کا دفتر ZDCOS کو اس بارے میں مناسب ہدایات جاری کرے گی اور ان ہدایات کی ایک نقل مرکزی زکوۃ انتظامیہ کو بھی بھیجے گی۔[170]

اس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسی آرڈیننس کے دفعات اور اس کے تحت جاری ہونے والے قواعد اور مرکزی زکوۃ انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق صحیح زکوۃ کٹوتی کرے اور زکوٰۃ کی رقم بلا تاخیر مرکزی زکوۃ فنڈ میں جمع کروانے کی پابند ہے اور ان رقوم اور ہدایات کی ایک نقل مرکزی زکوۃ انتظامیہ کو بھی بھیجے گی۔ زکوۃ کنٹرولنگ ایجنسی پہلی جدول سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کرتی ہے ذیل میں آرڈیننس کی پہلی جدول کے شمارہ جات میں مذکورہ اثاثوں سے زکوۃ کٹوتی کا طریقہ کار بیان کیا جارہا ہے:

آرڈیننس کی پہلی جدول کے شمار 1 میں مذکورہ اثاثوں سے زکوۃ کی کٹوتی:

1۔ ہر زکوۃ کٹوتی کی آفس ZDO زکوۃ کی وصولی کی تاریخ پر بچت کے وہ تمام بشمول ان کھاتوں کے جو باقاعدہ طور پر نفع و نقصان کی شراکت کی بنیاد پر فارم CZ.01 میں تیار کرے گا۔ جن میں تاریخ تشخیص پر ایڈمنسٹریٹر جنرل کی اعلان کردہ رقوم سے زائد ہو گی۔

2۔ زکوۃ کی کٹوتی کی تاریخ پر زکوۃ اس رقم پر کاٹی جائے گی جو تاریخ تشخیص مالیت میں حساب پر موجود ہو۔

[169]: **زکوۃ مینوئل**، مرکزی زکوۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ، ص:45-50(c)

[170] :Zia ul Islam janjua,**Manual of Zakat and Ushar Laws**, (Nadeem, Law Book ,House, Lahore ,2005,)p,96.

3۔ زکوٰۃ کٹوتی کے کھاتہ میں موجود وہ رقم جو واجب الادا ہو رقم کم ہونے کی وجہ سے موصول نہ ہو وصول زکوٰۃ کے ہی کیا جائے گا۔

4۔ زکوۃ ان کھاتوں سے وضع نہیں کی جائے گی جو غیر ملکی کرنسی میں ہوں گے۔

5۔ کسی زکوۃ کٹوتی کے دفتر ZDO کے لیے یہ ضروری نہیں کے ہر کھاتہ دار کو فرداً فرداً اس کے کھاتے سے زکوۃ کی کٹوتی کی اطلاع دے۔ سیونگ بنک کے کھاتہ داروں کے لیے کٹوتی کی تاریخ کا اعلان ہی اطلاع تصور ہو گا۔ تاہم جب بھی کھاتہ دار کو اس کے کھاتے کا حساب بھیجا جائے گا۔ یا وہ اپنے پاس بک پیش کرے گا۔ اس میں بطور زکوۃ وضع شدہ رقم کا اندراج کر دیا جائے گا۔

اس آرڈیننس کے شمارہ 1 سے معلوم ہوا کہ ہر زکوہ کٹوتی کی تاریخ پر بچت کے تمام کھاتے جو نفع و نقصان کی شراکت کی بنیاد پر ہوں وہ فارم CZ.01 میں تیار کیے جائیں گے، زکوۃ تاریخ تشخیص مالیت کے حساب سے کاٹی جائے گی اور بالخصوص یہ کہ زکوٰۃ ان کھاتوں سے وضع نہیں ہو گی جو غیر ملکی کرنسی میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ نوٹس ڈیپازٹ کی رسیدیں اور سیونگ اکاؤنٹ کے کھاتوں سے متعلقہ بحث شمارہ 2 میں ذکر کی گئی ہے:

آردینینس کی پہلی جدول کے شمارہ 2 میں مذکورہ اثاثوں سے زکوۃ کٹوتی:

1۔ نوٹس ڈیپازٹ رسیدوں اور حسابات بشمول ان رسیدوں اور حسابات کے جو نفع و نقصان کی شراکت کی بنیاد پر ہو اور اس قسم کی دوسری رسیدوں اور حسابات سے زکوۃ کی کٹوتی کا اندراج کرنے کے لیے ہر زکوۃ کٹوتی کا دفتر ZDO فارم موجود ہو گا۔

5۔ کسی زکوۃ کٹوتی کے دفتر ZDO کے لیے یہ ضروری نہیں کے وہ ہر کھاتے دار کو فرداً فرداً اس کے کھاتے سے زکوۃ کی کٹوتی کی اطلاع دے۔ سیونگ بنک کے کھاتہ داروں کے لیے کٹوتی کی تاریخ کا اعلان ہی اطلاع تصور ہو گا۔ تاہم جب بھی کھاتہ دار اس کے کھاتے کا حساب بھیجا جائے گا یا اپنی پاس بک پیش کرے گا اس میں بطور زکوۃ وضع شدہ رقم کا اندراج کر دیا جاے گا۔[171]

اس آرڈیننس کے شمارہ 2 سے معلوم ہوا کہ نوٹس ڈیپازٹ رسیدوں اور حسابات بشمول ان رسیدوں اور حسابات کے جو نفع و نقصان کی شراکت وغیرہ کا اندراج کیا جائے گا اور ہر ایک کو الگ الگ مطلع کرنا ضروری نہیں بلکہ زکوٰۃ کٹوتی کی تاریخ کا اعلان ہی اطلاع تصور ہو گا۔ اب فکسڈ ڈیپازٹ کی رسیدوں سے متعلق بحث شمارہ 3 میں ذکر کی گئی ہے:

آرڈیننس کی پہلی جدول کے شمارہ 3 میں مذکورہ اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی:

1۔ فکسڈ ڈیپازٹ رسیدیں اور حسابات بشمول وہ رسیدیں اور حسابات جو نفع و نقصان کی شراکت پر ہوں اور اس کے علاوہ دوسری رسیدوں کے حسابات اور سرٹیفیکیٹ (مثلاً خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ) خواہ وہ کسی بھی نام سے درج کیے گئے ہوں مالک کو اثاثہ کی آمدن معینہ مدت تک وصول ہو جائے یا وہ

---

[171]:Zia ul Islam janjua,**Manual of Zakat and Ushar Laws**, (Nadeem, Law Book ,House, Lahore ,2005,)p,97.

تمام آمدن واجب الادا ہونے سے پہلے وصول کر لی ہو یا اثاثے کے بھنوانے سے قبل وصول کر لی ہو تو ایسے اثاثوں کے متعلق زکوٰۃ کٹوتی کے آفس(ZDO)فارم CZ-02 زکوٰۃ کی کٹوتی اور واپسی کا رجسٹر رکھے گا۔ رسیدوں اور حسابات پر آمدنی کی ادائیگی اور ان کے بھنائے جانے یا قیمت موعودہ وصول کرنے پر جو زکوٰۃ کٹوتی کی جائے گی اس کا اندراج اس رجسٹر میں کیا جائے گا۔

2۔ زکوٰۃ کا حساب وغیرہ لگانے کے لیے اس کی قدر عرفی(عرف میں مشہور قدر) وہی تصور کی جائے گی جو اس تاریخ سے ہو گی جس تاریخ سے وہ جدول اول کے شمارہ میں داخل ہو گا۔[172]

آرڈیننس کے شمارہ 3 سے معلوم ہوتا ہے کہ فکسڈ ڈیپازٹ رسیدیں اور اور دیگر رسیدوں اور حسابات پر آمدنی کی ادائیگی اور ان کے بھنائے جانے یا قیمت وصول کرنے پر کنٹرولنگ ایجنسی جو زکوٰۃ کٹوتی کرے گی اس کا اندراج متعلقہ رجسٹر میں کرنا ضروری ہے اور تاریخ وہی تصور کی جائے گی جو جدول اول کے شمارہ میں درج ہو گی۔ اس کے بعد اب شمارہ 4 میں سیونگز ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ سے متعلق وضاحت کی جارہی ہے:

آرڈیننس کی پہلی جدول کے شمارہ 4(چار) میں مذکورہ اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی:

1۔ سیونگز / ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ (مثلاً ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس، نیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹس) رسیدوں اور کھاتوں بشمول ان کے جو نفع ونقصان کی شراکت کی بنیاد پر ہوں خواہ وہ کسی بھی نام سے موسوم ہوں جن پر آمدن صرف بھناتے وقت واجب الوصول ہو تو اس سلسلہ میں زکوٰۃ کٹوتی کا دفتر(ZDO) ان اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی اور واپسی کا رجسٹر فارم CZ-02 میں رکھے گا جن میں ہر قسم کی مالی دستاویزات کے اندراج کے لیے سہ ماہی کے حساب سے الگ الگ مختص کیے جائیں گے۔

2۔ اس اثاثے سے زکوٰۃ صرف ایک دفعہ یعنی بھناتے وقت وضع کی جائے گی اور اس کٹوتی کا حساب سال رواں کے رمضان المبارک کی پہلی تاریخ پر اثاثے کی مالیت کے حساب سے کیا جائے گا۔

3۔ زکوٰۃ غیر ملکی کرنسی میں رکھی ہوئی رسیدوں اور کھاتوں سے نہیں کاٹی جائے گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ شمارہ 4 میں سیونگز، ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ مثلاً ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس، نیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹس کی رسیدوں، کھاتوں اور نفع و نقصان کی شراکت وغیرہ سب کا اندراج کیا جاتا ہے تاکہ ریکارڈ موجود رہے۔ اسی طرح ان تمام اثاثوں سے زکوٰۃ صرف ایک دفعہ یعنی بھناتے وقت وضع کی جائے گی اور اس کٹوتی کا حساب پہلی تاریخ پر اثاثے کی مالیت کے حساب سے کیا جائے گا۔ البتہ غیر ملکی کرنسی میں موجود کھاتوں کی زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی۔[173]

---

[172]:**ibid**

[173]:Zia ul Islam janjua,**Manual of Zakat and Ushar Laws**, (Nadeem, Law Book ,House, Lahore ,2005,)p,97.

نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ یونٹوں، گورنمنٹ سیکیورٹیز، پرائیویٹ سیکیورٹیز جن میں کمپنیوں اور کارپوریشنوں کے حصص اور تمسکات وغیرہ کی تفصیل شمارہ 6،5 اور 7 میں موجود ہے:

آرڈیننس کے پہلے جدول کے شمارہ 5 (پانچ) میں مذکور اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی:

نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ یونٹوں سے زکوٰۃ کٹوتی کا اندراج کرنے کے لیے نیشنل انویسٹمنٹ یونٹ اور وہ مجاز ایجنٹ جن کو ان یونٹوں کے دوبارہ خریدنے کا اختیار دیا گیا ہو فارم CZ-02 میں زکوٰۃ کی کٹوتی اور واپسی کا رجسٹر رکھیں گے اس رجسٹر میں ہر سہ ماہی کے لیے الگ الگ صفحات مختص ہوں گے۔

آرڈیننس کے پہلے جدول کے شمارہ 6 میں مذکور اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی:

گورنمنٹ سیکیورٹیز (ماسوائے انعامی بانڈ اور وہ سرٹیفکیٹ جو آرڈیننس کی پہلی جدول شمارہ 3 اور شمارہ 4 میں درج ہیں) مالک اثاثہ کو آمدن معیادی طور پر موصول ہوتی ہے۔ ان کے لیے ZDOs (جن میں سرکاری قرضے کے دفاتر، خزانے اور ذیلی خزانے جو اس اثاثے کا کاروبار کرتے ہیں، شامل ہیں) زکوٰۃ کٹوتی کے اندراج کے لیے زکوٰۃ کٹوتی اور واپسی کا رجسٹر فارم CZ-O2 میں رکھیں گے۔ جن میں سہ ماہی کے لیے الگ الگ صفحات مختص ہوں گے۔

آرڈیننس کے پہلی جدول کے شمارہ 7 میں مذکورہ اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی:

1۔ سیکیورٹیز جن میں کمپنیوں اور کارپوریشنوں کے حصص اور تمسکات[174] شامل ہیں جن پر آمدن معیادی طور پر کسی اور طرح واجب الادا ہو اور زکوٰۃ کٹوتی کا اندراج کرنے کے لیے ZDOs زکوٰۃ کمیٹی اور واپسی کا رجسٹر فارم CZ-02 میں رکھیں جائے گا۔

2۔ غیر ملکی کرنسی میں رکھی سیکیورٹیز سے وضع نہیں کی جائے گی۔

3۔ کمپنیز اور کارپوریشنز کے ان حصص کی زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی جو کسی اور کمپنی یا کارپوریشن کی ملکیت ہوں۔[175]

آرڈیننس کے شمارہ 6،5 اور 7 کی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ یونٹوں سے زکوٰۃ کٹوتی کا اندراج کرنے کے لیے باقاعدہ رجسٹر رکھیں گے اس رجسٹر میں ہر سہ ماہی کا ریکارڈ الگ صفحات پر موجود ہو گا۔ گورنمنٹ سیکیورٹیز جن میں سرکاری قرضے کے دفاتر، خزانے اور ذیلی خزانے جو اس اثاثے کا کاروبار کرتے ہیں تمام شامل ہوں گے اور کمپنیز اور کارپوریشنز کے ان حصص کی زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی جو کسی اور کمپنی یا کارپوریشن کی ملکیت میں ہوں گے۔

---

[174]: عہد نامہ یا اقرار نامہ، وہ تحریر وصیت یا اقرار نامہ کے طور پر لکھی گئی ہو۔

[175]:Zia ul Islam janjua,**Manual of Zakat and Ushar Laws**, (Nadeem, Law Book ,House, Lahore ,2005,)p,98.

آرڈیننس کے پہلے جدول کے شمارہ 8 میں مذکورہ اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی:

1۔سالیانوں (Annuaties) سے زکوٰۃ کٹوتی کا اندراج کرنے کے لیے پاکستان اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن اور پوسٹل لائف انشورنس کے ZDOs اپنے پاس زکوٰۃ کٹوتی اور واپسی کا رجسٹر (فارم CZ-2) میں رکھیں گے۔

2۔زکوٰۃ پالیسی کی دستبرداری کی صورت میں تاریخ تشخیص مالیت پر سالیانے کی مالیت پر جو مالیتی دستبرداری ہوگی اس پر زکوٰۃ کٹوتی ہوگی۔جن کا پریمیم کسی غیر ملکی سکے میں ادا کیا گیا ہو ایسے سالیانوں کی غیر ملکی کرنسی میں دی جانے والی سالانہ رقم یا مالیتی دستبرداری سے کوئی زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔[176]

اسی طرح بیمہ پالیسی سے زکوٰۃ کٹوتی کی بحث شمارہ 9 میں موجود ہے:

آرڈیننس کے پہلے جدول کے شمارہ 9 میں مذکورہ اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی:

1۔بیمہ پالیسی سے زکوٰۃ کٹوتی کا اندراج کرنے کے لیے سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان اور پوسٹل لائف انشورنس کے اپنے پاس زکوٰۃ کٹوتی اور واپسی کا رجسٹر (فارم CZ-2) میں رکھیں گے۔

2۔زکوٰۃ کی رقم کا باقاعدہ حساب تاریخ تشخیص مالیت پر سرنڈر ویلیو (Surrender Value) کے طور پر لگایا جائے گا۔

3۔زندگی کی ان بیمہ پالیسیوں سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں ہوگی جن کا پریمیم غیر ملکی کرنسی میں ادا کیا گیا ہو اور رقم بھی غیر ملکی کرنسی میں واجب الادا ہو۔[177]

اس شمارہ سے معلوم ہوا کہ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان اور پوسٹل لائف انشورنس وغیرہ اپنے پاس زکوٰۃ کٹوتی اور واپسی کا باقاعدہ رجسٹر رکھیں گے تاکہ ریکارڈ موجود رہے غیر ملکی کرنسی میں کی گئی بیمہ پالیسی یا ادا کیے گئے پریمیم وغیرہ سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی۔اس کے بعد شمارہ 10 میں پراویڈنٹ سے زکوٰۃ کٹوتی کے بارے میں بحث کی گئی ہے:

آرڈیننس کے پہلی جدول کے شمارہ 10 میں مذکورہ اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی:

1 پراویڈنٹ فنڈ سے زکوٰۃ کٹوتی کا اندراج کرنے کے لیے متعلقہ ZDSo اپنے پاس زکوٰۃ کٹوتی اور واپسی کا رجسٹر (فارم CZ-2) میں رکھیں گے۔

2۔پراویڈنٹ فنڈ سے واپسی کی غرض سے لیے گئے قرضہ پر سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی۔اگر ابتدا میں قرضہ واپس کرنے کی غرض سے لیا ہو اور بعد میں اس قرضہ کی واپسی ضروری نہ رہی ہو تو زکوٰۃ اس رقم سے کاٹی جائے گی جس کی واپسی ضروری نہ ہو۔[178]

اس سے معلوم ہوا کہ پراویڈنٹ فنڈ سے زکوٰۃ کٹوتی کا اندراج کرنے کے لیے بقاعدہ رجسٹر موجود ہو گا تاکہ تمام ریکارڈ موجود رہے۔ پراویڈنٹ فنڈ سے واپسی کی غرض سے لیے گئے قرضہ پر سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی البتہ اس رقم سے زکوٰۃ کاٹی جائے گی جس

---

[176] :ibid
[177]:ibid
[178] ibid:

کی واپسی ضروری ہو۔ آرڈیننس کی پہلی جدول کے شمارہ جات میں مذکورہ اثاثوں سے زکوۃ کٹوتی کے طریقہ کار کے بعد اب زکوٰۃ کٹوتی پر دیے جانے والے سرٹیفکیٹ کا ذکر کیا جارہا ہے:

زکوٰۃ کٹوتی کا سرٹیفکیٹ:

1۔صاحب اثاثہ کی جو رقم بطور زکوۃ کاٹی گئی ہے اگر وہ رسید طلب کرتا ہے تو اسے متعلقہ ZDOاسے فارم (CZ-03) جاری کرے گا جس پر کمپیوٹرائز نمبر درج ہو گا اور اس کی ایک کاربن نقل اکاؤنٹ فائل دفتر متعلقہ اپنے ریکارڈ میں رکھے گا۔

2۔زکوٰۃ کٹوتی کی نقل کی رسید نہیں دی جائے گی۔اگر رسید دینا ضروری ہو جائے تو صرف ایک خط جاری کیا جائے گا جس میں اصل رسید کے کوائف درج ہوں گے۔[179]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی صاحب اثاثہ اپنی کاٹی گئی زکوۃ کی رسید مانگتا ہے تو اس کو سید یعنی سرٹیفکیٹ دیا جائے گا اور متعلقہ دفتر ایک کاربن نقل اپنے ریکارڈ میں بھی رکھے گا۔ آرڈیننس کی پہلی جدول کے شمارہ جات میں مذکورہ اثاثوں سے زکوۃ کٹوتی کے طریقہ کاراور زکوٰۃ کٹوتی پر دیے جانے والے سرٹیفکیٹ کے بعد وہ افراد،ادارے یا کمپنیاں زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ ہیں ذیل میں ان کی تفصیل بیان کی جارہی ہے:

زکوٰۃ کٹوتی سے استثناء:

غیر مسلموں اور غیر پاکستانیوں کے اثاثوں، غیر مسلموں / غیر پاکستانیوں کی کمپنیوں اوراپنے ایمان اور فقہ کی رو سے استثناء حاصل کرنے والوں کے اثاثوں سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔اور اسی طرح صاحب نصاب کی شرائط پر پورا نہ اترنے والوں کے اثاثوں سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔ذیل میں ہر ایک کی الگ الگ وضاحت کی جارہی ہے:

- **غیر مسلموں کے اثاثے زکوٰۃ سے مستثنیٰ:**

1. کسی شخص کے غیر مسلم ہونے کا ثبوت ZDOکا ریکارڈ یا اس کا اپنا تحریری حلفیہ بیان ہو گا۔
2. اگر کوئی اثاثہ مسلم اور غیر مسلم کی مشترکہ ملکیت ہو۔اگر مسلمان کا حصہ پہلے سے متعین ہو تو اس کے متعین شدہ حصہ سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں ہو گی اور اگر پہلے سے حصہ متعین نہیں ہے تو پورے اثاثے سے زکوٰۃ کاٹی جائے گی۔اگر اثاثہ جات ان قواعد کے نفاذ سے پہلے موجود تھے تو ان قواعد کے بعد مسلمان کے حصے کا تعین ہو سکتا ہے لیکن اس پر عمل تاریخ کے تعین سے پہلے نہیں بلکہ بعد میں ہو گا۔

---

[179]: زکوٰۃ مینوئل، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ، ص،40-45(c)

- **غیر پاکستانیوں کے اثاثے زکوٰۃ سے مستثنیٰ:**

کسی شخص کے غیر پاکستانی ہونے کا ثبوت اس کے پاسپورٹ کی مصدقہ نقل یا اس طرح کی کسی دوسری دستاویز سے حاصل کیا جاسکتا ہے جس سے اس کے غیر پاکستانی ہونے کی مکمل تصدیق ہوتی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے ایک تحریری حلفیہ بیان بھی دینا ہو گا کہ وہ پاکستانی شہری نہیں ہے تو اس کے اثاثوں سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔

- غیر مسلموں / غیر پاکستانیوں کی کمپنیوں سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔

غیر مسلموں یا غیر پاکستانیوں کی ان کمپنیوں یا ایسوسی ایشنز سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی جس کے پاس پچاس سے زائد حصص ہوں اور اس کی باقاعدہ تصدیق کے لیے پاکستان میں ایسی کمپنی کے متعین اعلیٰ افسر کو ایک تحریری حلف نامہ بمعہ مطلوبہ تفصیلات پیش کرنا ہو گا۔[180]

- **ایمان اور فقہ کی رو سے استثناء حاصل کرنے والوں کے اثاثوں سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔**

1. آرڈیننس کی دفعہ 1 ذیلی دفعہ 3 کے تحت ایسے شخص کے اثاثوں سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی جو اپنے عقیدہ اور فقہ کی رو سے مستثنیٰ ہونے کا مطالبہ کرے۔ بشرطیکہ وہ تاریخ تشخیص مالیت سے تین ماہ پہلے کی مدت کے اندر فارم CZ-50 پر ایک حلف نامہ کی مصدقہ نقل ZDO کو پیش کر دے۔ (البتہ زکوٰۃ کے پہلے سال میں یہ حلف نامہ کٹوتی کی تاریخ سے تین ماہ پہلے کی مدت میں بھی دیا جاسکتا ہے۔)
2. دوسرے ممالک میں رہنے والے پاکستانی فارم CZ-50 پر حلفیہ بیان اس ملک میں متعین پاکستان کے اس سفارتی افسر کے سامنے دے سکتا ہے جس کو وفاقی حکومت نے ڈپلومیٹک اور کونسلر افسران نے ایکٹ مجریہ 1948ء (نمبر 21 بابت 1948ء) کے تحت مقرر کیا ہو۔

- **صاحب نصاب کی شرائط پر پورا نہ اترنے والوں کے اثاثے زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں:**

1. جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ تاریخ تشخیص مالیت پر صاحب نصاب نہیں تھا اس لیے زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ ہے یا اس تاریخ سے پہلے پورا سال زکوٰۃ میں صاحب نصاب نہیں رہا تو وہ تاریخ تشخیص مالیت کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو درخواست دے سکتا ہے۔

[180]: زکوٰۃ مینوئل، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ، ص، 40-45(c)

2. درخواست موصول ہونے کے بعد مقامی زکوٰۃ کمیٹی اس دعوے کی باقاعدہ تحقیق و تفتیش کرے گی۔

3. اگر مقامی زکوٰۃ کمیٹی تحقیق و تفتیش کے بعد دعوے کی صحت پر مطمئن ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر مقامی زکوٰۃ کمیٹی فارم LZ-51 پر درخواست دہندہ کے حق میں ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گی۔

4. اگر کوئی شخص متعلقہ ZDO کو زکوٰۃ کٹوتی کی تاریخ سے پہلے درخواست دیتا ہے کہ وہ صاحب نصاب نہیں ہے لہذا اس کے اثاثوں سے زکوٰۃ نہ کاٹی جائے تو اگر وہ درخواست کے ساتھ فارم LZ-51 بھی لگا دیتا ہے تو اس کے اثاثوں سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔[181]

اس بحث سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم ور غیر پاکستانی وغیرہ کے اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی اسی طرح ملک میں موجود غیر مسلموں / غیر پاکستانیوں کی کمپنیوں سے مرکزی زکوٰۃ زکوٰۃ کتوتی کا حکم جاری نہیں کرے گی اس کے علاوہ اگر کوئی اپنے ایمان اور فقہ کی رو سے استثناء حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے اثاثوں سے بھی زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔ اسی طرح صاحب نصاب کی شرائط پر پورا نہ اترنے والوں کے اثاثوں سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی۔ زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنٰی افراد، اداروں اور کمپنیز کے علاوہ اگر کوئی زکوٰۃ واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کا طریقہ کار یہ ہے:

زکوٰۃ کی واپسی(Refund)

1۔ جو شخص زکوٰۃ کٹوتی کی صحت سے مطمئن نہ ہو اور وہ اس کی واپسی آرڈیننس کی دفعہ 3 کی شق (الف) کی ذیلی شق 3 کے تحت قاعدہ 17 سے 25 تک کسی بھی قاعدے کے تحت کاٹی گئی رقم کی واپسی چاہتا ہو تو وہ ZDO کو کٹوتی کے بعد تیس دن کے اندر اندر درخواست دے گا۔ درخواست فارم CZ-4 پر دی جائے یا سادہ کاغذ پر بھی دی جاسکتی ہے۔ اس درخواست کے ساتھ فارم CZ-3 زکوٰۃ کٹوتی کا فارم بھی شامل ہو گا۔ البتہ جو شخص صاحب نصاب نہیں ہے اور زکوٰۃ کی رقم واپسی چاہتا ہو تو وہ زکوٰۃ کتوتی کے بعد پینتالیس دن کے اندر اندر درخواست دے سکتا ہے۔

2۔ ریویو کی درخواست موصول ہونے پر متعلقہ ZDO درکاست کو ایک رجسٹر فارم CZ-5 میں اپنے فیصلے سے مطلع کرے گا۔

3۔ اگر ریویو کے بعد زکوٰۃ سے منہا کی گئی کل رقم واپس کر دی جاتی ہے تو زکوٰۃ کٹوتی کا سرٹیفکیٹ واپس نہیں کیا جائے گا۔ اگر منہا شدہ رقم کا کچھ حصہ واپس کرنا ہو تو ایک ترمیم شدہ ZDO جاری کیا جائے گا اور درخواست کی نامنظوری کی صورت میں اصل ZDO درخواست گزار کو واپس کر دیا جائے گا۔[182]

---

[181]: **زکوٰۃ مینوئل**، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ، ص، 50-53(c)

[182]: ایضا

رویژن:

1۔جو شخص ریویو کی درخواست ZDO کے فیصلے سے مطمئن نہ ہو تو اس فیصلہ کے پندرہ دن کے اندر اندر ریویژن کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔یہ درخواست CZ-4 میں درج واپسی کی وجوہات میں ایک سے زائد کا ذکر ہو گا۔اس درخواست کے ہمراہ فارم CZ-3 میں ZDC اور جس فیصلہ کے خلاف رویژن کی درخواست دی گئی ہو اس کی مصدقہ نقل بھی شامل ہو گی۔یہ درخواست اس افسر کو دی جائے گی جس کو ZDCA نے نامزد کیا ہو گا۔

2۔رویژن کی درخواست موصول ہونے پر رویژن کرنے والا افسر اسے متعلقہ رجسٹر فارم CZ-5 میں درج کر کے اور پندرہ دن کے اندر اندر اس کا فیصلہ کر کے درخواست دہندہ کو فارم CZ-6 میں فیصلہ سے مطمئن کرے گا۔

3۔اگر رویژن سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کل رقم واپس کر دینی چاہیے تو ZDC واپس نہیں کیا جائے گا۔اگر کٹوتی کی رقم کا کچھ حصہ واپس کرنا ہو تو ترمیم شدہ ZDC جاری کیا جائے گا اور اگر درخواست نامنظور ہوتی ہے تو اصل ZDC واپس کیا جائے گا۔

4۔اگر کسی بھی وقت ریکارڈ میں بدیہی غلطی پائی جاتی ہے تو رویژن کرنے والا افسر خود بھی رویژن کی کاروائی کر کے زکوٰۃ کٹوتی کی رقم کو کم یا زیادہ کر سکتا ہے۔[183]

پہلی فصل میں پاکستانی زکوٰۃ انتظامیہ کے حوالے سے وضاحت کی گئی ہے اس پورے نظام کو ایک فلو چارٹ کے ذریعے بھی سمجھا جا سکتا ہے۔

[183]:زکوٰۃ مینوئل، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ، ص، 53-55(c)

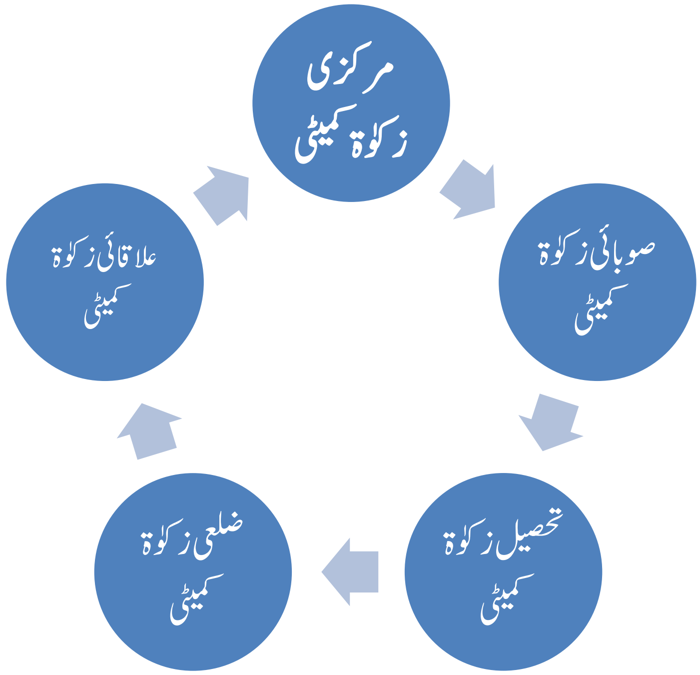
مرکزی زکوٰۃ کمیٹی
صوبائی زکوٰۃ کمیٹی
تحصیل زکوٰۃ کمیٹی
ضلعی زکوٰۃ کمیٹی
علاقائی زکوٰۃ کمیٹی

فصل دوم: مصر میں زکوٰۃ کا تنظیمی ڈھانچہ

یہ فصل دو ابحاث پر مشتمل ہے پہلی بحث میں مصری علماء کی بیان کردہ وجوب زکوٰۃ کی شرائط، مصری الفیصل بنک اور ناصر الاجتماعی بنک کا تعارف بیان کیا جائے گا جبکہ دوسری بحث میں زکوٰۃ کٹوتی کے قوائد وضوابط اور زکوٰۃ کمیٹوں کا تعارف بیان کیا جائے گا۔

مبحث اول: شرائط زکوۃ اور بنک کا تعارف

اس بحث میں مصری علماء کی بیان کردہ وجوب زکوٰۃ کی شرائط، مصری الفیصل بنک اور ناصر الاجتماعی بنک کا تعارف بیان کیا جارہا ہے:

(الف) وجوب زکوٰۃ کی شرائط

1۔ اسلام

عاقل، بالغ مسلمان پر زکوٰۃ فرض ہے اور جہاں تک تعلق ہے بچے اور مجنوں کا تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے راجح قول یہ ہے کہ مسلمان بالغ ہو یا غیر بالغ، عاقل ہو یا غیر عاقل زکوٰۃ واجب ہے۔[184]

غیر مسلموں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے کیونکہ یہ ایک عبادت ہے اور نماز کی طرح فرض ہے، لہذا یہ اجتماعی طور پر اغنیاء سے لیکر فقراء کو دی جائے گی۔

2۔ کامل ملکیت

دوسری شرط یہ ہے کہ کامل ملکیت ہو اور تصرف کا پورا حق حاصل ہو۔[185]

ایک تعریف یہ ہے:

اس سے مراد مال کی مکمل ملکیت ہے، مالک کو مال پر آزادی حاصل ہو اور صرف کرنے پر مکمل اختیار بھی ہو اور اگر مال قرض کے طور پر کسی کو دیا ہے تو اگر واپسی کا امکان موجود ہو تو زکوٰۃ ہو گی اور اگر واپسی کا امکان موجود نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔[186]

3۔ النماء (بڑھوتری)

---

[184]: احمد عطیۃ الباطنی، **الکامل للاقتصادی الاسلامی**، (جامعۃ الازھر مرکز صالح عبد اللہ دورۃ تدریبیۃ عن ادارۃ الزکاۃ القاھرۃ فی الفترۃ، 2001ء) ص/4،

[185]: ایضا۔

[186]: الدابل، یعقوب عبد الوھاب، **نظام الزکاۃ والضمان الاجتماعی فی المملکۃ العربیۃ**، (وزارۃ المالیۃ والاقتصاد الوطنی، مصلحۃ الزکاۃ والدخل،) ص/3

تیسری شرط النماء (بڑھوتری) ہے، بڑھنے والا مال وہی ہے جو تجارت پر لگایا جائے ی اس قابل ہو اس میں ذاتی استعمال کے علاوہ غلے اور پھلوں، چراگاہ میں چرنے والے مویشی اور سامان تجارت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ بڑھنے والا مال چاہے بڑھوتری ذاتی فعل یعنی تجارت سے ہو یا مال میں بذات خود بڑھوتری پائی جاتی ہو مثلاً زرعی پیداوار

4۔ نصاب

چوتھی شرط نصاب ہے مال جب معین مقدار کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہے نصاب سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ زکوٰۃ کے وجوب کے لیے نصاب شرط ہے اور نصاب سے مراد ایسی مقررہ مقدار ہے کہ سال گزرنے کے بعد جو مال اپنی ذاتی استعمال کے بعد فالتو بچ جائے نصاب کہلاتا ہے۔

5۔ حولان حول (سال کا گزرنا)

پانچویں شرط سال گزرنا ہے یعنی وہ مال جو نصاب تک پہنچ چکا ہو اور اس پر بارہ قمری مہینے گزر جائیں سوائے غلے، پھل اور معادن کے ان پر سال گزرنا شرط نہیں ہے۔[187]

یعقوب الدابل کی ایک جامع تعریف یہ بھی ہے:

غلے اور پھل کے علاوہ جو مال نصاب تک پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس میں سے زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔[188]

زکوٰۃ کے وجوب کے لیے ان پانچ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے یعنی زکوٰۃ میں مسلمان ہونا، مال پر مکمل ملکیت ہونا، مال کا بڑھنا، نصاب تک پہنچنا اور اصل سرمایہ پر سال کا گزرنا شرط ہے۔ وجوب زکوٰۃ کی شرائط ذکر کرنے کے بعد اب مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ پر تفصیلی بحث کی جارہی ہے۔

الفیصل مصری بنک:

ذیل میں مصری الفیصل بنک کا پہلے مختصر تعارف بیان کا جارہا ہے تا کہ اس میں زکوٰۃ کے نظام کی اہمیت سے واقفیت ہو سکے:

فیصل اسلامی بینک آف مصر ایک شریعت کے مطابق "مالیاتی ادارہ ہے جو مصر میں واقع ہے اور اس کا صدر دفتر قاہرہ میں ہے، یہ ایک مشترکہ اسٹاک کمپنی ہے اور اسے 1977 میں شامل کیا گیا تھا لیکن 1979 میں کام کرنا شروع کیا تھا۔ بلومبرگ نیوز رپورٹ کرتا ہے کہ یہ مصر اور بین الاقوامی سطح پر "مختلف" تجارتی "بینکنگ مصنوعات اور خدمات" فراہم کرتا ہے، جیسے کہ "کرنٹ اور انویسٹمنٹ اکاؤنٹس اور جوائنٹ اکاؤنٹس، سیونگ سرٹیفکیٹ اور میوچل فنڈز وغیرہ۔

---

[187]: ایضا

[188]: ایضا

فیصل اسلامی بینک مصر کا پہلا اسلامی اور تجارتی بینک ہے۔ بینک نے باضابطہ طور پر 5/7/1979 کو کام شروع کیا تاہم، اصل آغاز اس تاریخ سے پانچ سال پہلے تھا، جب بانیوں نے ملاقات کی اور مصر میں اسلامی شریعت کے مطابق ایک بینک قائم کرنے پر اتفاق کیا جو پوری دنیا کے اسلامی بینکوں کے لیے ایک نمونہ کے طور پر کام کرے۔ ہز رائل ہائینس شہزادہ محمد الفیصل السعود - بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین نے متعدد مصری شخصیات اور عہدیداروں کے سامنے یہ خیال پیش کیا۔ اس خیال کا عوامی اور سرکاری سطح پر وسیع پیمانے پر خیر مقدم کیا گیا۔ بینک کو 1977 کے قانون نمبر 48 کے تحت شامل کیا گیا تھا جس کی پارلیمنٹ نے توثیق کی تھی اور بینک کو ایک اقتصادی اور سماجی ادارے کے طور پر لائسنس دیا گیا تھا جو اسلامی شریعت کے احکام کی تعمیل میں کام کرنے والی ایک مصری مشترکہ اسٹاک کمپنی کی شکل میں تھا۔

1981 کے قانون نمبر 142 کے تحت آرٹیکلز آف کارپوریشن میں ترمیم کی گئی اور 1996 کے قانون 97 کے تحت دوسری بار ترمیم کی گئی۔ بینک کے سرمائے میں سبسکرپشن کے وقت بینک کے شیئرز کی بہت زیادہ مانگ تھی۔ یہ مانگ سبسکرپشن کے لیے پیش کیے گئے حصص سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ اس سے بینک کے سرمائے میں یکے بعد دیگرے اضافہ ہوا یہاں تک کہ یہ ایک مجاز سرمائے کے طور پر 500$ ملین تک پہنچ گیا جبکہ جاری کردہ اور مکمل ادا شدہ سرمائے کے طور پر 297$ ملین تک پہنچ گیا۔ 31/12/2012 تک بینک ایک ملین پچاس ہزار سے زیادہ اکاؤنٹس کا انتظام کرتا ہے۔ اس بنک میں "صندوق الزکاۃ" کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے جو زکوٰۃ وصولی و تقسیم زکوٰۃ کا مکمل انتظام کرتا ہے۔[189]

مصری الفیصل بنک میں ایک شعبہ "صندوق الزکاۃ" کے نام سے قائم ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

صندوق الزکاۃ:(زکوٰۃ فنڈ)

بینک کی سماجی خدمات کی نمائندگی زکوٰۃ فنڈ کے ذریعے کی جاتی ہے جو کہ مصر کے فیصل اسلامی بینک کے اہم اداروں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے اور مصر کا پہلا اسلامی بینک ہونے کے ناطے اس کی خصوصیات میں سے ایک ہے جو اس کے مطابق کام کرتا ہے۔ اسلامی شریعت کے قواعد جن میں بینک کے سرمائے پر زکوٰۃ کی مقررہ ادائیگی شامل ہے۔

بنک فنڈ میں مالی، انتظامی طور پر اور اس کے بجٹ کے حوالے سے ایک آزاد ہے۔ 1977 کے قانون نمبر 48 کے آرٹیکل 3 میں بینک کے انضمام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بینک کے تمام لین دین اور سرگرمیاں اسلامی شریعت کے قواعد وضوابط کے تابع ہوں گی، خاص طور پر سود کے لین دین کی ممانعت کے حوالے سے۔ مقررہ زکوٰۃ کی ادائیگی بینک کی طرف سے ادا کی گئی زکوٰۃ پیداواری لاگت سمجھی جائے گی۔ الازہر کے شیخ اور مذہبی اوقاف کے وزیر (اوقاف) اس کی باقاعدہ نگرانی کرتے ہیں۔[190]

---

[189]:**إدارة صندوق الزكاة الزيتون** ،لبنک الفيصل الاسلامی المصری،(شارع ترعة الجبل خلف مسجد الظواهري ،بجوار اسواق فتح الله، ا لقاهره)ص/20

[190]:**إدارة صندوق الزكاة الزيتون** ،لبنک الفيصل الاسلامی المصری،ص/21

وزیر مذہبی اوقاف نے 1977 کے فرمان نمبر 77 کے آرٹیکل 4 میں بینک کے قوانین کے اجراء کے لیے اہم امور پر بات کی ہے:

"کماکان نص قرار فضیلة وزیرة الأوقاف ،رقم 77 لسنة 1977، بإصدور النظام الأساسی الالبنك فی المادة الرابعلی أنه : یجوز للبنك قبول الهبات والتبرعات من الأفراد والهیئات بالغرض إنفاق فیما یحقق هدف البنك وفی الخدمات الاجتماعي والمساعدة وان یكون قبولها بقرار من مجلس الإداراة .وفی جانب المورد یعمل القائم علی الصندوق قصار جهدهم من أجل تنمیتها "، ویتلقی صندوق الزكاة الأموال عن طریق خصم الزكاة الواجبة شرعاً علی حسابات العملاء المفوضین البنك في خصم زكواتهم وكذلك الزكاة المستحقة علی توزیعی مساهمي لالبنك وقد نمت هذه المورد بشكل مطرد حتی فاقت حاصیلة زكاة الرأس مال لالبنك في بعض السنوات"[191]

ترجمہ:وزیر مذہبی اوقاف کے 1977 کے فرمان نمبر 77 کے آرٹیکل 4 میں بینک کے قوانین کے اجراء کے حوالے سے چار امور بیان کیے ہیں:

- بینک افراد اور اداروں سے تحائف اور عطیات قبول کر سکتا ہے تاکہ انہیں اس شعبے میں خرچ کیا جاسکے۔
- سماجی خدمت اور امداد. ایسے تحائف اور عطیات بورڈ آف ڈائریکٹرز کی قرارداد کے تحت قبول کیے جائیں۔
- فنڈ جمع کنندگان کے کھاتوں پر وصول شدہ منافع سے زکوٰۃ وصول کی جائے جو کلائنٹ کی منظوری سے مشروط ہے۔
- جو بنک کے کلائنٹ نہیں ہیں ان کی زکوٰۃ بھی جمع کی جاسکتی ہے تاکہ جائز ذرائع میں خرچ کی جاسکے۔

اس کے علاوہ وزیر مذہبی اوقاف نے مزید کہا ہے:

ان شرائط کی بناپر فنڈ کے ذمہ دار ایسے وسائل کو تیار کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرتے ہیں۔ یہ وسیلہ بتدریج بڑھ رہا ہے اور کبھی کبھار کلائنٹ کی زکوٰۃ کی رقم فنڈ میں بینک کے اپنے تعاون سے بڑھ جاتی ہے۔ دوسری طرف، بہت سے لوگ جو بینک کے کلائنٹ نہیں ہیں زکوٰۃ فنڈ کی خدمات کو سراہنے کے بعد اپنی زکوٰۃ کی رقم اس فنڈ میں کرتے ہیں تاکہ زکوٰۃ کے جائز ذرائع میں خرچ کیے جاسکیں۔ اخراجات کے بارے میں، فنڈ مینیجر دستیاب فنڈز کو ضرورت مندوں میں تقسیم کرتے ہیں۔[192]

اس بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کا پہلا اسلامی اور تجارتی بینک "البنک الفیصل المصری "ہے۔ بینک نے باضابطہ طور پر 5/7/1979 کو کام شروع کیا۔ اس بینک کو 1977 کے قانون نمبر 48 کے تحت شامل کیا گیا تھا ایک اقتصادی اور سماجی ادارے کے طور پر لائسنس دیا گیا تھا جو اسلامی شریعت کے احکام کی تعمیل میں کام کرنے والی ایک مصری مشترکہ اسٹاک کمپنی کی شکل میں تھا۔۔

---

[191]: ایضا

[192]:**The Fund's Department in Zaytoon** district،Teraat Al-Gabal St., behind Al-Zawahry mosque, Zaytoon district, Cairo, Egypt.

1977 کے قانون نمبر 48 کے آرٹیکل 3 میں بینک کے انضمام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بینک کے تمام لین دین اور سرگرمیاں اسلامی شریعت کے قواعد وضوابط کے تابع ہوں گی، بالخصوص اسی آرٹیکل 4 کے تحت ایک شعبہ "صندوق الزكاة" [193] قائم کیا گیا جو مقررہ زکوٰۃ کی ادائیگی بینک کی طرف سے ادا کی گئی زکوٰۃ پیداواری لاگت سمجھی جاتی ہے۔ الازہر کے شیخ اور مذہبی وزیر (اوقاف) اس کی باقاعدہ نگرانی کرتے ہیں بینک افراد اور اداروں سے تحائف اور عطیات قبول کرتا ہے تاکہ فلاحی کاموں میں خرچ کیے جاسکیں، صاحب اثاثہاور کلائنٹ کی منظوری سے فنڈ جمع کنندگان کے کھاتوں پر وصول شدہ منافع سے زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے اس کے علاوہ جو بنک کے کلائنٹ نہیں ہیں ان کی زکوٰۃ بھی جمع کی جاسکتی ہے تاکہ جائز فلاحی کاموں میں صرف کیے جاسکیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کلائنٹ کا اعتماد بڑھ جاتا ہے، فنڈ میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کے انتظام میں مصری الفیصل بنک کے بعد بنک ناصر الاجتماعی کا بھی اہم کردار ہے ذیل میں اس کا ذکر کیا جارہا ہے:

بنک ناصر الاجتماعی (مصر)

مصری بنک ناصر الاجتماعی جو زکوٰۃ کا انتظام کرتا ہے اس کہ تفصیل یہ ہے:

تاريخ البنک **(بینک کی تاریخ)**

ناصر سوشل بینک 1971 کے ریپبلکن ڈیکری قانون نمبر 66 کے تحت ایک عوامی اتھارٹی کے طور پر قائم کیا گیا تھا جس کا سرمایہ 1.2 ملین پاؤنڈ تھا اور مصر اور مشرق وسطیٰ میں پہلے سماجی اقتصادی ادارے کے طور پر اور دارالحکومت کی ترقی تک یہ 2.5 بلین پاؤنڈ تک پہنچ گیا تھا۔ جولائی 1972 میں بینک کا پھیلاؤ اس حد تک بڑھ گیا جب تک اس کی شاخوں کی تعداد 94 تک پہنچ گئی جو پورے جمہوریہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ [194]

بنک ناصر االاجتماعی کی تاریخی حیثیت کے بعد بنک کا پیغام اور مقصد بیان کیا جارہا ہے:

الرؤية والرسالة **(نظریہ اور مقصد)**

الحماية الاجتماعية والعمل على مساعده الفقراء في تجاوز الصدمات الاقتصادية والاجتماعية بشكل مؤسسي مستدام.[195]

ترجمہ: سماجی تحفظ اور ایک پائیدار ادارہ جاتی انداز میں غریبوں کو معاشی اور سماجی و اجتماعی مشکلات میں مدد کرنے کے لیے کام کرنا۔

الرسالة: **(پیغام)**

---

[193]: بنک میں زکوٰۃ کے متعلق ایک ڈیپارٹمنٹ قائم ہے جو زکوٰۃ وصولی و تقسیم کے مکمل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

[194]: **بنک ناصر الاجتماعی**، وزارة التضامن الاجتماعي، جمهوريه مصر العربيه-

[195]: ایضا

تطبيق الشمول المالي لشرائح العملاء من ذوي الدخل المحدود والفئات الاكثر احتياجا لدعم التنمية المستدامة من خلال خدمات ماليه متنوعة.[196]

ترجمہ: مختلف مالیاتی خدمات کے ذریعے پائیدار ترقی کی حمایت کرنے کے لیے محدود آمدنی والے کلائنٹس اور گروپس کے لیے مالی شمولیت کا اطلاق کرنا۔

الاهداف:

ان يصبح البنك الرائد في مصر لتقديم منتجات وخدمات اجتماعيه وتنموية متكاملة ومستدامه للفئات المستهدفة.[197]

ترجمہ: مختلف محدود گروپس کو مربوط اور پائیدار سماجی اور ترقیاتی مصنوعات اور خدمات فراہم کرنے کے لیے مصر کا سرکردہ بینک کے طور پر اپنی کوشش جاری رکھنا۔

ایک سوشل بینک ہے جو تمام مصریوں کی خدمت کے لیے تیار ہے۔

قانون کے مطابق بینک کے مقاصد یہ ہیں کہ معاشرے کے تمام افراد کے لیے سماجی یکجہتی حاصل کریں تاکہ ان کو باوقار زندگی گزارنے کے مواقع میسر ہوں اور درج ذیل سرگرمیوں کے ذریعے شہریوں میں سماجی اور اقتصادی ترقی حاصل کی جاسکے۔[198]

بنک ناصر الاجتماعی کا زکوٰۃ کے حوالے سے فتویٰ موجود ہے جس سے زکوٰۃ کے انتظام وانصرام کی مزید حقیقت واضح ہوتی ہے:

السؤال

"الطلب المقدم من نائب رئيس مجلس إدارة بنك ناصر الاجتماعي، والمتضمن: يسعدني أن أتقدم لفضيلتكم بأسمَى آيات التقدير والاحترام وخالص الأمنيات بدوام التوفيق، وأتشرف بالإحاطة أنه على ضوء ما ورد بالمادة (3) من اللائحة التنفيذية لقانون إنشاء بنك ناصر الاجتماعي بشأن قيام البنك بنشاط التكافل الاجتماعي الذي يهدف إلى تحقيق التنمية الاجتماعية للمواطنين، وذلك بتنظيم جمع أموال الزكاة وصرفها في مصارفها الشرعية، وحيث إن البنك بصدد إطلاق منتج خاص لعملاء الودائع الاستثمارية لأجل بالبنك، يتلخص في إتاحة ميزة لهؤلاء العملاء لدى قيامهم بفتح حساب الوديعة بتسجيل رغبتهم في قيام بنك ناصر الاجتماعي بخصم زكاة المال سنويًّا، وصرفها في مصارفها الشرعية أو حسب رغبة العميل في اختيار أحد هذه المصارف، وحساب مقدار هذه الزكاة بنسبة 2.5% من أصل الوديعة، أو 10% من العائد المستحق السنوي عليها."[199]

196: ایضا

197: ایضا

198: **بنک ناصر الاجتماعی**،وزارة التضامن الاجتماعی

199: المفتي ،الأستاذ الدكتور،شوقي إبراهيم علام،الرئيسية،الفتاوى،الوكالة،**توكيل بنك ناصر فيحساب الزكاة**،(رقم الفتوى/ 5120، تاريخ الفتوى/29 أكتوبر 2020)

"والأمر معروض على فضيلتكم برجاء التكرم بالإفادة بالرأي الشرعي في احتساب مقدار زكاة المال سنويًّا بالنسبة للودائع الاستثمارية لأجل، وشرعية إتاحة الرغبة لعملاء هذه الودائع في الاختيار بين احتساب مقدار هذه الزكاة بنسبة 2.5% من أصل الوديعة، أو 10% من العائد السنوي المستحق عليها."[200]

ترجمہ:

ناصر سوشل بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے وائس چیئرمین کی طرف سے جمع کرائی گئی درخواست، جس میں یہ شامل ہے: مجھے آپ کی عزت و تکریم کے اعلیٰ شعار اور مسلسل کامیابی کے لیے مخلصانہ خواہشات پیش کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ جیسا کہ قانون کے انتظامی ضوابط کے آرٹیکل (3) میں بیان کیا گیا ہے اس کی روشنی میں ناصر سوشل بینک کے قیام سے متعلق بینک کی یکجہتی سوشل سرگرمی ہے جس کا مقصد شہریوں کے لیے سماجی ترقی حاصل کرنا ہے، زکوٰۃ کے فنڈز کی وصولی اور تقسیم کو منظم کرکے۔ وہ اپنے بینکوں میں رکھنا اور چونکہ بینک میں ٹرم انویسٹمنٹ ڈپازٹس کے صارفین کے لیے ایک خصوصی پروڈکٹ لانچ کرنے کے عمل کو بروئے کار لاتا ہے، اس لیے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان صارفین کو فائدہ فراہم کیا جاتا ہے جب وہ اپنی خواہش کا اندراج کرکے ڈپازٹ اکاؤنٹ کھولتے ہیں۔ تو ان اکاؤنٹس سے سالانہ زکوٰۃ کی رقم کاٹ کر ناصر سوشل بینک میں جمع کریں اور اسے اپنے جائز مصارف میں خرچ کریں، یا صارف کی خواہش کے مطابق ان بینکوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں اور زکوٰۃ کی رقم کو اصل ڈپازٹ کے 2.5٪، یا اس پر واجب الاداسالانہ منافع کا 10٪ شمار کریں۔

یہ معاملہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے، براہ کرم ہمیں ٹرم انویسٹمنٹ ڈپازٹس کے سلسلے میں رقم پر سالانہ زکوٰۃ کی رقم کا حساب لگانے کے بارے میں قانونی رائے سے آگاہ کریں اور ان ڈپازٹس کے صارفین کے لیے اس رقم کے حساب کے درمیان انتخاب کرنے کے جواز کے بارے میں بتائیں۔ یہ زکوٰۃ ڈپازٹ کے اصل کا 2.5٪، یا اس پر واجب الاداسالانہ واپسی کا 10٪ ہے۔

اس سوال کا جو جواب دیا گیا اس کا مفہوم ذکر کیا جارہا ہے:

سرمایہ کاری کے ذخائر کے مالکان کے لیے جائز ہے کہ وہ بینک کو اختیار دیں کہ وہ ہر سال اپنی رقم سے عائد زکوٰۃ کا فیصد نکالے اور بینک انہیں دو فیصد کے درمیان انتخاب دیتا ہے۔ اگر مال کا مالک وہ ہے جو نفع حاصل کرتا ہے اور اس پر زندگی گزارتا ہے تاکہ اس کی رقم کی اصل قائم رہے تو اسے یہ حق ہے کہ جب بھی اس کو لے تو اس کے دسویں حصے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرے۔ معزز قانون اپنے مالکان تک حقوق پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور زکوٰۃ امیروں کے مال میں غریبوں کا حق ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی ادائیگی اور غریبوں تک پہنچنے کے طریقے آسان کر دیے، اس لیے اس میں نمائندگی کی اجازت دی اور رقم کے مالک کا بنک میں اختیار ہے کہ وہ اپنی رقم سے عائد زکوٰۃ کا فیصد نکال کر مستحقین میں تقسیم کرے۔

[200]:المفتي ،الأستاذ الدكتور،شوقي إبراهيم علام،الرئيسية،الفتاوى،الوكالة،**توكيل بنك ناصر فيحساب الزكاة**،(رقم الفتوى/ 5120، تاريخ الفتوى/29 أكتوبر 2020)

ابن عابدین کے مطابق زکوٰۃ دینے والے کے حق میں بخل کو دور کرنا ہے اور اس کو رکھنے والے غریبوں کا فائدہ؛ پس عاجز و استطاعت کی صورت میں اس کو تفویض کرنا جائز ہے، اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں یہ عام ہے، اس لیے اس میں مخصوص ادائیگی اور غیر مخصوص ادائیگی] شامل ہے۔ ابن رشد المالکی نے کہا ہے: مقامِ وکالت کی شرط یہ ہے کہ وہ نمائندگی کے قابل ہو، جیسے: فروخت، تفویض، ضمانت اور دیگر معاہدے۔ جیسے صدقہ، زکوٰۃ اور حج اور امام شیخ ابو اسحاق الشیرازی الشافعی نے کہا ہے: اس کو اختیار دینا جائز نہیں سوائے زکوٰۃ اور حج کے۔ ابن قدامہ الحنبلی نے "المغنی" میں کہا ہے: جہاں تک عبادات کا تعلق ہے، ان میں سے جو بھی مال سے متعلق ہے، جیسے زکوٰۃ، خیرات، نذر اور کفارہ، ان کو جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا اختیار سونپنا جائز ہے، اور زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے کا یہ حق ہے کہ وہ ان کو باہر لے جائے اور مستحقین کو ادا کرے۔ اور اس کے لیے ضروری کہ وہ کسی دوسرے سے کہے: میرے پیسے کی زکوٰۃ اپنے پیسوں سے نکال لو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کے لیے صدقات جمع کرنے اور تقسیم کرنے کے لیے اپنے کارکنوں کو بھیجا اور حضرت معاذ کو یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے یہ حکم ارشاد فرمایا: ان پر صدقہ واجب ہے جو ان کے امیر طبقہ سے وصول کیا جاتا ہے اور ان کے غریب طبقہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔" اگر وہ لوگ تمہاری پیروی کریں تو ان کے مال کی بد دیانتی سے اجتناب کرو اور کسی مظلوم آدمی کی دی گئی بددعا سے بھی ڈرو، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالی کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں وکالت کے جائز ہونے پر عمل کرتے وقت نیت کا موازنہ کرنے کی ضرورت میں کوئی کمی نہیں آتی۔ جیسا کہ فقہاء نے یہ شرط رکھی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں مؤکل کو ادا کرتے وقت اس سے نیت ٹوٹ جاتی ہے۔

اور امام شیرازی نے کہا: زکوٰۃ ادا کرنا درست نہیں ہے سوائے نیت کے، کیونکہ وہ اللہ کے فضل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام نے فرمایا: "اعمال صرف نیتوں پر ہوتے ہیں اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔" اور اس لیے کہ یہ خالص عبادت ہے، یہ نیت کے بغیر درست نہیں، جیسے نماز میں نیت کا معین وقت کیونکہ یہ ایک عبادت ہے جس کے کرنے سے وہ داخل ہو جاتا ہے اور اس کا شروع کرنا نماز کی طرح نیت واجب ہے۔ دوسرا: اس کی نیت کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اس کو تفویض کرنا جائز ہے اور اس کی نیت کو عامل کی کارکردگی سے تشبیہ نہیں دی جاتی، اس لیے نماز کے برعکس نیت کو اس پر ترجیح دینا جائز ہے۔

جہاں تک رقم پر سالانہ زکوٰۃ کی رقم کا حساب لگانے کا تعلق ہے، اور ان ڈپازٹس کے صارفین کو اس زکوٰۃ کی رقم کو ڈپازٹ کے اصل کے 2.5٪، یا اس پر واجب الادا سالانہ واپسی کے 10٪ کے درمیان انتخاب کرنے کی اجازت دینے کی قانونی حیثیت؛ بینک میں جمع رقم کو دیکھ کر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دو معنی ہیں: اگر مال کا مالک اپنے مال کے منافع سے اپنی زندگی میں فائدہ اٹھاتا ہے، تاکہ اس کے پیسے کی اصل قائم رہے اور اس کے لیے اس کی اصل کے استحکام کے ساتھ نفع پیدا کرے، تو اس کے پیسے کو زمین سے تشبیہ دی گئی ہے اور یہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی رقم کی زکوٰۃ بطور زکوٰۃ ادا کرے، جب بھی وہ اسے لے تو نفع کا دسواں حصہ نکالے۔ لیکن اگر مال کا مالک اپنے منافع کو اپنی اصل رقم میں شامل کر دے؛ تاکہ اس کے پیسے کی اصل بڑھ رہی ہو، متعین نہیں: اس وقت اس کی زکوٰۃ رقم کی زکوٰۃ ہے، پھلوں کی زکوٰۃ نہیں، جو کورم پورا ہونے اور سال گزر جانے پر دسواں حصہ ہے۔

اس بنیاد پر سوال کی صورت میں: سرمایہ کاری کے ذخائر کے مالکان بینک کو اختیار دے سکتے ہیں کہ وہ ہر سال اپنی رقم سے عائد زکوۃ کا فیصد نکالے، اور بینک انہیں دو فیصد میں سے ایک انتخاب دیتا ہے۔ اگر مال کا مالک وہ ہے جو نفع حاصل کرتا ہے اور اس پر زندگی گزارتا ہے تاکہ اس کی رقم کی اصل قائم رہے تو اسے یہ حق ہے کہ جب بھی اس کو لے لے اس کے دسویں حصے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرے۔[201]

اس سے معلوم ہوا کہ مصری بنک ناصر االاجتماعی کی طرف سے جاری کردہ یہ فتوٰی انتہائی اہمیت کا حامل ہے تاکہ بنک میں موجود عامل زکوۃ کو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ وصول کرنے اور تقسیم کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔مزید یہ کہ بنک کی طرف سے سماجی، اقتصادی اور تعلیمی منصوبوں کے لیے زکوۃ کمیٹیاں قائم ہیں جو معاشرے میں غربت و بے روزگاری کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں ذیل میں ان کی وضاحت کی جارہی ہے:

مشروعات لجان الزکاۃلبنک ناصر الاجتماعی:۔(ناصر سوشل بینک کی طرف سے زکوٰۃ کمیٹی کے منصوبے۔)

ناصر سوشل بینک کی طرف سے زکوۃ کمیٹیاں قائم ہیں، جن کی سربراہی وزیر یکجہتی اور بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کرتے ہیں یہ کمیٹیاں لوگوں کی فلاح و بہبود وغیرہ کے لیے ہر ممکن اقدامات اٹھاتی ہیں اور ملک سے غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہیں:

"تعمل لجان الزكاة لبنك ناصر الاجتماعى وزيرة التضامن ورئيس مجلس إدارة البنك على إقامة مشروعات خدمية واجتماعيّة واقتصادية وصحية وتعليمية لخدمة المواطنين وخاصة مستحقي الزكاة من خلال أموال التبرعات الموجهة ، وتقدم هذه المشروعات خدماتها بأسعار رمزية للعامة وتقوم بالمساهمة مع الدولة في رفع المعاناة عن إفراد المجتمع من الفقراء والأيتام وغيرهم من الفئات الأولى بالرعاية ، كما أنها تعمل على الحد من البطالة من خلال توفير فرص عمل فى هذه المشروعات للقادرين على العمل. وقد بلغ عدد المشروعات الخيرية والخدمية للجان ما يقرب من 300 مشروع-"[202]

ترجمہ: ناصر سوشل بینک کی زکوٰۃ کمیٹیاں، جن کی سربراہی وزیر یکجہتی اور بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کرتے ہیں، شہریوں کی خدمت کے لیے سماجی، اقتصادی، صحت اور تعلیمی منصوبوں کے قیام کے لیے کام کرتی ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کی جو ہدایت شدہ عطیات کے ذریعے زکوٰۃ کے حقدار ہیں۔ یہ منصوبے عوام کو علامتی قیمتوں پر اپنی خدمات فراہم کرتے ہیں اور غریبوں، یتیموں اور دیگر کمزور گروہوں کے کمیونٹی ممبران کی تکالیف کو دور کرنے میں ریاست میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور یہ ملازمت فراہم کرکے بے روزگاری کو کم کرنے کا کام کرتا ہے۔ ان منصوبوں میں ان لوگوں کے لیے مواقع ہیں جو کام کرنے کے قابل ہیں۔ کمیٹیوں کے خیراتی اور خدمتی منصوبوں کی تعداد اب تقریباً300 تک پہنچ گئی ہے۔

---

[201]:**توكيل لبنك ناصر في حساب الزكاة**،رقم الفتوى/ 5120، تاريخ الفتوى/29 أكتوبر 2020-

[202]:**مشروعات لجان الزكاة لبنك ناصر الاجتماعى** ،وزارة التضامن الاجتماعى، جمهورىه مصر العربىه-

مبحث دوم: قواعد وضوابط اور زکوٰۃ کمیٹیاں

اس میں مصری زکوٰۃ انتظامیہ کے قواعد وضوابط اور زکوٰۃ کمیٹیوں وغیرہ کی تفصیل بیان کی جارہی ہے:

اہم انتظامی امور:

مصری زکوٰۃ انتظامیہ یوں تو زکوٰۃ کے معاملہ میں سرگرم عمل ہے لیکن درج ذیل چار اہم امور پر خصوصی توجہ دیتی ہے جس کی وضاحت یہ ہے:

1۔ سماجی یکجہتی کی سرگرمی:

اس کا مقصد شہریوں کے لیے سماجی ترقی حاصل کرنا ہے، زکوٰۃ کے فنڈز کی وصولی کو منظم کرکے اور انہیں اپنے جائز بینکوں میں تقسیم کرنا، شہریوں کو سماجی قرضے دینا، ان کے حقداروں کو سبسڈی اور امداد دینا، اور اس کے وسائل کا مالک ہونا۔ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے منظور شدہ تکافل ریگولیشن کے مطابق زکوٰۃ کے حقداروں کی امداد کرنا۔

2۔ بینکنگ اور سرمایہ کاری کی سرگرمی:

اس کا مقصد افراد اور اداروں کے لیے اقتصادی ترقی کے حصول کے لیے کام کرنا ہے اور بینک کے لیے وسائل کو حاصل کرنا ہے جو کاروبار اور خدمات اس شعبے میں دوسروں کے لیے انجام دیتا ہے، تمام بینکنگ خدمات فراہم کرکے، بشمول ڈپازٹس کو قبول کرنا اور ان کو منظم کرنا۔ سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ معیار زندگی کو بلند کرنے کے لیے ضروری فنڈز دینا اور بینک کی رقم کو ایسے منصوبوں میں لگانا جن سے معاشرے کو فائدہ پہنچتا ہے اور ابو قیر فرٹیلائزرز کمپنی، سیدی کیر پیٹروکیمیکل کمپنی اور ایتھیلین جیسی کمپنیوں میں حصہ ڈال کر ملازمت کے مواقع فراہم کرنا۔

3۔ خالی جائیدادوں کی سرگرمی:

اس کی نمائندگی قانون نمبر 71 آف 62 کی دفعات کے اطلاق میں ان جائیدادوں کے بارے میں کی گئی ہے جو میت کے ذریعہ بغیر وارث کے چھوڑ دی گئی ہیں اور یہ اس وقت جاری کی جاتی ہے جب ایک وارث میت کے لیے ظاہر ہوتا ہے۔ 33 سال کی مدت اور ان کی تقسیم یکجہتی کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ بیرون ملک متوفی کے ورثاء کے واجبات کی ادائیگی پر کی جاتی ہے۔

4۔ خاندان اور اس کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے فیملی انشورنس سسٹم فنڈ کی سرگرمی:

فیملی انشورنس سسٹم جو کہ 2004 کے قانون نمبر (11) کے تحت بینک کے سپرد کیا گیا تھا تا کہ اخراجات، اجرت اور اس طرح کی دیگر دفعات کو نافذ کیا جاسکے۔[203]

اس سے معلوم ہوا کہ انتظامیہ ان چار اہم امور پر خصوصی توجہ دیتی ہے اور اپنے مقاصد کے حصول تک کوشش جارہ رکھتی ہے۔ سماجی یکجہتی کا مقصد شہریوں کو سماجی ترقی دینا ہے، زکوٰۃ کے فنڈز کی وصولی کو منظم کرکے اور انہیں اپنے جائز بینکوں میں تقسیم کرنا اور مستحقین کو زیادہ سے زیادہ سبسڈی دینا ہے بینکنگ اور سرمایہ کاری کی کا مقصد اپنے شہریوں کو تمام تر سہولیات فراہم کرنا ہے اور اسی طرح انتظامیہ خاندان اور اس کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے فیملی انشورنس سسٹم کو فعال رکھنے اور حقداروں کی امداد کے لیے کوشاں رہتی ہے۔ مصری انتظامیہ ان تمام انتظامی امور کو بروئے کار لاتے ہوئے کچھ قوائد وضوابط کو مد نظر رکھتی ہے جس کی وضاحت یہ ہے:

الشروط والاحکام(شرائط وضوابط)

1۔ قانونی رکن ذاتی طور پر تحفہ، عطیہ یا وصیت کی درخواست پر غور کرتا ہے، جبکہ پیش کنندہ کو اسے رئیل اسٹیٹ رجسٹری میں رجسٹر کرنے کی ضرورت کی ہدایت کرتا ہے۔

2۔ رئیل اسٹیٹ رجسٹری میں رجسٹرڈ درخواست کو منظوری اور اعتراف کے لیے جنرل ڈیپارٹمنٹ آف لیگل افیئرز کو بھیجنا کہ یہ قانونی عناصر کو پورا کرتا ہے، کیونکہ اس کی منظوری بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سامنے پیش کرنے کی شرط ہے۔

3۔ وہ اس درخواست کی ایک کاپی جنرل ڈپارٹمنٹ آف زکوٰۃ کو بھیجتا ہے، جمع کرائی گئی درخواست قانونی فتویٰ لینے کے لیے جمہوریہ کے مفتی اعظم کے دفتر کو بھیجی جائے گی اور اس کے بعد برانچ میں محکمہ کو بھیجی جائے گی۔

4۔ عطیہ کی درخواست یا وصیت ایک نجی ڈوزیئر میں لیگل ڈیپارٹمنٹ سے موصول ہونے والی قانونی رائے کے ساتھ مرتب کی جاتی ہے اور اسے بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے لیے جنرل ڈپارٹمنٹ آف زکوٰۃ کو بھیجی جاتی ہے۔

5۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تحفہ یا وصیت کو قبول کرنے کے بعد، معاملہ عمل درآمد کے لیے برانچ کو واپس کر دیا جاتا ہے۔

6۔ (دس ہزار پاؤنڈز) تک کے عطیات، تحائف یا وصیتیں موصول ہونے کی صورت میں، انہیں منظور کرنے کا اختیار بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین یا اس کے مجاز نمائندے کو دیا جائے گا۔

---

[203]: **بنک ناصر الاجتماعی،المصری،** 1971ء،قاہرہ،مصر

ان شرائط واحکام سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کوئی بھی قانونی رکن بذات خود تحفہ، عطیہ، وصیت یا زکوٰۃ فنڈ کی درخواست پر مکمل غور و فکر کرتا ہے قانونی عناصر کو پورا کرنے کے لیے اس کی منظوری بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے لینا ضروری ہے۔ درخواست کی ایک کاپی جنرل ڈپارٹمنٹ آف زکوٰۃ کو بھیجی جاتی ہے اور جانچ پڑتال کے بعد اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ ان قوائد ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ سروس حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے:

اجراءات الحصول علی الخدمه(سروس حاصل کرنے کا طریقہ کار)

ایسا کرنے کا خواہشمند شخص بینک کو ایک واضح درخواست جمع کراتا ہے جس میں تحفہ، عطیہ یا وصیت سے متعلق دستاویزات جمع کرانے کے ساتھ عمل درآمد کی خواہش کو تفصیل سے بتایا جاتا ہے۔

مصری زکوٰۃ انتظامیہ اہم انتظامی امور کو بروئے کار لاتے ہوئے اور شرائط واحکام پر عمل کرتے ہوئے شہریوں کو سروس مہیا کرتی ہے ،مصری شہری جن اداروں یا زکوٰۃ کمیٹیوں سے یہ سروس حاصل کرتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

تشکیل لجنة زکاه(زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل)

زکوٰۃ کے انتظامی ادارے کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے مالی وانتظامی امور کرتا ہے ذیل میں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

نائب المدیر العام لشؤن المالیۃ والاداریۃ**(ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے مالی وانتظامی امور)**

یہ بڑاادارہ ہے جس کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے اس کے تحت دو ادارے کام کرتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(الف)ادارۃ الشؤن الاداریۃ(**ادارہ برائے انتظامی امور**)

اس ادارہ میں اجتماعی خدمات، کام کرنے والوں کی تقرری اور معزولی اور روزگار کے شعبے ہیں۔

1۔ عوامی خدمات کا شعبہ

2۔ تقرری اور معزولی کا شعبہ

3۔روزگار کا شعبہ

یہ خدمات اس ادارہ کے تحت سرانجام دی جاتی ہیں۔

(ب) ادارۃ الشؤن المالیۃ(ادارہ برائے مالی امور)

اس ادارہ میں مختلف شعبہ جات ہیں، مثلاً فنڈ، قرض حسنہ، آڈٹ، اور زکوٰۃ وخیرات کا حساب کتاب وغیرہ

1۔مالی فنڈ کا شعبہ

2۔ قرض حسنہ کا شعبہ

3۔ آڈٹ کا شعبہ

4۔ز کوٰۃ و خیرات کا شعبہ

5۔ محصولات کا شعبہ

6۔جنرل حساب کتاب کا شعبہ[204]

اس بحث سے **معلوم** ہوا کہ مصر میں ز کوٰۃ انتظامیہ کا ایک بڑا ادارہ" **نائب المدیر العام** [205]**لشؤون المالیۃ والاداریۃ** " **(ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے مالی وانتظامی امور)** ہے اس کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے اس کے تحت دو ادارے کام کرتے ہیں ایک"ادارۃ الشؤن الاداریۃ"(ادارہ برائے انتظامی امور)اس ادارہ میں اجتماعی خدمات،انتظامیہ کی تقرری اور معزولی اور روزگار کے شعبے وغیرہ قائم ہیں اور دوسرا" ادارۃ الشؤن المالیۃ(ادارہ برائے مالی امور)اس ادارہ میں مختلف شعبہ جات ہیں،مثلا فنڈ،قرض حسنہ،آڈٹ،اور ز کوٰۃ وخیرات کا حساب کتاب وغیرہ۔یہ تمام فرائض اس ادارہ کے تحت سرانجام دیے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ مصر میں ز کوٰۃ کی بڑی انجمنیں کام کر رہی ہیں ز کوٰۃ تنظیمیں مختلف ہیں جیسے ان میں ایک یہ ہے:

مشاقیت الازہر:

یہ حکومت سے متعلق ہے اور ز کوٰۃ و صدقات پر کام کرنے والی سب سے مشہور اور قدیم ترین تنظیم سمجھی جاتی ہے۔اس کے علاوہ بہت ساری تنظیمیں ہیں جو اس میدان میں کام کر رہی ہیں لیکن وہاں ان کے درمیان کوئی رابطہ یا ہم آہنگی نہیں ہے،اس میں ز کوٰۃ کا شعبہ ہے جسے مالیاتی شعبہ کہا جاتا ہے اور ان کے دو اکاؤنٹس ہیں جس میں اعداد و شمار کر کے ز کوٰۃ کی وصولی کی جاتی ہے اور ان اکاؤنٹس میں جمع کی جاتی ہے۔

ز کوٰۃ کے ڈائریکٹر نے تنظیمی ڈھانچے میں "فیلڈ ریسرچ"کرنے والا شعبہ قائم کیا جو ز کوٰۃ کے تمام امور کا موازنہ کرتا ہے۔بالخصوص سرکاری ریکارڈ میں رجسٹرڈ،ز کوٰۃ جمع کرنے والے سیکشن اور حساب لگانے والے سیکشن کو باقاعدگی سے دیکھا جاتا ہے۔اس طرح ان

---

[204] :الباطنی ،احمد عطیۃ **الھیاکل التنظیمیۃ لمؤسسات الزکاۃ،بیت الزکاۃ المصری**

[205]:ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل جو متعلقہ شعبہ کی طرف سے ڈائریکٹر جنرل کے ماتحت کام کرتا ہے۔

لوگوں کی تعداد جو الزکاۃ کے تابع ہیں، مختلف اقسام کی نشاندہی کرتے ہوئے۔ ان کے پاس موجود رقم سے زکوٰۃ کا حساب لگا کر نکالنا ضروری ہے۔ پھر اس کے مطابق زکوٰۃ جمع کرنا اور متعلقہ یا محکمہ اسے وصول کرتا ہے (اسے خرچ کرنے کی ذمہ داری انتظامیہ کے پاس ہے)۔[206]

اس سے معلوم ہوا کہ مشاقیت الازہر ایک قدیم ترین پرائیویٹ زکوٰۃ تنظیم ہے جس کا حکومت سے باقاعدہ تعلق ہے۔ اس میں زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا ہے اور ریکارڈ رکھا جاتا ہے یہ تنظیم اپنی تشہیری مہم میں بہت فعال نظر آتی ہے۔ ذیل میں مصری زکوٰۃ انتظامیہ کا ایک فلوچارٹ دیا جارہا ہے جس مصر کے نظام زکوٰۃ کو سمجھا جاسکتا ہے:

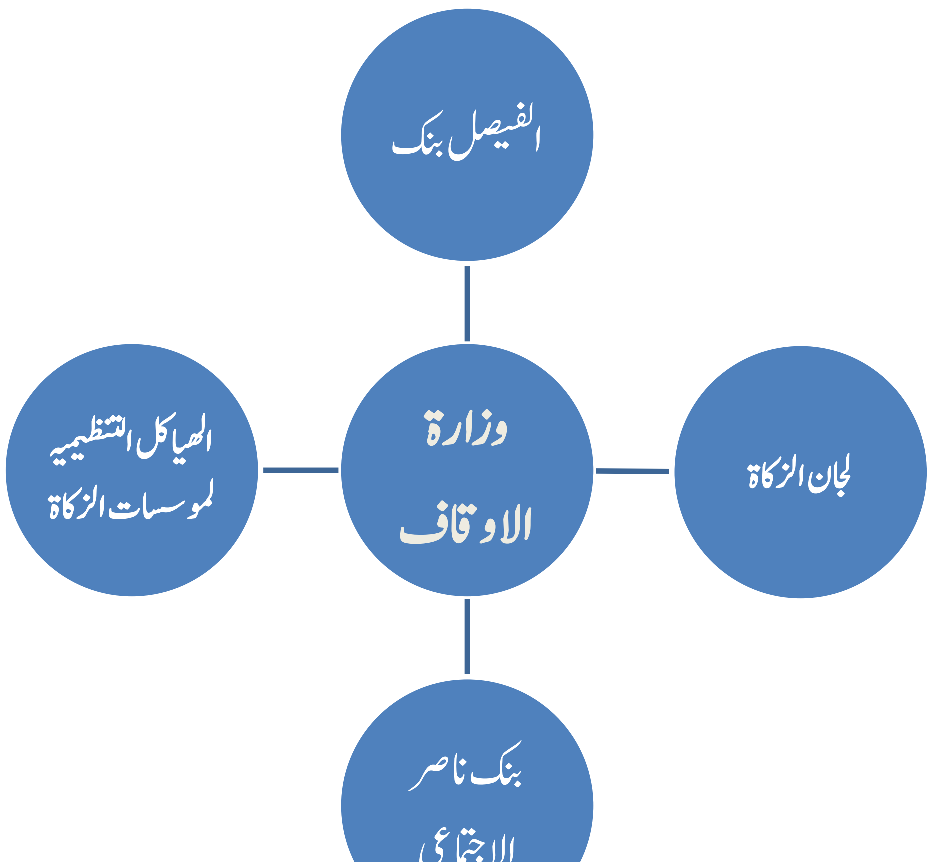

[206]:**International Political Economy and Development(IPED)** Hosam Elsayed Abdelhalim Aamr Helal(Egypt)

فصل سوم: تجزیہ و تقابل

یہ فصل دو ابحاث پر مشتمل ہے۔ پہلی بحث میں پاکستان اور مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ کا تجزیہ و تقابل کے عنوان سے ہے اور دوسری بحث میں دونوں ممالک کے تجزیہ و تقابل کے بعد عصر حاضر کے مطابق حل پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس پر عمل پیرا ہو کہ پاکستانی نظام زکوٰۃ کو مزید فعال اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

مبحث اول: پاکستان اور مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ: تجزیہ و تقابل

تجزیہ و تقابل اہم نکات کی صورت میں کیا جارہا ہے:

- پاکستان میں سرکاری سطح پر نظام زکوٰۃ کا نفاذ ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے ہوا اور اس آرڈیننس کا نام "زکوٰۃ و عشر آرڈیننس رکھا گیا اور اس بات کی وضاحت کی گئی کہ یہ پورے ملک میں نافذ ہو گا اور ایسی کمپنیوں یا ایسوسی ایشنز پر ہو گا جن کی اکثریت کے مالک پاکستانی مسلمان ہوں۔ ملک میں زکوٰۃ کا قانون ہونا خوش آئند ہے۔
- حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس زکوٰۃ و عشر 1980ء میں مرکزی زکوٰۃ و عشر کمیٹی انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے جو بالواسطہ صوبائی، ضلعی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ یعنی مرکزی زکوٰۃ کمیٹی اپنے ماتحت تمام کمیٹیوں کی نگرانی کرتی ہے۔
- غیر مسلموں اور غیر پاکستانیوں کے جتنے بھی اثاثے ہیں ان سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی اسی طرح ملک میں موجود غیر مسلموں / غیر پاکستانیوں کی کمپنیوں سے مرکزی زکوٰۃ کونسل زکوٰۃ کٹوتی کا حکم جاری نہیں کرے گی۔ اسی طرح اگر کوئی صاحب نصاب کی شرائط پر پورا نہیں اتر رہا تو اس کے اثاثوں سے بھی زکوٰۃ کٹوتی نہیں ہو گی۔
- "زکوٰۃ کا موجودہ نظام وفاقی سطح پر ایک مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، ہر صوبے میں ایک صوبائی زکوٰۃ کونسل، ہر ضلع میں ایک ضلعی زکوٰۃ کمیٹی، ہر تحصیل (یا سب ڈویژن) میں ایک تحصیل زکوٰۃ کمیٹی اور ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی پر مشتمل ہے۔
- وزرات مذہبی امور حکومت پاکستان نے زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کے اعتبار سے مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی و علاقائی کمیٹیاں تشکیل دی ہیں جو اس مد میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں مرکزی زکوٰۃ کونسل کے چیئرمین کا تقرر صدر چیف جسٹس آف پاکستان کے مشورے سے ہوتا ہے اور اس کے پاس صوبائی، ضلعی اور مقامی و علاقائی زکوٰۃ کمیٹیوں کا مکمل اختیار ہوتا ہے۔

- صوبائی زکوٰۃ کونسل کا چیئرمین ہائی کورٹ کا جج ہوتا ہے یا رہا ہو اور اسے چیف جسٹس آف پاکستان کے مشورے سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تین علمائے کرام کے ساتھ ساتھ سیکٹری خزانہ، سیکٹری بلدیات اور سیکٹری معاشرتی بہبود وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ صدر پاکستان کی وساطت سے ایڈمنسٹریٹر جنرل آف زکوٰۃ منتخب ہوتا ہے اس کے پاس مرکزی زکوٰۃ کونسل کی مکمل نگرانی و کنٹرول ہوتا ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل ہی صوبائی زکوٰۃ کونسل کا قیام عمل میں لاتی ہے۔
- زکوٰۃ کمیٹی کے متعلقہ چیئرمین کی عدم موجودگی میں یا کسی اور عذر کی بنا پر متعلقہ کونسل کا فرد قائم مقام کی حیثیت سے کام سرانجام دے گا اور اگر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے اختیارات کا غلط استعمال کیا تو ساری ذمہ داری اس پر ہو گی۔
- زکوٰۃ و عشر آرڈیننس پاکستان کے تمام مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص وفاقی شرعی عدالت میں یہ اقرار نامہ جمع کرواتا ہے کہ وہ مسلمان ہے لیکن اپنی فقہ کے مطابق زکوٰۃ و عشر جمع کروانے کا پابند نہیں ہے تو اس کو عدالت استثنیٰ دے سکتی۔
- اگر کوئی شخص اپنے دو جاننے والے گواہوں کے سامنے حلفا یہ بیان دیتا ہے کہ وہ اس عقیدے اور فقہ کے مطابق زکوٰۃ و عشر آرڈیننس میں دیے ہوئے طریقے کے مطابق زکوٰۃ و عشر دینے کا پابند نہیں ہے اور وہ اپنی رقم صدقات و خیرات کے طور پر بھی نہیں دینا چاہتا تو اس سے وصول نہیں کی جائے گی اور اگر غلطی سے زکوٰۃ وصول ہو گئی تو مخصوص طریقے کے مطابق جانچ پڑتال کر کے واپس کر دی جائی گی لیکن اگر وفاقی شرعی عدالت کے تحت ایسے شخص کا حلف نامہ درست نہ ہو تو زکوٰۃ وصول کی جائے گی اور قانون کے مطابق کاروائی بھی کرے گی۔[207]
- زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ افراد، اداروں اور کمپنیز کے علاوہ اگر کوئی ملک کا شہری جو مسلمان ہے اگر زکوٰۃ واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کو مخصوص طریقہ کار کے مطابق واپس کر دی جاتی ہے۔
- محکمہ زکوٰہ کو غربت کے خاتمے کے عمل میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے زکوٰۃ کے نظام کو ہر سطح پر بحال کرنا چاہیے تھا لیکن بدقسمتی سے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان محکموں کا عمل محدود ہوتا جا رہا ہے جو صرف اہم سرکاری سرگرمیوں کے اشارے پر کام کرتے ہیں۔
- پاکستان میں فرقہ واریت کی وجہ سے زکوٰۃ کا نظام سست روی کا شکار ہے۔ کارکردگی سے متعلق مسائل کے حل کے لیے انتظامیہ تبدیلیاں لانے میں ناکام ہے۔

[207]: **زکوٰۃ مینوئل**، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ، ص:45-50(c)

- پاکستانی نظام زکوٰۃ میں ملازمین کو چیک اینڈ بیلنس کے ذریعے مانیٹر نہیں کیا جاتا۔ اہلکار کی طرف سے رشوت خوری کی شکایات، نظام زکوٰۃ کے لیے موثر اور جدید نظام لانے میں حکومت کی کوئی خاصتوجہ نہیں ہے۔
- مصری الفیصل بنک میں ایک شعبہ "صندوق الزكاة " ہے جس میں زکوٰۃ کا مکمل حساب کتاب رکھا جاتا ہے اور اس بنک کی مرکزی، شہری اور علاقائی سطح پہ شاخیں ہیں جہاں سے انتظامیہ بآسانی وصولی و تقسیم کا کام سرانجام دیتی ہے۔اس کے علاوہ وزارت اوقاف بنک میں موجود زکوٰۃ فنڈ کے بارے میں اہم معلومات، تجاویز اور شرائط مقرر کرتی ہے۔
- مصر میں زکوٰۃ کے حوالے سے دوسرا بڑا بنک "ناصرالاجتماعی المصری " ہے۔ یہ بنک اپنے تمام مالی امور سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ تکافل اور اجتماعی خدمات پر بھی کام کرتا ہے بالخصوص اس میں ایک شعبہ زکوٰۃ کا ہے جو زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا مکمل انتظام وانصرام کرتا ہے۔ زکوٰۃ وصولی کا مکمل طریقہ کاراور اسی طرح زکوٰۃ تقسیم کا بھی مکمل بندوبست ہے۔[208]
- مصری بنک ناصر االاجتماعی میں جامعہ الازہر کے مفتی اعظم کی طرف سے جاری کردہ زکوٰۃ کا فتوٰی انتہائی اہمیت کا حامل ہے تاکہ بنک میں موجود زکوٰۃ کے شعبہ میں کام کرنے والے اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے وصولی و تقسیم کے عمل کو بہتر بناسکیں۔
- مصر میں زکوٰۃ انتظامیہ کا ایک بڑاادارہ" نائب المدیر العام لشؤن المالیۃ والاداریۃ "**(ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے مالی وانتظامی امور)** ہے اس کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے اس کے تحت دو ادارے کام کرتے ہیں جو زکوٰۃ کا مکمل انتظام وانصرام کرتے ہیں۔
- مصر میں ایک ذرائع ابلاغ کا شعبہ قائم ہے جو اپنی تشہیری مہم جاری رکھتا ہے یہ شعبہ باقاعدہ زکوٰۃ اور دیگر صدقات وخیرات وغیرہ کی اہمیت وضرورت کے بارے میں آگاہ کرتا ہے جس سے لوگ زکوٰۃ کی اہمیت وضرورت سے واقف ہوتے ہیں۔
- مصری محکمہ زکوٰۃ میں ایک شعبہ جانچ پڑتال کا ہے جو زکوٰۃ کے اندرونی اور بیرونی معاملات کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا مکمل ریکارڈ رکھتا ہے جس سے لوگوں کا اعتماد بحال ہوتا ہے۔

---

[208]: **إدارة صندوق الزكاة الزيتون** ،لبنک الفیصل الاسلامی المصری

- مشاقیت الازہر یہ زکوٰۃ پر کام کرنے والی سب سے مشہور اور قدیم ترین فلاحی تنظیم سمجھی جاتی ہے۔،اس میں زکوٰۃ کا شعبہ ہے جسے مالیاتی شعبہ کہا جاتا ہے اور ان کے دو اکاؤنٹس ہیں اعداد و شمار کر کے زکوٰۃ وصول کر کے ان اکاؤنٹس میں بھیجی جاتی ہے۔یہ تنظیم پورے ملک میں بذات خود فلاحی کام سر انجام دیتی ہے۔
- مشاقیت الازہر کے علاوہ بھی مصر میں زکوٰۃ کی چھوٹی اور بڑی تنظیمیں کام کر رہی ہیں اور یہ پرائیویٹ سطح پر زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا انتظام کرتی ہیں۔
- مصر میں زکوٰۃ انتظامیہ زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات و خیرات، تحائف، عطیات اور وقف شدہ اشیاء بھی اکھٹی جمع کرتی ہے اور ضرورت کے مطابق اس فنڈ سے ہر قسم کے فلاحی کام سر انجام دیتی ہے۔
- پرائیویٹ سطح پر فلاحی تنظیمیں زکوٰۃ و صدقات کے حوالے سے مکمل تشہیری مہم چلاتی ہیں جس سے صاحب استطاعت لوگ حکومت کو زکوٰۃ دینے کے ساتھ ساتھ ان تنظیموں کو بھی کافی امداد دیتے ہیں۔

پاکستان اور مصر میں زکوٰۃ انتظامیہ کے تجزیہ و تقابل کے اہم پہلوؤں سے کچھ مشترکہ امور سامنے آئے مثلاً حکومتی وزارت کے زیر انتظام، بنکوں کے ذریعے زکوٰۃ وصولی اور زکوٰۃ کمیٹیوں کا قیام وغیرہ اسی طرح کچھ مختلف امور بھی ہیں جیسے زکوٰۃ کا قانون ہونا، مقامی سطح پر زکوٰۃ وصولی و تقسیم، شعبہ جانچ پڑتال اور شعبہ ذرائع ابلاغ وغیرہ اسی طرح پاکستان کی زکوٰۃ انتظامیہ میں چند نمایاں خوبیاں ہیں مثلاً زکوٰۃ آرڈیننس کا ہونا، اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کی طرف رجوع کرنا اور انتظامیہ کا انتخاب باقاعدہ مشاورت سے ہونا وغیرہ اس کے ساتھ ساتھ چند نمایاں خامیاں بھی ہیں جیسے مخصوص فرقہ کو استثنیٰ دینا، ملازمین کی عدم دلچسپی وغیرہ اسی طرح مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ میں چند نمایاں خوبیاں ہیں مثلاً وزارت اوقاف کے زیر انتظام، جامعہ الازہر کے فتویٰ پر عمل درآمد، بنکوں پر اعتماد، شعبہ ذرائع ابلاغ اور شعبہ جانچ پڑتال کا قیام وغیرہ اس کے ساتھ ساتھ چند خامیاں بھی موجود ہیں جیسے زکوٰۃ آرڈیننس کا نہ ہونا، محکمہ زکوٰۃ کا زکوٰۃ کے علاوہ دیگر عطیات و صدقات کی وصولی کی شکایات وغیرہ لہٰذا ان مشترکہ و مختلف امور اور خوبیوں اور خامیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اب دونوں ممالک کے نظام ہائے زکوٰۃ کی دور حاضر کے مطابق تطبیق کرتے ہوئے بالخصوص پاکستانی زکوٰۃ انتظامیہ کے لیے ایک مجوزہ عملی خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

مبحث دوم: دونوں ممالک کی عصری تطبیق:

عربوں اور مسلمانوں کی پسماندگی اور نظام کے نفاذ میں ان کی ناکامی کی بڑی وجہ اسلامی ممالک نے زکوٰۃ کے نفاذ میں رضاکارانہ طور پر مغربی طرز کے نظریے کا ساتھ دینا ہے۔ مغربی اقدار نے مختلف معاشی نظام اپنائے ہوئے ہیں جو اپنی شکلوں میں مختلف ہیں، لیکن ان میں ایک چیز مشترک ہے کہ وہ اسلامی معاشی نظام سے انحراف نہیں کرتے۔ یہ واضح ہے کہ تجربات ومشاہدات ایک ملک سے دوسرے اور ایک ادارہ جاتی ماڈل سے مختلف ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے اداروں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: پہلے حصہ میں قانونی ذمہ داری کے اصول کے مطابق زکوٰۃ کے اطلاق پر مبنی ممالک ہیں مثلاً سوڈان، ملائشیا، پاکستان اور سعودی عرب وغیرہ جن میں نظام زکوٰۃ قانونی حیثیت رکھتا ہے۔ دوسرے حصہ میں مختلف ممالک ہیں جہاں قانونی حیثیت موجود نہیں ہے بلکہ رضاکارانہ طور پر ہی زکوٰۃ کا انتظام وانصرام کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے ذمہ داروں پر پابندی عائد نہیں کی گئی جن میں الجزائر، تیونس، مراکش، مصر، اردن اور کویت وغیرہ شامل ہیں ان میں مخصوص افراد اور ادارے زکوٰۃ ادا کرنے کے پابند ہیں، لیکن زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کے ان کے اپنے اپنے طریقے ہیں۔

ذیل میں پہلے مصر میں زکوٰۃ انتظامیہ کے تجزیہ و تقابل کے بعد جو اہم پہلو سامنے آئے ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے دور حاضر کے مطابق حل پیش کیا جارہا ہے:

مصر:

- مصر میں زکوٰۃ کی قانونی حیثیت موجود نہیں ہے بلکہ رضاکارانہ طور پر ہی زکوٰۃ کا انتظام و انصرام کیا جاتا ہے۔ ان میں مخصوص افراد و ادارے زکوٰۃ ادا کرنے کے پابند ہیں جس کی وجہ سے کئی افراد حکومت کی طرف سے قائم کردہ ادارہ کو زکوٰۃ دینے کے پابند نہیں ہیں۔ لہٰذا اس خامی کو دور کرنے کا بہترین حل یہ ہے کہ ملک میں سعودی عرب، ملائیشیا اور پاکستان وغیرہ کی طرح نظام زکوٰۃ کو ایک قانونی شکل دی جائے اور جو بھی ملک کا باشندہ بشرطیکہ مسلمان ہو اور صاحب استطاعت بھی ہو اس کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہ رکھا جائے۔ اس طرح زکوٰۃ وصولی میں اضافہ ہو گا، مستحقین کو حق ملے گا اور ملک معاشی لحاظ سے مزید مضبوط ہو گا۔

- مشاقیت الازہر یہ زکوٰۃ پر کام کرنے والی سب سے مشہور اور قدیم ترین فلاحی تنظیم سمجھی جاتی ہے۔،اس میں زکوٰۃ کا شعبہ ہے جسے مالیاتی شعبہ کہا جاتا ہے اور ان کے دو اکاؤنٹس ہیں اعداد و شمار کر کے زکوٰۃ کی وصولی کی جاتی ہے اور ان اکاؤنٹس میں جمع کی جاتی ہے۔یہ تنظیم پورے ملک میں بذات خود فلاحی کام سر انجام دیتی ہے۔لہذا اس تنظیم کو حکومت کی طرف سے قائم کردہ محکمہ زکوٰۃ میں ضم کرنا چاہیے کیونکہ یہ تنظیم بھی غربت کے خاتمہ کے لیے کام کر رہی ہے،دونوں کے مقاصد ایک ہیں،اس طرح اس تنظیم کی طرف سے قائم کی گئیں الگ طور پر کمیٹیوں کے خاتمہ سے یہ فنڈ زیادہ سے زیادہ فلاح و بہبود پر خرچ ہو گا۔
- مشاقیت الازہر کے علاوہ بھی مصر میں زکوٰۃ کی چھوٹی اور بڑی تنظیمیں کام کر رہی ہیں اور یہ پرائیویٹ سطح پر زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا انتظام کرتی ہیں۔لہذا ان تمام تنظیموں کو ایک ہی محکمہ زکوٰۃ میں ضم کیا جائے،کیونکہ ان تنظیموں کے مقاصد بھی ایک ہیں کہ ملک سے غربت ختم کر کے لوگوں کو معاشرے میں فعال شہری بنایا جائے،لہذا محکمہ زکوٰۃ لوگوں کی طرف سے اپنا اعتماد بحال کرتے ہوئے مناسب انتظامات کرے تاکہ ملک امن و سکون کا گہوارہ بن سکے۔
- مصر میں زکوٰۃ انتظامیہ زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات و خیرات، تحائف، عطیات اور وقف شدہ اشیاء بھی اکھٹی جمع کرتی ہے اور ضرورت کے مطابق اس فنڈ سے ہر قسم کے فلاحی کام سر انجام دیتی ہے حالانکہ اس طرح فنڈ خرد برد ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔لہذا انتظامیہ کو چاہیے کہ زکوٰۃ فنڈ کا الگ شعبہ قائم ہے اس میں صرف زکوٰۃ فنڈ رکھا جائے اور دیگر عطیات و تحائف کو الگ رکھا جائے اور اس فنڈ سے باقی فلاحی کام کیے جائیں تاکہ آڈٹ کرنے میں آسانی ہو۔
- پرائیویٹ سطح پر فلاحی تنظیمیں زکوٰۃ و صدقات کے حوالے سے مکمل تشہیری مہم چلاتی ہیں جس سے صاحب استطاعت لوگ حکومت کو زکوٰۃ دینے کے ساتھ ساتھ ان تنظیموں کو بھی کافی امداد دیتے ہیں۔کیونکہ ملک میں زکوٰۃ کا باقاعدہ قانون نہیں بنا ہوا اس لیے مخصوص افراد اور ادارے ہی زکوٰۃ دینے کے پابند ہیں اور باقی افراد اور ادارے پرائیویٹ سطح پر قائم تنظیموں کو زکوٰۃ و صدقات دیتے ہیں اور ان کی تشہیری مہم بھی تیز ہوتی ہے جس سے لوگ ان پر اعتماد کرتے ہیں۔لہذا محکمہ زکوٰۃ اپنے ماتحت قائم شدہ شعبہ زکوٰۃ کو متحرک رکھے زکوٰۃ کی تشہیر کر کے اپنا اعتماد بحال رکھے اس طرح وصولی زکوٰۃ میں مزید اضافہ ہو گا۔

- مصری نظام زکوٰۃ میں ایک بڑا محکمہ زکوٰۃ ہے جس کا ایک (المدیر العام)ڈائریکٹر جنرل ہے جو اس سارے نظام کو کنٹرول کرتا ہے اس میں بنک ناصر الاجتماعی اور مصری الفیصل بنک ہیں جو زکوٰۃ کے اوپر کام کرتے ہیں جن کی ملک بھر میں شاخیں ہیں، اسی طرح مشکیت الازہر ادارہ ہے جو وزارت او قاف کے ماتحت کام کرتا ہے وزارت او قاف اور وزارت سماجی خدمات یہ اس محکمہ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اہم تجاویز پیش کرتی ہیں نائب المدیر العام لشؤن المالیۃ والاداریۃ(ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے مالی وانتظامی امور) ادارہ ہے جس کے آگئے ذیلی شعبہ جات ہیں ہے مثلاز کوٰۃ کی وصولی، فنڈ کا حساب وکتاب، ذرائع آمدنی، تقسیم زکوٰۃ، مناسب انتظامات، ریسرچ سنٹر، وظائف کی تقسیم، یتیم، بیوہ اور معذوروں کی بحالی، ذرائع ابلاغ دیگر صدقات جاریہ اور محصولات وغیرہ نیز زکوٰۃ کی وصولی و تقسیم کے لیے ہر مناسب انتظامات کرنے کے لیے الگ الگ شعبے قائم کیے گئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے یہ اقدامات خوش آئند ہیں لیکن زکوٰۃ کا باقاعدہ قانون نہیں ہے اور یہ سب رضاکارانہ طور پر ہونے کی وجہ سے بعض افراد اور ادارے زکوٰۃ دینے کے پابند نہیں لہذا زکوٰۃ کا قانون بنا کر ملک کے تمام باشندے جو مسلمان ہیں اور صاحب استطاعت ہیں ان سب کو پابند بنایا جائے۔
- مصر میں غربت کے خاتمے کے عمل میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے زکوٰۃ کے نظام کو ہر سطح پر بحال کیا جانا چاہیے۔ بدقسمتی سے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمام محکمے کمزور ہوتے جارہے ہیں جو صرف اہم سرکاری سرگرمیوں کے اشاروں پر کام کرتے ہیں اس رجحان کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

ذیل میں اب پاکستان اور مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ کے تجزیہ و تقابل کے بعد جو اہم پہلو سامنے آئے ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے دور حاضر کے مطابق حل پیش کیا جارہا ہے:

پاکستان:

دور حاضر کے مطابق پاکستانی زکوٰۃ انتظامیہ کو بہتر بنانے کا حل:

- پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اگر ملک میں نظام زکوٰۃ کو مکمل بحال کیا جائے، حکومت اس نظام کو رائج کرنے میں مخلص ہو تو غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ (یو این ڈی پی) کی رپورٹوں کے مطابق، پاکستان کا ایچ ڈی آئی 0.55 ہے، عالمی انڈیکس میں 187 میں سے 147 نمبر پر ہے، اور کثیر جہتی غربت کی شرح 0.237 ہے جس کا مطلب ہے کہ 26.5 فیصد آبادی شدید

کثیر جہتی غربت میں زندگی گزار رہی ہے۔65 فیصد کثیر جہتی غربت دولت سے زیادہ کی عکاسی کرتی ہے، یہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور معیار زندگی کو مد نظر رکھتی ہے۔ پاکستان میں غربت خطے، صوبوں اور دیہی بمقابلہ شہری علاقوں کے لحاظ سے نمایاں طور پر مختلف ہوتی ہے۔ "شہری علاقوں میں غربت 9.3 فیصد ہے جبکہ دیہی علاقوں میں یہ 54.6 فیصد ہے۔"فاٹا میں دو تہائی سے زیادہ لوگ (73 فیصد) اور بلوچستان (71 فیصد) کثیر جہتی غربت میں رہتے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں غربت 49 فیصد، گلگت بلتستان اور سندھ میں 43 فیصد، پنجاب میں 31 فیصد اور آزاد جموں و کشمیر میں 25 فیصد ہے۔

- بلوچستان اور سندھ کے بعض علاقوں میں گزشتہ دہائی کے دوران غربت کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ دیگر علاقوں میں معمولی کمی واقع ہوئی ہے۔ کثیر جہتی غربت میں اضافے پر تعلیم اور صحت کے نمایاں اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ زکوٰۃ اور عشر (زرعی پیداوار پر ٹیکس) پاکستان میں غربت کی شرح کو نمایاں طور پر متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ پاکستان پر زور دینے کے ساتھ غریبوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے یا بہت سے مسلم ممالک سے غربت کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے زکوٰۃ کے امکانات پر عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔
- مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ 16 ارکان پر مشتمل وفاقی ادارہ ہے جو زکوٰۃ کی تقسیم کے قوانین بناتی ہے اور پاکستان میں زکوٰۃ کے امور کی عمومی نگرانی کرتی ہے۔ اس کونسل کا چیئرمین سپریم کورٹ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ جج ہوتا ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃ کو ایک علاقائی منتظم کے تحت 12 علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔"زکوٰۃ کا موجودہ نظام وفاقی سطح پر ایک مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، ہر صوبے میں ایک صوبائی زکوٰۃ کونسل، ہر ضلع میں ایک ضلعی زکوٰۃ کمیٹی، ہر تحصیل (یا سب ڈویژن) میں ایک تحصیل زکوٰۃ کمیٹی اور ایک مقامی پر مشتمل ہے۔ ہر علاقے میں زکوٰۃ کمیٹی(LZC)۔"موجود ہے۔
- زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ملک پاکستان کے تمام مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص وفاقی شرعی عدالت میں یہ اقرارنامہ جمع کرواتا ہے کہ وہ مسلمان تو ہے لیکن وہ اپنی فقہ کے مطابق زکوٰۃ و عشر جمع کروانے کا پابند نہیں ہے تو اس کو عدالت استثنٰی دے سکتی ہے۔ اس طرح مخصوص فرقہ کو استثنٰی دینا درست نہیں ملک میں کوئی بھی کلمہ گو شیعہ ہو یا کہ سنی ہر ایک سے زکوٰۃ وصول کی جائے کیونکہ اس طرح لوگوں کا حکومت پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے اور ہر مخصوص فرقہ حکومت کو زکوٰۃ دینے سے راہ فرار اختیار کر سکتا ہے۔

- بد قسمتی سے پاکستان میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تمام محکمے کمزور ہوتے جا رہے ہیں جو صرف اہم سرکاری سرگرمیوں کے اشاروں پر کام کرتے ہیں اس رجحان کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء زکوٰۃ کے نظام میں ممکنہ اصلاحات لاسکتے ہیں۔ کارکردگی سے متعلق مسائل کے حل کے لیے انتظامیہ میں تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے۔ زکوٰۃ کے نظام میں ملازمین کو چیک اینڈ بیلنس کے ذریعے مانیٹر کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں چند معاصر مسائل میں سے سب سے بڑا مسئلہ سرکاری نظام زکوٰۃ کے مطابق زکوٰۃ کٹوتی سے استثناء حاصل کر کے زکوٰۃ واپس لینا ہے ذیل میں اس کے اسباب و وجوہات اور دور حاضر کے مطابق حل پیش کیا جا رہا ہے:

زکوٰۃ کٹوتی سے استثناء حاصل کر کے زکوٰۃ واپس لینے کے اسباب و وجوہات:

سرکاری نظام زکوٰۃ کے مطابق زکوٰۃ کٹوتی سے استثناء حاصل کر کے بعض لوگ مختلف حیلوں سے یا بعض این جی اوز کے ساتھ تعاون کی آڑ میں زکوٰۃ کی رقم واپس لے لیتے ہیں جس کی دو بڑی وجوہات ہیں ایک قانون زکوٰۃ میں سقم کا پایا جانا اور دوسرا لوگوں کا حکومت پر عدم اعتماد ہے۔

قانون زکوٰۃ و عشر میں سقم

قانون زکوٰۃ و عشر 1980ء آرڈیننس میں سقم پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگ زکوٰۃ کٹوتی سے استثناء حاصل کر لیتے ہیں مثلاً زکوٰۃ کے قانون میں یہ واضح لکھا ہوا ہے کہ:

"جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ اس آرڈیننس میں دیے ہوئے طریقے سے جو رقوم وصول کی جا رہی ہیں وہ تمام کی تمام رقوم یا ان کا کوئی حصہ اس کے عقیدے کے مطابق نہیں ہے تب بھی وہ رقوم وصول کی جائیں گی اور انہیں اس شخص کی طرف سے زکوٰۃ فنڈ میں چندہ شمار کیا جائے گا نیز جہاں بھی لازمی طور پر کاٹی جانے والی زکوٰۃ یا لازمی طور پر وصول کیے جانے والے عشر کا ذکر ہے اس میں زکوٰۃ فنڈ میں لیے جانے والے چندے کو بھی شامل سمجھا جائے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسے شخص سے لازمی طور پر وصولی نہیں کی جائے گی جو مالیت کی تشخیص کی تاریخ سے پہلے تین مہینے کی مدت کے اندر زکوٰۃ کاٹنے والے ادارے یا عشر کے سلسلہ میں متعلقہ مقامی کمیٹی کے پاس مقررہ فارم پر ایک حلفیہ اقرار نامہ داخل کر دے یہ اقرار نامہ مجسٹریٹ، یا اوتھ کمشنر دو

گواہوں کے سامنے لے گا جو اسے جانتے ہوں اس میں وہ کہے گا کہ وہ مسلمان ہے اور کسی تسلیم شدہ فقہ کا ماننے والا ہے اس کے عقیدے اور فقہ کے تحت وہ آرڈیننس میں دیے ہوئے طریقے کے مطابق کلی یا جزوی طور پر زکوٰۃ و عشر دینے کا پابند نہیں ہے۔[209]

اور اگر ایسے شخص سے کسی وجہ سے زکوٰۃ وصولی ہو گئی اور وہ امت کے اتحاد کے لیے خیرات کے طور پر بھی دینا نہیں چاہتا تو مقررہ مدت کے اندر حلفیہ بیان داخل کر کے رقم واپسی کا مطالبہ کرے تو اسے واپس کر دی جائے گی۔[210]

اس میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ملک بھر میں تمام مسلمانوں پر لاگو ہو گا ہاں اگر کوئی عدالت میں اقرار نامہ جمع کروا دیتا ہے کہ وہ مسلمان تو ہے لیکن اس فقہ کے مطابق زکوٰۃ و عشر جمع کروانے کا پابند نہیں ہے تو اس کو استثنیٰ حاصل ہے۔ لیکن اگر اس کا اقرار نامہ درست ثابت نہ ہو تو اس کے خلاف کاروائی کی جائے گی جیسا کہ اس آرٹیکل میں ذکر کیا گیا:

1۔ وفاقی شرعی عدالت کسی بھی شخص کی درخواست پر اس بات کا فیصلہ کر سکے گی کہ آیا کسی شخص کی طرف سے داخل کیا ہوا کوئی حلف نامہ اس فقہ کے مطابق درست ہے یا نہیں جس کا اس نے دعوٰی کیا ہو اگر وفاقی شرعی عدالت یہ فیصلہ کرے کہ حلف نامہ درست نہیں ہے تو ایسے شخص سے اس آرڈیننس کے مطابق زکوٰۃ یا عشر وصول کیا جائے گا اور وصولی کے بعد اس کے خلاف کسی دوسرے قانون کے تحت کاروائی بھی کی جائے گی۔

2۔ یہ آرڈیننس اس تاریخ سے نافذ ہو گا جو وفاقی حکومت سرکاری گزٹ میں اعلان کرے گی اور اس آرڈیننس کی مختلف دفعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جا سکیں گی۔[211]

اس بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ملک پاکستان کے تمام مسلمانوں پر لاگو ہو گا لیکن اگر کوئی وفاقی شرعی عدالت میں اقرار نامہ جمع کرواتا ہے کہ وہ مسلمان تو ہے لیکن وہ اپنی فقہ کے مطابق زکوٰۃ و عشر جمع کروانے کا پابند نہیں ہے تو اس کو عدالت استثنیٰ دے سکتی ہے۔

لوگوں کا سرکاری نظام زکوٰۃ پر عدم اعتماد

لوگوں کا سرکاری نظام زکوٰۃ پر عدم اعتماد کی سب سے بڑی وجہ زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا نظام درست بنیادوں پر قائم نہ ہونا ہے، نظام زکوٰۃ میں خامیاں مثلاً بینکوں سے زکوٰۃ وصولی کی شکایات، تقسیم میں تاخیر، اقرباء پروری، زکوٰۃ فنڈ کی رقم کا بہت کم ہونا اور اصل مستحق لوگوں تک نہ پہنچنا وغیرہ لوگوں کا زکوٰۃ کے قانون پر اعتماد نہ ہونا اور قانون زکوٰۃ میں اس سقم کے پائے جانے کی وجہ سے بعض

---

[209]: ایضا

[210]: ایضا

[211]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء)، وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر، حکومت پاکستان، شق، 1، ص، 2

لوگ مختلف حیلوں یا بعض این جی اوز کے ساتھ تعاون کی آڑ میں زکوٰۃ کی رقم واپس لے لیتے ہیں جیسا کہ ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد نے وزارت مذہبی امور کو زکوٰۃ کٹوتی سے استثنیٰ کی درخواست کی:

ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد کا زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ

اراکین کی آراء کا خلاصہ:

25اپریل2018ء کو وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی نے ایک مراسلہ جاری کیا جس میں کہا گیا کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء کی دفعہ 2 ذیلی شق (b) کو مد نظر رکھتے ہوئے ایوب میڈیکل کالج کو صاحب نصاب کے تعریفی دائرہ سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق ایوب میڈیکل کالج کے بنک اکاؤنٹس سے زکوٰۃ کی کٹوتی نہیں کی جائے گی، حالانکہ اگر اس آرڈیننس کے جدول 1 کو مد نظر رکھا جائے تو اس کالج سے زکوٰۃ کی کٹوتی ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ ادارہ سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اس کے باوجود ایوب میڈیکل کالج نے وزارت مذہبی امور سے زکوٰۃ سے استثناء کا سرٹیفکیٹ دینے کی درخواست کی تھی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے شعبہ تحقیق کی رائے کا خلاصہ یہ تھا 1 :۔ ایوب میڈیکل کالج ایک ادارہ ہے اور شرعی طور پر یہ صاحب نصاب کی تعریف میں شامل نہیں ہے۔ 2۔ ائمہ ثلاثہ (امام شافعی، امام مالک، امام احمد رحمہ اللہ) کے مطابق مشترکہ مال پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، لہٰذا ان کے ہاں مال اہتمام داروں پر زکوٰۃ لازم ہو گی۔ 3۔ امام ابو حنیفہ اور فقہائے امامیہ کے مطابق مشترکہ مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، اس لیے اس موقف کے مطابق مال اہتمام داروں پر زکوٰۃ نہیں لگائی جاسکتی، بلکہ شریکوں پر انفرادی طور پر زکوٰۃ لازم ہو گی، بشرطیکہ ان کا حصہ مال نصاب تک پہنچتا ہو، اور اس کی ادائیگی کا ذمہ دار شریک خود ہو گا، ادارہ نہیں۔

ڈاکٹر عبد الرشید کا موقف:

جن مالیاتی اداروں نے نیشنل سیونگ اور دیگر سرمایہ کاری اسکیموں میں سرمایہ کاری کی ہوئی ہے، ان سے زکوٰۃ کاٹنا چاہیے کیونکہ ان کے بنک اکاؤنٹس "اموال ظاہرہ" کے حکم میں آتے ہیں۔ اس بات کی تائید اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹ 1977-78ء سے بھی ہوتی ہے جس میں بینک اکاؤنٹس، انعامی بانڈز، دیگر مالیاتی دستاویزات جیسے ای ایف یو یونٹس، سوینگ سرٹیفیکیٹ وغیرہ کو "اموال ظاہرہ" قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا ایوب میڈیکل کالج کے اکاؤنٹس سے بھی زکوٰۃ کی کٹوتی کی جانی چاہیے کیونکہ یہ ادارہ بھی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ تاہم، اگر افراد کا مال نصاب تک نہیں پہنچتا تو ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی۔ اسلامی فقہاء کے مطابق، مشترک مال کے مجموعے پر بھی زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، جیسے ائمہ ثلاثہ اور علامہ یوسف القرضاوی کے اقوال میں ذکر ہے، اس لیے اس اصول کے تحت ان اداروں پر زکوٰۃ لازم ہونی چاہیے جو سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔

مولانا محمد حنیف جالندھری کا موقف:

آپ نے مختلف افراد کے موقف اور سوالات کی تفصیل دی ہے، جو زکوٰۃ کے موضوع پر ہیں۔ اس موضوع میں چند اہم نکات پر توجہ دی جا سکتی ہے:

1. **مشترکہ مال سے زکوٰۃ کا حساب**: آپ نے بتایا کہ کچھ کا موقف ہے کہ مشترکہ مال سے زکوٰۃ کاٹنا نہیں چاہیے کیونکہ یہ فردی ملکیت نہیں ہے، جبکہ کچھ دوسرے افراد کا خیال ہے کہ اگر مجموعی مال میں زکوٰۃ کا حساب کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس پر مختلف علمی آراء ہیں، اور یہ بھی بتایا گیا کہ اگر کسی کا فردی مال نصاب تک پہنچے تو اسے زکوٰۃ دینی چاہیے۔
2. **مؤقفِ خورشید طاہ احمد ندیم**: ان کا کہنا ہے کہ آئمہ ثلاثہ کا موقف یہ ہے کہ مشترک مال سے بھی زکوٰۃ کاٹنی چاہیے۔ یعنی اگر مال مشترک ہو، تب بھی اس سے زکوٰۃ کا حساب کیا جائے۔
3. **ڈاکٹر سید محمد انور کا مؤقف**: ان کے مطابق، جو ادارے زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں اور جو چاہئے یا سرمایہ کاری کر کے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ نہیں لگائی جاتی، ان پر تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ صحیح موقف واضح کیا جا سکے۔
4. **علامہ محمد شفیق خان پسروری کا مؤقف**: ان کا کہنا ہے کہ اگر تجارت کسی نیک مقصد کے لیے کی جائے جیسے رفاہی ادارے، تو وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں، لیکن اگر وہ محض کاروبار کے لیے ہیں جیسے کمپنیاں، تو ان پر زکوٰۃ عائد ہو سکتی ہے۔
5. **ڈاکٹر قبلہ ایاز کا مؤقف**: ان کے مطابق، جو ادارے صاحب نصاب نہیں ہوتے یا جن کے مال میں زکوٰۃ کی واجبیت نہیں، ان اداروں کو زکوٰۃ سے استثنیٰ دیا جا سکتا ہے۔

یہ تمام باتیں اسلامی فقہ اور زکوٰۃ کے اصولوں پر مبنی ہیں اور ان میں مختلف مفہوم اور تشریحات موجود ہیں۔ آپ نے جس طریقے سے ان مختلف آراء کو پیش کیا ہے، اس میں سب کی تشریحات اور ان کے دلائل شامل ہیں۔

فیصلہ / سفارش:

ایوب میڈیکل کالج صاحب نصاب کی تعریف میں داخل نہیں ہے لہٰذا اسکے اکاؤنٹس سے زکوٰۃ کاٹنا درست نہیں ہے اس ادارے کو بھی زکوٰۃ کٹوتی سے استثناء کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جائے۔[212]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء میں موجود صاحب نصاب کی تعریف میں نظر ثانی کی ضرورت ہے اور موجودہ حالات و زمانہ کی رعایت کرتے ہوئے ان اداروں کو بھی زکوٰۃ کے نیٹ میں شامل کیا جائے جو سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ یہ

[212]: 215ویں اجلاس کی سالانہ **رپورٹ، 19-2018** ء، ص، 192-193

تجویز اس بات پر مبنی ہے کہ بعض ادارے یا افراد فلاحی تنظیموں یا این جی اوز کی آڑ میں زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ حاصل نہ کر سکیں۔ نیز آئمہ ثلاثہ اور علامہ یوسف القرضاوی کے مطابق مشترکہ مال پر زکوٰۃ لازم ہے، تو ان اداروں پر بھی زکوٰۃ عائد ہونی چاہیے جو سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ، پاکستان میں محکمہ زکوٰۃ اور دیگر فلاحی تنظیمیں جیسے پاکستان بیت المال اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ذریعے بھی رضاکارانہ طور پر زکوٰۃ کی وصولی و تقسیم کی جاتی ہے، ذیل میں ان کا مختصر جائزہ لیا جا رہا ہے۔

پاکستان بیت المال

پاکستان بیت المال ایک سرکاری فلاح و بہبود کا ادارہ ہے مرکزی بیت المال پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد میں واقع ہے اس کے علاوہ آزاد جموں کشمیر، گلگت بلتستان سمیت صوبائی اور ضلعی سطح پر بیت المال دفاتر قائم ہیں۔ پاکستان بیت المال آرڈیننس کی وضاحت یہ ہے:

Act, Ordinance, President's Orders Regulations National Assembly Secretariat Islamabad, the 14th January 1992

The following Act of Majlis e Shoora (Parliament) received the assent of President on the 6th Januarry 1992 and is hereby published for general information.**Act No.1 of 1992 an Act to provide for establishment of a Bait ul Mal.**

WHEREAS it is the duty of the state to provide for basic necessities of life such as food, clothing,housing,education and medical relief for all citizens, irrespective of their sex, caste,creed or race, who are permanently or temporarily unable to earn their livelihood on account of sickness or unemployment or circumstances beyond their control.

AND WHEREAS it is expedient to establish a Bait ul Mal fund for providing assistance to destitute and needy widows, orphans, invalid , infirm and such other persons and thereby save them from hardship and suffering and to enable them to lead an honorable life in the society[213].

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان بیت المال ایک سرکاری ادارہ ہے جس کا مقصد یتیم، بیوہ، معذور اور مستحق لوگوں کو معاشرے میں فعال بنایا جائے۔

[213] :**Pakistan Bait ul Mal Act 1992Islamabad**, the Gazette of Pakistan, Published by Authority.

پاکستان بیت المال کی وصولی اموال کا سب سے بڑا ذریعہ حکومتی بجٹ ہے حکومت ہر سال بیت المال کے لیے علیحدہ بجٹ نکالتی ہے اور یہ بجٹ مرکزی بیت المال کی طرف سے مستحق افراد کی فلاح و بہبود پر لگایا جاتا ہے۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق:

وفاقی وزیر خزانہ نے قومی اسمبلی میں 24-2023ء کا بجٹ پیش کیا جس میں پاکستان بیت المال کے لیے 10 ارب روپے مختص کیا گیا۔[214]

اس کے علاوہ پاکستان بیت المال کے مختلف وصولی کے ذرائع ہیں جو رضارانہ طور پر عطیات، صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ دیتے ہیں جو بیت المال کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام

یہ ایک سرکاری فلاح و بہبود کا ادارہ ہے اس کا مرکزی ہیڈ آفس اسلام آباد میں ہے اور باقی ملک بھر میں اس کے دفاتر قائم ہیں۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے آرڈیننس کی تفصیل یہ ہے:

Act, Ordinance, President's Orders Regulations Senate Secretariat Islamabad, the 18th August2010

The following Act of Majlis e Shoora (Parliament) received the assent of President on the 12th August2010 and is hereby published for general information.**Act No.XVIII of 2010 an Act to provide for establishment of the Benazir Income Support Programe.**

WHEREAS it is expedient to establishment of Benezir Income Support Programe and to regulate its affairs and matters connected therewith or incidental thereto:

AND WHEREAS it is desirable to provide financial assistance and other social protection and safety net measures to economically distressed persons and families:

AND WHEREAS under the principles of policy as given in the constitution of the Islamic Republic of Pakistan ,the state is obliged to promote social and economic well being of the people and to provide basic necessities of life:

AND WHEREAS it is expedient to bring a positive change in the lives of poor and destitute by providing various opportunities to them such as education, special

[214]: **روزنامہ، جنگ پاکستان**، 10 جون 2023ء

education, vocational training, skill development, health insurance accident insurance and access to microfinance for improving their financial status.[215]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام بھی پاکستان بیت المال کی طرح ایک سرکاری ادارہ ہے جس کا مقصد یتیم ،بیوہ، معذور اور مستحق لوگوں کو معاشرے میں فعال بنایا جائے۔

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی وصولی اموال کا سب سے بڑا ذریعہ حکومتی بجٹ ہے حکومت ہر سال بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لیے علیحدہ بجٹ نکالتی ہے اور یہ بجٹ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی طرف سے مستحق افراد کی فلاح و بہبود اور ان کی مالی مدد کے طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق:

وفاقی وزیر خزانہ نے قومی اسمبلی میں 24-2023ء کا بجٹ پیش کیا جس میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لیے چار ارب روپے مختص کیا گیا۔[216]

حکومتی بجٹ کے علاوہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو برطانوی ادارہ (International Development of the United Kingdom) سب سے بڑا اسپانسر ہے۔[217] اس کے علاوہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لیے مختلف وُصولی کے ذرائع ہیں جو رضارانہ طور پر عطیات، صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ دیتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کے حکومت ہر سال بجٹ میں سے بیت المال اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لیے رقم مختص کرتی ہے اس کے علاوہ ان دونوں سرکاری اداروں میں مختلف لوگ اپنی زکوٰۃ و صدقات، عطیات، وقف کی صورت میں رقم جمع کرواتے ہیں نیز یہ کہ دونوں کے اندرونی و بیرونی ممالک سے سپانسرز ہیں جو امداد دیتے ہیں۔

دور حاضر کے مطابق حل:

اس کا متبادل حل یہ ہے کہ پاکستان بیت المال، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو مقاصد ایک ہونے کی صورت میں یکجا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مختلف سیاسی لوگ اپنے اپنے حلقوں میں رقم صرف کرتے ہیں اور وہ بھی الیکشن قریب ہوں تو یہ مہم تیز ہو جاتی ہے اور دوسرا یہ کہ اس میں اقرباء پروری بہت زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے اصل مستحق محروم رہ جاتے ہیں اسی وجہ سے عطیات، صدقات و خیرات دینے والے لوگ بھی بہت کم ہیں کیونکہ لوگوں کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستانی محکمہ زکوٰۃ ایک الگ ادارہ ہے جو وزارت مذہبی امور کے تحت کام کر رہا تھا اور اب وزارت تخفیف غربت اور سوشل تحفظ کے تحت کام کر رہا

[215] **Benezir Income Support Programe 2010**,Islamabad, the Gazette of Pakistan, Published by Authority.

[216]: روزنامہ، جنگ پاکستان، 10 جون 2023ء

[217]:Aid watchdog defends UK funding of Benezir Income Support Programe, the express Tribune 12 january 2017.

ہے۔ پاکستان میں محکمہ زکوٰۃ کی مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی سطح پر زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں جو زکوٰۃ وصولی و تقسیم کے امور سر انجام دیتی ہیں۔ لیکن کنٹرول مرکزی و صوبائی زکوٰۃ کمیٹی کو ہونے کی وجہ سے بہت سے مسائل ہیں جس کا بہترین حل یہ ہے کہ مرکزی زکوٰۃ کونسل مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو مکمل اختیار سونپ دے کہ ہر طرح کی اموال ظاہرہ و باطنہ کی زکوٰۃ وصولی کرے جس کی تفصیل یہ ہے:

یونین کونسل میں با اختیار مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا قیام

ہر علاقہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹی موجود تو ہے لیکن وہ مکمل طور پر با اختیار نہیں ہے جیسا کہ راقم نے اپنے حسی ادراک کے طور پر صوبہ پنجاب کی تحصیل ٹیکسلا کے گاؤں گوہدو کے ایک مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین سے بالمشافہ گفتگو کی اور انٹرویو بھی لیا جس سے معلوم ہوا کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو مکمل اختیار نہیں ہے۔ جو پالیسی مرکزی و صوبائی زکوٰۃ کمیٹی بناتی ہے، مقامی زکوٰۃ کمیٹی اس کی مکمل پابند ہوتی ہے، مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین برائے نام ہی ہوتا ہے، چیئرمین نے مزید کہا کہ اکثر لوگوں کی شکایات بھی آتی ہیں اور علاقہ میں بہت سے مستحق خاندان کو ہم جانتے ہیں جو حقیقت میں ضرورتمند بھی ہیں لیکن صوبائی زکوٰۃ کمیٹی ایک تو فنڈ دینے میں تاخیر کر دیتی ہے اور دوسرا یہ فنڈ عصر حاضر کے مطابق انتہائی کم ہوتا ہے جس سے ضرورتمند افراد کی ضروریات پوری نہیں ہوتی ہیں۔[218]

لہذا اس کا بہترین حل یہ ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو مکمل اختیار دیا جائے، اس کا دائرہ وسیع کیا جائے اور یہ زکوٰۃ کٹوتی مقامی سطح پر کرے۔ دیہات ہوں یا شہر کا محلہ مقامی سطح پر کوئی صاحب نصاب اپنا اثاثہ یا ذریعہ آمدن ایک دوسرے سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا لہذا مرکزی زکوٰۃ اپنا تربیت یافتہ انسپکٹر یا زکوٰۃ آفیسر یونین کونسل یا شہروں میں وارڈ کی صورت میں مقرر کرے جس میں درج ذیل افراد کو کمیٹی کا رکن بنایا جائے۔

1۔ زکوٰۃ آفیسر

2۔ تربیت یافتہ کلکٹر

3۔ یونین کونسل کا چیئرمین

4۔ متعلقہ تھانہ کا ایس۔ ایچ۔ او (سٹیشن ہیڈ آفیسر)

5۔ ہر قبیلہ کا ایک سردار (قبائلی ایریا میں)

218: انٹرویو، چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی، گاؤں گوہدو، تحصیل ٹیکسلا، صوبہ پنجاب، تاریخ، 24 جون 2024ء

6۔ مساجد کے خطباء

7۔ مستند عالم دین یا(مفتی)

ان تمام کو مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی رکنیت حاصل ہو اور ہر قسم کی اموال ظاہرہ اور اموال باطنہ کی زکوٰۃ مقامی زکوٰۃ کمیٹی میں جمع کی جائے ۔ ہر سال ماہ رجب سے ماہ رمضان تک زکوٰۃ کی ادائیگی کی مدت مقرر کی جائے جبکہ عشر کی ادائیگی ہر فصل کی کٹائی کے بعد فروختگی پر ہو گی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو مکمل اختیار دیا جائے کہ وہ اپنے علاقہ کے امراء سے مال لیکر وہاں کے غرباء میں ان کی ضروریات کے مطابق تقسیم کریں اور جو فالتو بچ جائے وہ مرکزی زکوٰۃ میں بھیج دیا جائے تاکہ جس علاقہ میں غربت زیادہ ہو وہاں تقسیم کیا جائے اس طرح زکوٰۃ وصولی میں اضافہ ہو گا اور حکومت کی طرف سے قائم کردہ محکمہ زکوٰۃ کا جو اصل ھدف ہے کے ملک سے غربت وافلاس کا خاتمہ کیا جائے یہ مقصد بھی پورا ہو جائے گا۔

پاکستانی محکمہ زکوٰۃ اپنے اختیارات نچلی سطح تک منتقل کرے اور ہر یونین کونسل میں ایک باختیار مقامی زکوٰۃ قائم کرے جو زکوٰۃ مقامی سطح پر وصولی اور تقسیم کرے اور اضافی مال مرکزی زکوٰۃ کمیٹی یا جس علاقے میں زیادہ ضرورت ہو وہاں منتقل کر دیا جائے تو اس طرح آمدنی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گا اور لوگوں کا اعتماد بھی بحال ہو جائے گا۔لہذا اس شعبہ کی مقامی سطح پر زکوٰۃ وصولی اور تقسیم کی ذمہ داری ہو کیونکہ دیہاتوں میں جہالت اور غربت بہت زیادہ پائی جاتی ہے اس لیے زیادہ پسماندہ علاقوں کو ترجیح دی جائے۔

اسی طرح ایک شعبہ جانچ پڑتال کا ہو اور اس میں مزید دو ذیلی شعبے قائم کیے جائیں جو زکوٰۃ کے اندرونی اور بیرونی معاملات کی جانچ پڑتال کریں جس طرح کے مصر میں ہے۔

1 ۔ الفحص المکتبی :(دفتری جانچ پڑتال)

- اس کا مطلب یہ ہے کہ کمیٹی دفتر کے اندرونی معاملات، مثلاً زکوٰۃ وصولی و تقسیم ،صدقہ جاریہ ،وقف شدہ اشیاء وغیرہ کا حساب کتاب، مستحقین کی لسٹیں تیار کرنا، ہر ایک منصوبے کے لیے فنڈ کا حساب لگانا وغیرہ کا مکمل ریکارڈ رکھتی ہے۔ نیز اس شعبہ کی ذمہ داری ہو کہ پاکستان کے مختلف مکاتب فکر کے مستند علماء وفقہاء کو رکنیت دے جو زکوٰۃ وصولی و تقسیم سے متعلق نئے پیش آمدہ شرعی مسائل کا حل تجویز کریں باالخصوص عصر حاضر میں اہل تشیع کو زکوٰۃ آرڈیننس کے دائرہ میں لانے کے لیے مذہبی اور قانونی پہلوؤں کو بنظر غائر دیکھ کر کوئی مناسب حل نکالیں۔ مذہبی اختلافات کے باوجود، اگر حکومت چاہے تو وہ اہل تشیع اور سنی فرقوں کے درمیان بات چیت اور مشاورت کے ذریعے زکوٰۃ کے حوالے سے ایک

متفقہ نظام وضع کر سکتی ہے۔ ایک ایسا نظام تیار کیا جا سکتا ہے جس میں اہل تشیع کے فقہی عقائد کا بھی احترام کیا جائے اور ان کی مذہبی آزادی بھی یقینی بنائی جائے، تاکہ وہ اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق زکوٰۃ ادا کر سکیں۔ اس کے لیے ایک مؤثر مذاکراتی عمل کی ضرورت ہو گی، جہاں تمام فریقین کے مذہبی آزادی اور قانونی حقوق کا احترام کیا جائے۔

2 ۔ الفحص المیدانی: (محلی جانچ پڑتال)

اس کا تعلق بیرونی معاملات سے ہے کہ مستحقین کون لوگ ہیں، زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا مناسب انتظام کیا گیا ہے یا نہیں، اور عمال اپنے فرائض کس حد تک نبھا رہے ہیں وغیرہ کمیٹی پورے نظام کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔ لہذا پاکستان محکمہ زکوٰۃ جانچ پڑتال کے ذریعے زکوٰۃ فنڈز کے اندرونی اور بیرونی تمام معاملات کا جائزہ لے مقامی سطح پر ہر صاحب نصاب کا ریکارڈ رکھا جائے اور مستحقین کی بھی لسٹیں تیار کی جائیں، اس طرح زکوٰۃ اصل مستحق تک پہنچے گی، سیاسی دباؤ بھی ختم ہو جائے گا اور عمال بھی کرپشن وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔

جس طرح مصر میں ایک ذرائع ابلاغ کا شعبہ قائم ہے جو اپنی تشہیری مہم جاری رکھتا ہے اسی طرح پاکستان میں بھی محکمہ زکوٰۃ کے اندر ایک شعبہ ذرائع ابلاغ قائم کیا جائے جو باقاعدہ زکوٰۃ اور دیگر صدقات و خیرات وغیرہ کی اہمیت و ضرورت کے بارے میں آگاہ کرے اس سے لوگوں کا اعتماد بڑھے گا اور مخیر حضرات اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گئے اور خصوصاماہ رجب کے بعد ماہ رمضان تک اس مہم کو پریس میڈیا، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے تیز کیا جائے۔ لہذا اس کے ذریعے دو ذیلی شعبے قائم کیے جائیں۔

پرنٹ میڈیا

پرنٹ میڈیا کے ذریعے لوگوں کو زکوٰۃ اور دیگر صدقات و خیرات کے بارے میں آگاہ کیا جائے اخبارات، کالم، جرائد، میگزین اور ماہانہ چھپنے والے شمارہ جات کے ذریعے تشہیری مہم کو تیز کیا جائے۔

الیکٹرانک میڈیا

موجودہ دور میڈیا کا ہے مختلف چینلز کے ذریعے زکوٰۃ کی اہمیت و ضرورت کے پروگرام تشکیل دیے جائیں جس کے ذریعے لوگوں کو یہ باور کرایا جائے کہ زکوٰۃ وصولی و تقسیم کی ذمہ داری حکومت کی ہے لہذا ہر صاحب نصاب اپنی زکوٰۃ اپنے مقامی بیت المال میں جمع کروائے بالخصوص علمائے کرام فرقہ واریت کی تقاریر کی بجائے مساجد میں بھی زکوٰۃ اور اس کے مصارف کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کریں کہ ہر صاحب نصاب اپنی زکوٰۃ مقامی بیت المال میں جمع کروائے۔

خلاصہ: باب سوم تین فصول پر مشتمل ہے اس کی پہلی فصل میں بحث کی گئی ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس زکوٰۃ وعشر 1980ء میں مرکزی زکوٰۃ وعشر کمیٹی بالواسطہ طور پر صوبائی، ضلعی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو کنٹرول کرتی ہے یعنی ہر نچلے لیول کی کمیٹی اپنے اوپر والی کمیٹی کے ماتحت ہوتی ہے اور اس کے زیر نگرانی کام کرتی ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں (عام طور پر ہر گاؤں، محلہ یا ریونیو یونٹ میں ایک) درخواست دہندہ مستحقین کے استحقاق کا تعین کرتی ہیں اور مستحقین میں زکوٰۃ کی اصل رقم کی تقسیم کا بندوبست کرتی ہیں اور تقسیم کے اکاؤنٹس کو برقرار رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980ء کی دفعہ 26 کے تحت زکوٰۃ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو جدول (اول) کے اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کرے۔ زکوۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسی آرڈیننس کے دفعات کے مطابق صحیح زکوٰۃ کٹوتی کرے اورزکوٰۃ انتظامیہ مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں زکوٰۃ بغیر کسی تاخیر کے جمع کروانے کی پابند ہے اور اس کا مکمل ریکارڈ بھی اپنے پاس رکھے گی تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔ ہر زکوہ کٹوتی کی تاریخ پر بچت کے تمام کھاتے جو نفع ونقصان کی شراکت کی بنیاد پر ہوں وہ فارم CZ.01 میں تیار کیے جائیں گے ،زکوٰۃ تاریخ تشخیص مالیت کے حساب سے کاٹی جائے گی۔ نوٹس ڈیپازٹ رسیدوں اور حسابات بشمول ان رسیدوں اور حسابات کے جو نفع ونقصان کی شراکت وغیرہ کا اندراج کیا جائے گا۔ فکسڈ ڈیپازٹ رسیدیں اور ان کے بھنائے جانے یا قیمت وصول کرنے پر کنٹرولنگ ایجنسی جو زکوٰۃ کٹوتی کرے گی اس کا اندراج باقاعدہ ایک رجسٹر میں کیا جائے گا۔ سیونگز، ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ مثلاً ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس، نیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹس کی رسیدوں ، کھاتوں کا ریکارڈ رکھنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہو گی۔ نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ یونٹوں اور گورنمنٹ سیکیورٹیز جن میں سرکاری قرضے، کمپنیز اور کارپوریشنز کے ان حصص کی زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی جو کسی اور کمپنی یا کارپوریشن کی ملکیت میں ہوں گے۔ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان اور پوسٹل لائف انشورنس وغیرہ اپنے پاس زکوٰۃ کٹوتی اور واپسی کا باقاعدہ رجسٹر رکھیں گے تاکہ ریکارڈ موجود رہے غیر ملکی کرنسی میں کی گئی بیمہ پالیسی یا ادا کیے گئے پریمیم وغیرہ سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی۔ البتہ پراویڈنٹ فنڈ کی اس رقم سے زکوٰۃ کاٹی جائے گی جس کی واپسی ضروری ہو۔ زکوٰۃ انتظامیہ اس بات کی پابند ہے کہ اگر کوئی صاحب نصاب شخص یا صاحب اثاثہ اپنی زکوٰۃ کٹوتی کے سرٹیفکیٹ کا مطالبہ کرتا ہے تو انتظامیہ اس کو سرٹیفکیٹ جاری کرے گی اور متعلقہ دفتر ایک کاربن نقل اپنے ریکارڈ میں بھی رکھے گا۔ اس کے علاوہ غیر مسلم ور غیر پاکستانی وغیرہ کے اثاثوں ،غیر مسلموں / غیر پاکستانیوں کی کمپنیوں اور جو صاحب نصاب کی شرائط پر پورا نہیں اتر رہا ان کے اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی

جائے گی۔ اسی طرح زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ افراد، اداروں اور کمپنیز کے علاوہ اگر کوئی زکوٰۃ واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو زکوٰۃ انتظامیہ مکمل چھان بین کے بعد معینہ مدت کے اندر زکوٰۃ واپس کرنے کی پابند ہو گی۔

جہاں تک تعلق ہے مصر کا تو مصر کا پہلا اسلامی اور تجارتی بینک "البنک الفیصل المصری" ہے 1977 کے قانون نمبر 48 کے آرٹیکل 3 میں بینک کے انضمام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بینک کے تمام لین دین اور معاملات وغیرہ اسلامی شریعت کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہون گے، بالخصوص اسی آرٹیکل 4 کے تحت ایک شعبہ "صندوق الزکاۃ" قائم کیا گیا جو مقررہ زکوٰۃ کی ادائیگی بینک کی طرف سے ادا کی گئی زکوٰۃ پیداواری لاگت سمجھی جاتی ہے۔ یہ وزارت مذہبی امور او قاف و سماجی یکجہتی کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ الفیصل بنک کے بعد دوسرا بڑا بنک ناصر االاجتماعی المصری ہے جو زکوٰۃ کا باقاعدہ انتظام کرتا ہے۔ مصری ناصر الاجتماعی بنک کی طرف سے زکوٰۃ کے نظام پر ایک فتوٰی موجود ہے جس پر عمل کرنے سے عاملین زکوٰۃ کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ بنک کی طرف سے زکوٰۃ کمیٹیاں قائم کی گئیں جو مستحقین زکوٰۃ کی امداد کے لیے مصروف عمل ہیں۔ انتظامیہ اپنے مقاصد کے حصول تک اپنی کوشش جاری رکھتی ہے۔ زکوٰۃ انتظامیہ سماجی یکجہتی کے فروغ دینے، بینکنگ اور سرمایہ کاری سے اپنے شہریوں کو تمام تر سہولیات فراہم کرنے اور اسی طرح فیملی انشورنس سسٹم کو فعال رکھنے اور حقداروں کی امداد کے لیے ہمہ وقت مصروف عمل رہتی ہے۔ مصری محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے قائم کی گئی ان شرائط و احکام سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زکوٰۃ فنڈ کی درخواست پر انتظامیہ مکمل غور و کرتی ہے اور قانونی کاروائی پوری کرنے کے لیے اس کی منظوری بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے لیناضروری سمجھتی ہے۔ درخواست کی ایک کاپی جنرل ڈپارٹمنٹ آف زکوٰۃ کو بھجی جاتی ہے اور محکمہ باقاعدہ جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اور جہاں تک تعلق ہے زکوٰۃ کمیٹیوں کا تو مصر میں زکوٰۃ انتظامیہ کا ایک بڑا ادارہ" نائب المدیر العام لشؤن المالیہ و الاداریہ "(ڈپٹی دائریکٹر جنرل برائے مالی وانتظامی امور) ہے اس کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے اس کے تحت دو ادارے کام کرتے ہیں اور ان دو اداروں کے بھی مزید ذیلی شعبہ جات قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مصر میں زکوٰۃ کی بڑی انجمنیں کام کر رہی ہیں جو مختلف زکوٰۃ تنظیمیں ہیں ان میں سے ایک مشاقیت الازہر قدیم ترین پرائیویٹ زکوٰۃ تنظیم ہے جس کا حکومت سے باقاعدہ تعلق ہے۔ یعنی مصر میں زکوٰۃ کا نظام چار امور پر مشتمل ہے جن کا تعلق وزارت او قاف اور سماجی امور سے ہے البتہ رضاکارانہ زکوٰۃ کمیٹیاں صرف وزارت او قاف و سماجی امور میں رجسٹرڈ ہیں زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا کام خود سرانجام دیتی ہیں۔

باب سوم میں پاکستان اور مصر کی زکوٰۃ انتظامیہ کا ذکر کرنے کے بعد اب باب چہارم میں پاکستان اور مصر کی زکوٰۃ وصولی سے متعلق بحث کی جارہی ہے۔

باب چہارم: پاکستان اور مصر میں وصولی زکوٰۃ کا نظام

فصل اول: پاکستان میں وصولی زکوٰۃ کا نظام

فصل دوم: مصر میں وصولی زکوٰۃ کا نظام

فصل سوم: تجزیہ و تقابل

باب چہارم: پاکستان اور مصر میں وصولی زکوٰۃ کا نظام

باب چہارم میں پاکستان اور مصر میں وصولی زکوٰۃ سے متعلق بحث کی جائے گی یہ باب تین فصول پر مشتمل ہے:

فصل اول: پاکستان میں وصولی زکوٰۃ کا نظام:

یہ فصل دو ابحاث پر مشتمل ہے پہلی بحث میں زکوٰۃ عائد، وصول کا طریقہ، صورتیں، شرائط زکوٰۃ و عشر اور شیڈول پر بحث کی جائے گی جبکہ دوسری بحث میں بنکوں سے کٹوتی اور شرائط وغیرہ کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

مبحث اول: زکوٰۃ عائد، وصول کا طریقہ اور شرائط

ذیل میں زکوٰۃ عائد، وصول کا طریقہ، صورتیں، شرائط زکوٰۃ و عشر اور شیڈول وغیرہ کی وضاحت کی جارہی ہے۔

زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کی دو صورتیں ہیں

1۔ وہ اثاثے جن پر مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرنے کے لیے حکماً کٹوتی کے ذریعے لازمی طور پر زکوٰۃ عائد ہو گی۔

2۔ اشیاء جن پر زکوٰۃ حکماً نہیں کاٹی جائے گی لیکن جن پر متعلقہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے ان اشیاء پر واجب الاداز کوٰۃ کی تشخیص خود صاحب نصاب کرے گا اور اس رقم کو یا تو زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرا دے گا یا شریعت کی رو سے کسی مستحق زکوٰۃ فرد یا ادارے کو دے دے گا۔ اس کی وضاحت دو جدول کی صورت میں دی جائے گی مگر اس سے پہلے زکوٰۃ و عشر کی وصولی کی شرائط ذکر کی جائیں گی تاکہ جدول کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

شرائط

1۔ زکوٰۃ آرڈیننس کے تحت ہر وہ شخص جو تاریخ تشخیص مالیت پر پورا سال صاحب نصاب رہا ہو، لازمی طور پر ہر سال زکوٰۃ عائد اور وصول کی جائے گی اور اگر کوئی اثاثہ کا مالک کسی دوسرے شخص کے حوالے کر دے تو اس کو نظر انداز کر کے اس اثاثے سے زکوٰۃ لازمی وصول کی جائے گی۔

اگر کوئی شخص تاریخ تشخیص مالیت پر کسی اثاثے کا مالک تھا لیکن کٹوتی کی تاریخ پر اس کا مالک یا قابض کوئی دوسرا شخص ہو گیا تو اس اثاثے پر زکوٰۃ اس دوسرے شخص سے وصول کی جائے گی اور ادائیگی پہلے شخص کی ہی تصور کی جائے گی۔[219]

---

[219]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء)، وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر، حکومت پاکستان، شق، 3، ص، 6

2۔اگر کوئی شخص اپنے علاقے کی مقامی کمیٹی کو مقررہ طریقے سے یہ اطمینان دلا دے کہ وہ تاریخ تشخیص مالیت پر پورے پچھلے سال صاحب نصاب نہیں تھا تو اس سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی اگر وصول ہو بھی گئی تو مقررہ طریقے سے واپس کر دی جائے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کے اثاثوں پر زکوٰۃ عائد نہیں کی جائے گی جو کٹوتی کی تاریخ یا اس سے پہلے فوت ہو گیا ہو۔[220]

3۔اگر کوئی شخص جس سے زکوٰۃ حکماً کاٹی گئی ہو یہ ثابت کر دے کہ وہ مسلمان نہیں ہے یا وہ پاکستان کا شہری نہیں ہے یا وصول کی گئی رقم واجب الوصول رقم سے زیادہ ہے یا کوئی ایسی غلطی ہو جو ریکارڈ سے ظاہر ہو تو ان تمام صورتوں میں کاٹی گئی رقم مقررہ طریقے سے اسے واپس کر دی جائے گی۔[221]

4۔اگر کسی شخص کے اثاثوں میں حکماً کاٹی جانے والی زکوٰۃ کی وصولی باقی رہ جائے تو ایڈمنسٹریٹر جنرل متعلقہ ضلع کے کلکٹر کو ایک باضابطہ دستخط شدہ سرٹیفکیٹ بھیجے گا جس میں واجب الادا بقایا جات اور اس شخص کے کوائف درج ہوں گے جس کے ذمے رقم واجب الادا ہو اور کلکٹر، مذکورہ سرٹیفکیٹ وصول ہونے پر اس میں درج شدہ رقم وصول کرنے کے لیے کاروائی کرے گا۔[222]

درج بالا زکوٰۃ وصولی کی شرائط کا ذکر کیا گیا اب عشر کی وصولی کی شرائط کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

عشر کی تشخیص، وصول کا طریقہ اور شرائط

وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر حکومت پاکستان کا عشر عائد اور وصولی کے طریقہ کی شرائط درج ذیل ہیں۔

1 ۔ کسی مقامی کمیٹی کو محکمہ مال اور کسی دوسرے محکمے یا سرکاری ایجنسی یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے جسے چیف ایڈمنسٹریٹر مقرر کرے اس علاقے میں کسی مالک اراضی، پٹے دار یا زمین پر قابض کے بارے میں مقررہ شکل اور طریقے سے ہر فصل کے بارے میں ایسی اطلاع فراہم کی جائے گی جو اس آرڈیننس کے لیے ضروری ہو۔

2۔ہر عشر گزار اپنے عشر کا خود حساب لگا سکے گا اور اس کی اطلاع مقررہ شکل اور طریقے سے مقامی کمیٹی کو دے سکے گا، ہر عشر گزار اپنے واجب الادا عشر کا ایک تہائی حصہ، اگر پیداوار ایسی اراضی سے ہو جس میں آبپاشی ٹیوب ویل سے ہوتی ہو اور ایک چوتھائی حصہ دیگر صورتوں میں بطور رعایت برائے تخمینہ کم کر سکے گا۔

3۔اگر مقامی کمیٹی یہ قرار دے کہ عشر گزار کا اپنے عشر کا خود لگایا ہوا حساب قابل قبول ہے تو وہ اس کی اطلاع اس عشر گزار سے عشر کے مطالبے کی شکل میں دے دیگی۔[223]

---

[220]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق،3، ص،6

[221]: ایضا

[222]: ایضا

[223]: زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء)، وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر، حکومت پاکستان، شق،5، ص،9

4۔اگر کوئی عشر گزار حساب لگا کر عشر کی رقم کی اطلاع مقامی کمیٹی کو نہ دے یا مقامی کمیٹی عشر گزار کی طرف سے خود لگائے ہوئے عشر کے حساب کو قابل قبول نہ سمجھے تو مقامی کمیٹی اس آرڈیننس کے تحت لازمی طور پر وصول کیے جانے والے عشر کا حساب لگائے گی اور عشر گزار سے اس رقم کا مطالبہ کرے گی عشر کا حساب لگاتے وقت مقامی کمیٹی ایسے رہنما اصول اور ہدایات کے مطابق کام کرے گی جو صوبائی کونسل کی طرف سے یا بااختیار ضلع کمیٹی کی طرف سے دی گئی ہو۔

5۔جس عشر گزار کو عشر کے حساب سے شکایت ہو تو وہ مقامی کمیٹی کو پندرہ دن کے اندر مقررہ طریقے سے تحصیل کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی کو جس کے دائرہ اختیار میں یہ کمیٹی بنائی گئی ہے درخوست دے سکے گا کہ عشر کی تقسیم پر نظر ثانی کی جائے مگر درخواست دائر کرنے کی شرط یہ ہے کہ درخواست دہندہ مقامی کمیٹی کے تشخیص شدہ مطالبہ عشر یا تقسیم مطالبہ عشر کی کم از کم پچاس فیصد رقم مقامی زکوٰۃ فنڈ میں پہلے جمع کروائے گا۔[224]

6۔تحصیل کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی اس علاقے میں سکونت پذیر کسی بالغ مسلمان کی درخواست پر مقامی کمیٹی کے تشخیص کردہ مطالبہ عشر یا تقسیم کو بڑھائے جانے کا مطالبہ کر سکے گی مگر کوئی بھی حکم صادر کرنے سے پہلے متعلقہ شخص کے اعتراضات کو سنا جائے گا اور متعلقہ کمیٹی اس پر ایک مہینہ کے اندر اپنا قطعی فیصلہ دے گی جس پر کسی عدالت یا کسی دیگر اتھارٹی کے سامنے اعتراض نہیں کیا جا سکے گا۔

7۔اگر اس آرڈیننس کے تحت لازمی طور پر وصول کیے جانے والے عشر کی وصولی نہ کی گئی ہو تو مقامی کمیٹی کا چیئرمین متعلقہ ضلع کے کلکٹر کو ایک باقاعدہ دستخط شدہ سرٹیفکیٹ بھیجے گا جس میں متعلقہ شخص کے کوائف اور واجب الادابقایاجات کی رقم درج ہو گی جس پر کلکٹر اس میں درج رقم وصول کرنے کے لیے کاروائی کرے گا۔[225]

زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کے دو طریقے ہیں جن کی وضاحت جدول کی صورت میں دی جا رہی ہے۔

جدول اول

وہ اثاثے جن پر مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرنے کے لیے حکما کٹوتی کے ذریعے لازمی طور پر زکوٰۃ عائد ہو گی۔

سلسلہ نمبر	اثاثے	شرح زکوٰۃ اور بنیاد	کٹوتی کی تاریخ	مجاز ادارہ
1	سیونگ بنک حسابات	اڑھائی فیصد	جو ایڈمنسٹریٹر جنرل کی طرف سے اعلان کیا جائے۔	بنک/ڈاکخانہ یا بااختیار ادارہ

[224]:ایضا

[225]:ایضا

2	نوٹس ڈپازٹ کی رسیدیں اور دوسرے حسابات جو پاکستان میں کام کرنے والے بنکوں، قومی بچت کے مرکزوں اور مالیاتی اداروں کے پاس ہوں اور رسیدیں جاری کرتے ہوں۔	ہر سال زکوٰۃ میں تاریخ تشخیص مالیت پر دن کے شروع میں کسی رسید کی مالیت یا کسی حساب میں جمع رقم کا، جیسی بھی صورت ہو۔ اڑھائی فیصد	وہ تاریخ جس پر آمدن کی پہلی ادائیگی کی جائے یا بھنانے/واپسی کی تاریخ، جو بھی سال زکوٰۃ میں پہلے آئے۔	ایضا
3	فکسڈ ڈپازٹ کی رسیدیں اور حسابات وغیرہ	ایضا	ایضا	ایضا
4	سیونگز/ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ (مثلا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ، نیشنل ڈپازٹ سرٹیفکیٹ)	واجب الادا مالیت یا کسی حساب میں جمع رقم کا اڑھائی فیصد	ایضا	ایضا
5	نیشنل انوسٹمنٹ (یونٹ)	اڑھائی فیصد	ایضا	ایضا
6	آئی سی پی میوچل فنڈ سرٹیفکیٹ	ہر سال زکوٰۃ میں تاریخ تشخیص مالیت پر سرٹیفیکیٹ کی مالیت یا کراچی اسٹاک ایکسچینج میں بند بھاؤ کی بنیاد پر بازاری قیمت میں سے جو بھی کم ہو اس کا اڑھائی فیصد	تاریخ جس پر ہر سال زکوٰۃ میں پہلی آمدن ادا کی جائے۔	ایضا
7	سرکاری تمسکات (انعامی بانڈز وغیرہ)	اڑھائی فیصد	تاریخ جس پر پہلی آمدن ادا کی جائے	ایضا
8	سالانہ وظیفہ	ایضا	اینوئٹی بینفٹ اور سرنڈر ویلیو کی ادائیگی کی تاریخ	بیمہ کرنے والا
9	زندگی کے بیمہ کرنے کی پالیسیاں	ایضا	ایضا	ایضا

10	پراویڈنٹ فنڈ	ایضا	پیشگی یا بقایا کی ادائیگی کی تاریخ	اتھارٹی افسر یا ادارہ جو پیشگی یا بقایا کی ادائیگی کرتا ہو۔

226

جدول دوم

اشیاء جن پر زکوٰۃ حکماً نہیں کاٹی جائے گی، لیکن جن پر متعلقہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے ان اشیاء پر واجب الاداز کوٰۃ کی تشخیص خود صاحب نصاب کرے گا اور اس رقم کو یا تو زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرادے گا یا شریعت کی رو سے کسی مستحق زکوٰۃ فرد یا ادارے کو دے دے گا۔

سلسلہ نمبر	اشیاء	خود تشخیص کردہ شرح اور بنیاد
1	سونا/چاندی اور ان کی مصنوعات	تاریخ تشخیص مالیت پر بازاری قیمت کا اڑھائی فیصد
2	نقدی	اڑھائی فیصد
3	انعامی بانڈ	بانڈ کی مالیت کا اڑھائی فیصد
4	کرنٹ حسابات اور غیر ملکی کرنسی کے حسابات	اثاثے کی مالیت کا اڑھائی فیصد
5	قابل وصولی قرضے	ایضا
6	حسب ذیل کا مال تجارت (الف) تجارتی ادارے (بشمول تاجران جائیداد غیر منقولہ) (ب) صنعتی ادارے (ج) قیمتی دھاتیں/پتھر اور ان کی مصنوعات (د) سمندر سے حاصل ہونے والی اشیاء مچھلی وغیرہ	تاریخ تشخیص مالیت پر متعلقہ اشیاء کے حساب کے مطابق اڑھائی فیصد
7	زرعی پیداوار (بشمول باغاتی اور جنگلاتی)	(الف) بارانی علاقے میں تاریخ تشخیص

[226] **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء**، (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) ص/28،27،26

	مویشی (چراگاؤں میں چرنے والے)	مالیت پر پیداوار کا 10 فیصد اور غیر بارانی علاقے میں 5 فیصد مویشی کی زکوٰۃ تاریخ تشخیص مالیت پر

227

زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980ء (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) کے تحت ان دو جداول میں وصولی زکوٰۃ کی مکمل وضاحت دی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے دو طریقے ہیں اولا وہ اشیاء ہیں جن پر حکما کٹوتی کی جاتی ہے اور ثانیا وہ اشیاء ہیں جن پر حکما کٹوتی نہیں ہوتی بلکہ صاحب نصاب اپنی مرضی سے جہاں دینا چاہے دے سکتا ہے۔

مبحث دوم: زکوٰۃ کی وصولی کا طریقہ کار اور بینکوں سے زکوٰۃ کی کٹوتی

اس میں بنکوں سے زکوٰۃ کٹوتی، دیگر اداروں اور ان کی صورتیں اور شرائط وغیرہ پر تفصیلی بحث کی جائے گی

زکوٰۃ کی وصولی کا طریقہ کار:

وزارت مذہبی امور زکوٰۃ وعشر کے متعین کردہ نصاب کے مطابق ہر سال یکم رمضان المبارک کو زکوٰۃ کی کٹوتی کرتی ہے۔ بینک صرف ان کھاتوں سے زکوٰۃ کٹوتی کرتے ہیں جو نصاب کی مقدار تک پہنچتے ہیں اور جو نصاب سے کم ہو ان سے زکوٰۃ کتوتی نہیں ہوتیبینک زکوٰۃ وصولی کر کے مرکزی اسٹیٹ بینک میں جمع کرواتے ہیں اور پھر اسٹیٹ بینک مرکزی زکوٰۃ کمیٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کروادیتا ہے زکوٰۃ وصولی کا عمل اسی طرح لایا جاتا ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل بیان کی جارہی ہے:

زکوٰۃ وصولی کی مدت:

Central Account NO-8 مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں پانچ مدات سے رقم جمع کی جائے گی

1۔ وہ زکوٰۃ جو حکماً کاٹی گئی ہو۔

2۔ وہ زکوٰۃ جو حکماً نہیں بلکہ رضاکارانہ طور پر کاٹی گئی ہو۔

3۔ صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے منتقل ہونے والی رقم۔

4۔ دارالحکومت اسلام آباد سے مقامی طور پر منتقل ہونے والا زکوٰۃ فنڈ۔

227: **زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980ء** (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) شق /5، ص /33، 32، 31

5۔ عطیات و گرانٹ کی صورت میں ہونے والی وصولیاں۔[228]

ذیل میں ان کی تفصیل بیان کی جارہی ہے:

1۔ حکماً کاٹی جانے والی زکوٰۃ (کوڈ100)

اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع کی جاتی ہے جو زکوٰۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسیاں (ZDCA) آرڈیننس کی پہلی جدول میں ذکر کیے گئے اثاثوں سے لازمی طور پر کاٹی جائے گی اور اگر کسی وجہ سے رقم واپس کر دی جائے تو اس کو منفی وصولی کے طور پر لیا جائے گا۔

2۔ حکماً کاٹی جانے والی زکوٰۃ کی گیارہ اقسام سے وصول شدہ رقوم پر مشتمل ہے جس کی حسب ذیل مدات ہیں:

سیونگ بنک اور دوسرے حسابات (کوڈ101)

اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع ہو گی جو سیونگ بنک حسابات سے متعلق ہو گی، نفع نقصان کے کھاتے شامل ہوں گے اور اسی طرح کے دوسرے کھاتے خواہ وہ کسی دوسرے نام سے موسوم ہوں (ماسوائے ان حسابات کے جو کسی غیر ملکی کرنسی میں رکھے گئے ہوں) ان حسابات سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کی جائے گی ایسے حسابات جو پاکستان کے بینکوں، ڈاکخانوں اور قومی بچت کے مرکزی و مالیاتی اداروں کے پاس ہوں اگر کسی وجہ سے رقم واپس کر دی جاتی ہے تو اس کا اندراج منفی وصولی کے چور پر کیا جائے گا۔

نوٹس ڈیپازت کی رسیدیں، حسابات اور اسی طرح کی دوسری رسیدیں اور حسابات (کوڈ102)

اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع ہو گی جو نوٹس ڈیپازٹ رسیدوں اور حسابات سے متعلق ہو گی، نفع نقصان کے کھاتے شامل ہوں گے اور اسی طرح کے دوسرے کھاتے خواہ وہ کسی دوسرے نام سے موسوم ہوں (ماسوائے ان حسابات کے جو کسی غیر ملکی کرنسی میں رکھے گئے ہوں) ان حسابات سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کی جائے گی۔ ایسے حسابات جو پاکستان کے بینکوں، ڈاکخانوں اور قومی بچت کے مرکزی و مالیاتی اداروں کے پاس ہوں اگر کسی وجہ سے رقم واپس کر دی جاتی ہے تو اس کا اندراج منفی وصولی کے چور پر کیا جائے گا۔[229]

فکسڈ ڈیپازت کی رسیدیں، حسابات اور اسی طرح کی دوسری رسیدیں اور حسابات (کوڈ103)

اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع ہو گی جو فکسڈ ڈیپازٹ رسیدوں اور حسابات سے متعلق ہو گی، نفع نقصان کے کھاتے شامل ہوں گے اور اسی طرح کے دوسرے کھاتے خواہ وہ کسی دوسرے نام سے موسوم ہوں (ماسوائے ان حسابات کے جو کسی غیر ملکی کرنسی میں رکھے گئے ہوں) اور سرٹیفکیٹ (مثلاً خاص ڈیپازت سرٹیفکیٹ) ان حسابات سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کی جائے گی۔ ایسے حسابات جو پاکستان کے بینکوں، ڈاکخانوں اور قومی بچت کے مرکزی و مالیاتی

---

[228]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء**، (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) ص/47،46،48

[229]: **زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء**، (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء) ص/47،46،48

اداروں کے پاس ہوں، جن پر ان کے مالک کو وقتاً فوقتاً آمدن واجب الوصول ہو یا واجب الادا ہونے یا بھنوانے سے پہلے وصول کر لی گئی ہو اگر کسی وجہ سے رقم واپس کر دی جاتی ہے تو اس کا اندراج منفی وصولی کے چور پر کیا جائے گا۔

سیونگ سرٹیفکیٹ اور اسی طرح کے دوسرے سرٹیفکیٹ اور حسابات (کوڈ104)

اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع ہو گی جو سیونگ ڈیپازٹ سرٹیفکیٹس، رسیدوں اور حسابات سے متعلق ہو گی، نفع نقصان کے کھاتے شامل ہوں گے اور اسی طرح کے دوسرے کھاتے خواہ وہ کسی دوسرے نام سے موسوم ہوں، سرٹیفکیٹ (مثلاً خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ) ان حسابات سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کی جائے گی۔ ایسے حسابات جو پاکستان کے بینکوں، ڈاکخانوں، قومی بچت کے مرکزی ومالیاتی اداروں، کمپنیوں اور کارپوریشنوں نے جاری کیے ہوں، جن پر ان کے مالک کو وقتاً فوقتاً آمدن واجب الوصول ہو یا واجب الادا ہونے یا بھنوانے سے پہلے وصول کر لی گئی ہو اگر کسی وجہ سے رقم واپس کر دی جاتی ہے تو اس کا اندراج منفی وصولی کے طور پر کیا جائے گا۔

نیشنل انوسٹمنٹ اور ٹرسٹ کے یونٹ (کوڈ105)

اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع کی جائے گی جو نشنل انویسٹمنٹ (یونٹ) ٹرسٹ کے یونٹس سے حکماً کاٹی گئی ہو۔ لیکن اگر کسی وجہ سے رقم واپس کی گئی تو اس کا اندراج منفی وصولی کے طور پر ہو گا۔[230]

آئی سی پی۔ میوچل فنڈ سرٹیفیکیٹ (اکاؤنٹ کوڈ106)

آئی سی پی۔ میوچل فنڈ سرٹیفکیٹس پر سے کاٹی گئی ہو وہ رقم اس مد میں جمع کی جائے گیاور اگر کسی وجہ سے کوئی رقم واپس ہو جاتی ہے تو اس کا اندراج منفی وصولی کے طور پر ہو گا۔

سرکاری تمسکات (کوڈ107)س

جو رقم سرکاری تمسکات سے حکماً کٹی ہو اور جن پر آمدن بھی ساتھ ساتھ مل سکتی ہو وہ رقم اس مد میں جمع کی جائے گی۔ اگر کسی وجہ سے کوئی رقم واپس ہو جاتی ہے تو اس کا اندراج منفی وصولی کے طور پر ہو گا۔

تمسکات بشمول حصص اور ڈی بنچر ز (اکاؤنٹ کوڈ108)

اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع کی جائے گی جو تمسکات بشمول کمپنیوں اور کارپوریشنوں کے حصص اور ڈی بنچرز (ماسوائے ان کے جو کسی کمپنی یا کارپوریشنوں کے نام ہوں) سے حکماً کاٹی گئی ہو اور آمدن ساتھ ساتھ واجب الادا ہو یا ادا کی گئی ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی رقم واپس کی گئی تو اس کا اندراج منفی وصولی کے طور پر کیا جائے گا۔

سالیانے (Annuities) (اکاؤنٹ کوڈ109)

[230]: **زکوٰۃ مینوئل**، ص/88-92۔(c)

اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع کی جائے گی جو زندگی کی بیمہ پالیسیوں سے حکماً کاٹی گئی ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی رقم واپس ہو جاتی ہے تو اس کا اندراج منفی وصولی کے طور پر ہو گا۔

زندگی کی بیمہ پالیسیاں (اکاؤنٹ کوڈ 110)

زندگی کی بیمہ پالیسیوں سے حکماً کاٹی گئی زکوٰۃ اس مد میں جمع کی جائے گی۔ اگر کسی وجہ سے کوئی رقم واپس کی گئی تو اس کا اندراج منفی وصولی کے طور پر کیا جائے گا۔

پراوڈنٹ فنڈ کے بقایاجات (اکاؤنٹ کوڈ 111)

پراوڈنٹ فنڈ سے حکماً کاٹی گئی زکوٰۃ اس مد میں جمع ہو گی۔ اگر کسی وجہ سے کوئی رقم واپس کی گئی تو اس کا اندراج منفی وصولی کے طور پر کیا جائے گا۔[231]

اس سے معلوم ہوا کہ حکماً کاٹی جانے والی زکوٰۃ کی صورتیں یہ ہیں مثلاً سیونگ بنک اور دوسرے حسابات، نوٹس ڈیپازت اور فکسڈ ڈیپازت کی رسیدیں، حسابات اور اسی طرح کی دوسری رسیدیں اور حسابات، سیونگ سرٹیفکیٹ اور اسی طرح کے دوسرے سرٹیفکیٹ اور حسابات، نیشنل انوسٹمنٹ اور ٹرسٹ کے یونٹ، آئی سی پی–میوچل فنڈ سرٹیفیکیٹ، سرکاری تمسکات بشمول حصص اور ڈی بنچرز، زندگی کی بیمہ پالیسیاں اور پراوڈنٹ فنڈ کے بقایاجات وغیرہ ان اثاثوں سے حکومت لازمی زکوٰۃ کٹوتی کرتی ہے۔

بنکوں سے زکوٰۃ وصولی کے طریقہ کار کے بعد اب ان ایجنسیوں پر بحث کی جائے گی جو زکوٰۃ کٹوتی کرتی ہیں۔

کنٹرولنگ ایجنسیاں برائے زکوٰۃ کٹوتی:

کنٹرولنگ ایجنسیوں سے حکماً زکوٰۃ کٹوتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. **بنک:**

اس کیٹگری میں درج ذیل قسم کے بنک شامل کیے جائیں گے:

- اسٹیٹ بنک آف پاکستان
- شیڈولڈ بنک (قومیائے ہوئے)
- غیر ملکی بنک
- کوآپریٹو بنک

2. **ڈاکخانے**

---

[231]: ایضا

3. قومی بچت کے مراکز

4. خاص مالی ادارے

اس میں درج ذیل مالی ادارے شامل ہیں:

- پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انوسٹمنٹ کارپوریشن
- انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان
- ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان
- نیشنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن
- بینکرز ایکوئٹی لمیٹڈ
- سمال بزنس فنانس کارپوریشن[232]

5۔ متفرق ادارے:

اس میں سرمایہ کاری والے اور دیگر ادرارے شامل ہیں:

6۔ کمپنیاں:

اس میں ایکٹ 1913ء کے تحت رجسٹر کی گئی تمام کمپنیز شامل ہیں۔

7۔ پراویڈنٹ فنڈ رکھنے والیز کوٰۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسیاں:

اس میں تمام تجارتی، سرکاری، نیم سرکاری تنظیمیں اور ادرارے شامل ہیں جو اپنے ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ کا حساب رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کنٹرولنگ ایجنسیاں جن سے حکماً زکوٰۃ کٹوتی کی جاتی ہے وہ یہ ہیں مثلاً ڈاکخانے قومی بچت کے مراکز، خاص مالی ادارے، متفرق ادارے، کمپنیاں اور پراویڈنٹ فنڈ رکھنے والیز کوٰۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسیاں وغیرہ۔یعنی یہ کنٹرولنگ ایجنسیاں بھی زکوٰۃ وصولی کرتی ہیں۔

بنک اور کنٹرولنگ ایجنسیوں میں زکوٰۃ جمع کروانے اوران سے زکوٰۃ واپسی کے مطالبہ وغیرہ کا طریقہ کار یہ ہو گا:

زکوٰۃ کٹوتی، واپسی اور جمع کرانے کا طریقہ کار:

[232]: **زکوٰۃ مینوئل**، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، ص/90-93۔(c)

ہرZDCA کا یہ فرض ہو گا کہ وہ پہلی جدول میں مذکور ان اثاثوں سے جو اس کی تحویل میں ہیں مرکزی زکوۃ انتظامیہ کی طرف سے زکوۃ کٹوتی کرے اور رقم اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے نامزد دفتر میں جمع کروائے۔ یہ نامزدگی قواعد کے قاعدہ (33) کے ذیلی قاعدہ (7) کے تحت کی جائے گی۔ اس میں کوئی تبدیلی زکوۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسی، اسٹیٹ بنک آف پاکستان اور مرکزی زکوۃ انتظامیہ کی پیشگی رضامندی کے بغیر نہیں کی جائے گی۔ پہلی جدول کے شمارے 6 اور 7 مندرج اثاثے رکھنے والی زکوۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسیاں کاٹی ہوئی زکوۃ کا 5 فیصد بعد میں کٹے جانے والے واپسی کے مطالبوں کو پورا کرنے کے لیے اپنے پاس رکھ کر بقیہ رقم کٹوتی کی تاریخ کے فورا بعد جمع کرادیں گی۔ اس طرح رکھی ہوئی 5 فیصد رقم میں سے منظور شدہ واپسیاں ادا کرنے کے بعد جو رقم بچے گی وہ بھی کٹوتی کی تاریخ کے تین ماہ کے اندر اندر مرکزی زکوۃ فنڈ میں جمع کرادی جائے گی۔

زکوۃ کی کاٹی ہوئی رقوم اسٹیٹ بینک کے نامزد دفتر[233] میں کراسڈ چیک (Crossed cheques) (صرف مقامی) بینک ڈرافٹ یا پے آرڈر کے ذریعے جمع کرائی جائے گی بھیجی جائے گی۔ یہ رقم فام کے CZ-08 کے ذریعے جمع کرائی جائے گی جس کو با قاعدہ پر کرنا ضروری ہو گا۔ اس مقصد کے لیے ZDCA اس فارم کی پانچ نقول تیار کرے گی۔ تین نقلیں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو چیک ڈرافٹ یا پے آرڈر کے ہمراہ ارسال کی جائیں گی، چوتھی نقل مرکزی زکوۃ انتظامیہ کو ارسال کی جائے گی اور پانچویں نقل ZDCA خود اپنے ریکاڈ کے لیے رکھے گی۔ فارم 08- CZ کی نقل مرکزی زکوۃ فنڈ میں رقم جمع ہو جانے کے بعد اسٹیٹ بینک آف پاکستان CZ-08 فارم میں نیچے والی عبارت کو مکمل کر کے رقم کی وصولی کی رسید کے طور پر اس کی تیسری نقل متعلقہ ZDCA کو واپس دے دے گی۔ فارم کی دوسری نقل کے مرکزی زکوۃ فنڈ جمع ہونے کی اطلاع کے طور پر ماہوار لفافے میں ، 21- CZ اور CZ-22 پر ماہوار گوشواروں کے ہمراہ، مرکزی زکوۃ انتظامیہ کو ارسال کر دی جائے گی اور فارم کی پہلی نقل اسٹیٹ بینک آف پاکستان اپنے پاس اپنے ریکاڈ کے لیے رکھ لے گا۔ زکوۃ کی کٹوتی کے دفاتر (ZDOS) عند الطلب زکوۃ کی کٹوتی کا سرٹیفکیٹ (ZDC) جاری کریں گے جسے اس میں مندرج زکوۃ کی ادائیگی کا مسلمہ ثبوت سمجھا جائے گا-[234]

لازمی طور پر زکوۃ کٹوتی کرنے والے اداروں کے بعد جدول دوم میں رضاکارنہ طور پر زکوۃ وصولی کا طریقہ کار یہ ہے:

رضاکارانہ زکوۃ وصولی اور طریقہ کار (اکاؤنٹ کوڈ 130)

آرڈیننس کی دوسری جدول میں مزکور اثاثوں سے متعلق خود تشخیص کردہ اور رضاکارانہ طور پر دی گئی زکوۃ اس مد میں جمع کرائی جائے گی-پاکستان میں موجود یا پاکستان سے باہر کوئی فرد یا تنظیم، مرکزی زکوۃ فنڈ کے اکاؤنٹ میں رضاکارانہ زکوۃ جمع کرانا چاہے گی تو یہ رقم کراسڈ چیک (مقامی یا غیر مقامی) ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینک ڈرافٹ، پے آرڈر، پوسٹل آڈر کے ذریعے یا نقد، پاکستان میں کام کرنے والے کسی بینک کی شاخ، ڈاک خانے، کسی قومی بچت کے مرکز، یا کسی ایسے مالیاتی ادارے کی شاخ یا دفتر میں جمع کروائی جا سکے گی۔ شاخ یا دفتر جہاں مالی دستاویز موصول ہو گی وہ رقم موصول ہونے پر رقم جمع

233: کام کی جگہ یا کسی محکمہ کے لئے عام طور پر استعمال ہونے والا لفظ ہے۔

234: **زکوۃ مینوئل**، مرکزی زکوۃ انتظامیہ، 1983ء، ص/90-93-(c)

کروانے والے کو فارم CZ-25 میں ایک رسید جاری کرے گا-اس رسید کی ایک کاربن نقل اس بینک یا دفتر کے ریکارڈ ہی کے لیے رکھ لی جائے گی-یہ رسید انکم ٹیکس میں رعایت کا مطالبہ کرنے کے لیے بطور زکوۃ کٹوتی کے سرٹیفکیٹ (ZDC) کے استعمال ہو سکے گی-اس رسید کی کوئی نقل جاری نہیں کی جائے گی-شاخ کا دفتر ایسی تمام وصولیوں کا ریکارڈ ایک رجسٹر میں رکھے گا جو فارم 26۔ CZ میں ہو گا۔ ہر سہ ماہی کے اختتام (30 ستمبر، 31 دسمبر، 31 مارچ اور 30 جون) کے فورا بعد شاخ / دفتر فارم 27۔CZ میں ایک رپوٹ کے ہمراہ ایسی جمع شدہ تمام رقوم اپنے ہیڈ آفس کو بھجوائے گا۔ بینک اور دوسرے مالیاتی اداروں کا ہیڈ آفس (جو ایک (ZDCA) بھی ہے) اپنی شاخوں / ماتحت دفاتر سے ملنے والی تمام رقوم 28۔CZ میں ایک چالان کے ذریعے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے نامزد شدہ دفتر میں جمع کرا دے گا۔ یہ رقم مرکزی اکاونٹ نمبر 8 مرکزی زکوۃ فنڈ میں جمع کرائی جائے گی اور اس کے ہمراہ فارم 28CZ کی تین عدد نقول اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو بھجوائی جائیں گی۔ جو وصولی رسید کے بعد ایک نقل جمع کروانے والے ادارے کو واپس کر دے گا اس فارم کی چوتھی نقل ساتھ ساتھ مرکزی زکوۃ انتظامیہ کو بھجوا دی جائے گی۔ فارم 28۔CZ کی دو نقول جو اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے پاس بچیں گی ان میں سے ایک وہ اپنے ریکارڈ کے لیے رکھ لے گا اور دوسری نقل ماہانہ گوشوارے 21۔ CZ کے ہمراہ زکوۃ انتظامیہ کو بھیج دے گا [235]۔

مرکزی زکوۃ انتظامیہ میں جب رضاکارانہ زکوۃ ذاتی طور پر یا ڈاک سے کسی مالی دستاویز مثلا چیک، ڈرافٹ یا آرڈر کے ذریعے موصول ہو گی تو اس کا ایک رجسٹر (فارم 12۔CZ) میں اندراج کیا جائے گا اور اس کی ایک کچی رسید فارم CZ-23 میں رقم بھیجنے والے کو جاری کر دی جائے گی-اس رسید پر اس شخص کے دستخط ہوں گے جس کو ایڈ منسٹریٹر جنرل نے اس بارے میں اختیار دیا ہو گا-رسید کی دو نقول کاربن پیپر کے ذریعے تیار کی جائیں گی اور کاربن والی نقل مرکزی زکوۃ انتظامیہ میں بطور ریکارڈ رکھی جائے گی۔ اگر چیک پہلے ہی سے کراسڈ نہ ہوا ہو تو موصول ہونے پر اس کو مرکزی زکوۃ انتظامیہ میں کراس کر دیا جائے گا۔ یہ چیک بینک چالان (11۔CZ) کے ہمراہ مرکزی زکوۃ فنڈ اکاونٹ میں رقم جمع کرانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اسلام آباد دفتر کو بھیج دیا جائے گا۔

چیک وغیرہ کی رقم وصول ہونے پر نظر رکھی جائے گی اور اس رقم مرکزی زکوۃ فنڈ جمع ہونے کی اطلاع جونہی موصول ہو گی اسے متعلقہ رجسٹرار (فارم 12۔CZ) میں درج کیا جائے گا اور رقم کی وصولی کی اطلاع ترسیل کنندہ کو دی جائے گی۔ (فارم CZ ۔24) میں اس کو ایک زکوۃ کٹوتی کا سرٹیفکیٹ (ZDC) بھی جاری کیا جائے گا۔ اس میں (ZDC) کی ایک کاربن نقل دفتری ریکارڈ کے لیے تیار کی جائے گی۔ اور اس پر اس افسر کے دستخط ہو گے جس کو ایڈ منسٹریٹر جنرل نے اس بارے اختیار دیا ہو گا۔ رضاکارانہ زکوۃ کی رقم مرکزی زکوۃ انتظامیہ میں نقد وصول نہیں کی جائے گی۔ ہر رسید یا زکوۃ سرٹیفکیٹ حساب کی صرف ایک مد سے متعلق ہو گا۔[236]

---

[235]: **زکوۃ مینوئل**، مرکزی زکوۃ انتظامیہ، ص/90-93۔(c)

[236]: ایضا

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جدول دوم میں وہ تمام اثاثے موجود ہیں جو صاحب نصاب شخص اپنی مرضی سے زکوٰۃ دیتا ہے مرکزی زکوٰۃ کونسل ان اثاثوں میں مداخلت نہیں کرتی ہے۔اس کے علاوہ مرکزی زکوٰۃ کونسل زکوٰۃ کے علاوہ دیگر عطیات اور وصولیاں کا اکاؤنٹ رکھتی ہے:

گرانٹ، عطیات ودیگروصولیاں(اکاونٹ کوڈ161)

حساب کی اس مد میں وہ رقوم جمع کی جائے گی جو گرانٹ، عطیات ع دیگر وصولیاں کے طور پر مرکزی زکوۃ فنڈ جمع کرانے کی غرض سے وصول ہوں گی۔ حساب کی اس مد کی مندرج ذیل تین مد ہوں گی:

(الف)گرانٹ(اکاونٹ کوڈ161)

اس حساب میں وہ رقوم جمع کی جائیں گی جو مالی گرانٹ کے طور پر، سرکاری، نیم سرکاری یا غیر سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے کسی مخصوص یا غیر مخصوص مقصد کے لیے موصول ہوں گی۔ گرانٹ کراسڈ چیک یا اختیار نامے کے ذریعے بینک چالان کے ہمراہ ان اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے کسی دفتر میں جمع کرانے کے لیے بھیج دی جائیں گی۔

(ب)عطیات(اکاونٹ کوڈ162)

اس حساب میں مرکزی زکوۃ فنڈ اکاونٹ میں زکوۃ وعشر کے طور پر دی گی رقوم کے علاوہ دوسرے رضاکارانہ طور پر دیئے گے عطیات، بشمول صدقات، نافلہ، جمع کرائیں جائے گی۔ عطیات کی رقم پاکستان میں کام کرنے والے کسی بینک کی کسی بھی شاخ میں کسی ڈاکخانے، قومی بچت کسی بھی مرکز کسی بھی مالیاتی ادارے کی کسی بھی شاخ / دفتر میں جمع کرائی جا سکیں گی۔

(دیگروصولیاں(اکاونٹ کوڈ163)

اس حساب میں تمام وصولیاں جمع ہو گی جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے مندرجہ بالا کسی مخصوص حساب میں براہ راست جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہ رقوم پاکستان میں کام کرنے والے کسی بینک کی کسی شاخ، کسی بھی ڈاکخانے قومی بچت کے کسی بھی مرکز کسی بھی مالیاتی ادارے کی شاخ / دفتر میں جن میں رقوم جمع ہو تی ہوں، جمع کرائی جا سکیں گی۔[237]

اس سے معلوم ہوا کہ مرکزی زکوٰۃ کونسل زکوٰۃ کے علاوہ گرانٹ، عطیات و دیگر وصولیاں بھی کرتی ہے اوراس حساب میں وہ رقوم جمع کی جاتی ہیں جو مالی گرانٹ کے طور پر، سرکاری، نیم سرکاری یا غیر سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے کسی مخصوص یا غیر مخصوص مقصد کے لیے موصول ہوں۔ ذیل میں پنجاب زکوٰۃ وعشر (ترمیمی) ایکٹ 2018ء کے چند اہم نکات ذکر کیے جا رہے ہیں:

---

[237]: **زکوٰۃ مینوئل**، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، ص/90-93۔(c)

پنجاب زکوٰۃ و عشر (ترمیمی) ایکٹ 2018ء

1۔ حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی بھی قسم کے بانڈ یا سرٹیفکیٹ کو مستثنیٰ کر سکتی ہے جو حکومت، وفاقی حکومت، صوبائی حکومت یا کسی قانونی کارپوریشن، کمپنی یا دیگر ادارے کے ذریعے جاری کیے گئے ہوں، جو براہِ راست یا بالواسطہ طور پر حکومت، وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، مقامی حکام یا کسی کارپوریشن کی ملکیت ہوں۔

2۔ اگر پہلی شیڈول میں ذکر کردہ کسی اثاثہ پر زکوٰۃ کی وصولی میں تاخیر ہو تو چیف ایڈمنسٹریٹر متعلقہ ضلع کے کلیکٹر کو ایک دستخط شدہ سرٹیفکیٹ بھیجے گا جس میں واجب رقم اور شخص کی تفصیلات شامل ہوں، اور کلیکٹر اس سرٹیفکیٹ کے موصول ہونے پر اس رقم کو زرعی محاصل کی واجبات کے طور پر وصول کرے گا۔[238]

3۔ ایک صاحبِ نصاب شخص اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ جسے ایکٹ کے تحت ماخذ سے کٹوتی نہیں کیا گیا ہے زکوٰۃ فنڈ کو یا براہِ راست ایسے افراد کو جو شریعت کے مطابق زکوٰۃ وصول کرنے کے اہل ہیں، ادا کر سکتا ہے۔ یہ رقم دوسری شیڈول میں ذکر کردہ اثاثوں پر ہو گی۔

3۔ ایکٹ کے تحت، ہر زمین کے مالک، گرانٹی دار، الاٹیز، کرایہ دار، کرایہ دار یا زمین کا مالک (سوائے اُس شخص کے جو صاحبِ نصاب کی تعریف سے مستثنیٰ ہو) سے زبردستی عشر چارج اور وصول کیا جائے گا، جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 6 میں وضع کیا گیا ہے اور جیسا کہ مقرر کیا جا سکتا ہے، اس کی پیداوار کے پانچ فیصد کی شرح پر، جو کہ تشخیص کی تاریخ پر اس کی پیداوار کے حصے پر ہو گا۔

4۔ اس دفعہ اور ایکٹ کی دفعہ 6 میں "زمین کا مالک"، "گرانٹی دار"، "الاٹیز"، "کرایہ دار" اور "زمین کا مالک" کی وہی تعریف ہو گی جو زمین کے انتظام کے قوانین میں دی گئی ہو، اور "زمین کا مالک" میں وہ شخص بھی شامل ہے جو کسی قطعہ زمین پر فصل اگاتا ہو۔

5۔ پانچ وسق گندم کی قیمت کا کرنسی مساوی وہ ہو گا جو چیف ایڈمنسٹریٹر ہر زکوٰۃ سال کے لیے نوٹیفائی کرے گا۔ عشر پیداوار پر پہلی واجب وصولی ہو گی۔ عشر نقد میں وصول کیا جائے گا، سوائے گندم یا چاول کے، جن کے لیے، مجلس کے اختیار پر، عشر قسم میں وصول کیا جا سکتا ہے۔

6۔ بورڈ آف ریونیو زمین کے مالک، گرانٹی دار، کرایہ دار، کرایہ دار یا زمین کے مالک سے عشر کی تشخیص اور وصولی کے عمل کو مقرر کردہ طریقے کے مطابق یقینی بنائے گا اور اس کے لیے ضروری ریکارڈ رکھے گا، جو ایک فصل کے موسم کے لیے ایکٹ کے مقاصد کے

[238] : The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Act,2018,Act NO.IV of 2018, in the Gazette of The Punjab,Dated 26/11/2018..

لیے درکار ہو۔ کوئی بھی شخص جو تشخیص کے بارے میں ناراض ہو، وہ تشخیص کے حکم کے تینتیس دن کے اندر، مقرر کردہ طریقے اور فارم میں، اسسٹنٹ کلیکٹر یا حکومت کی طرف سے نوٹیفائی کیے گئے افسر سے تشخیص کی نظر ثانی کے لیے درخواست کر سکتا ہے۔

7۔ اسی ایکٹ کے دفعہ (2) کے تحت درخواست کو اس صورت میں ہی قبول کیا جائے گا جب درخواست دہندہ نے اپنی واجب ذمہ داری کا کم از کم پچاس فیصد صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرایا ہو، جیسا کہ اس دفعہ میں تشخیص کی گئی ہو۔

8۔ اسسٹنٹ کلیکٹر یا وہ افسر جس کو دفعہ (2) یا دفعہ (4) کے تحت درخواست کی گئی ہو یا جو دفعہ (4) کے تحت خود مختار طور پر معاملہ لے رہا ہو، وہ درخواست وصول کرنے یا معاملہ لینے کے تیس دن کے اندر اپنا فیصلہ دے گا؛ اور یہ فیصلہ حتمی ہو گا اور کسی عدالت یا دوسرے ادارے کے سامنے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔[239]

اس ایکٹ میں ترمیم کرنے کا مقصد زکوٰۃ و عشر کی وصولی کے نظام کو صاف و شفاف بنانا تھا نیز زکوٰۃ و عشر کی وصولی میں اضافہ کرنا مقصود تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ زکوٰۃ دینے کی طرف راغب ہو سکیں اور ساتھ ساتھ صاحب نصاب کے مسائل اور شکایات کا مناسب حل نکالنے کی طرف توجہ دی گئی۔ اس کے بعد وہ تمام اثاثے جو زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

زکوۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ اثاثے:

1۔ غیر مسلم کے اثاثوں سے زکوۃ نہیں کاٹی جاتی اس کو ثبوت کے طور پر اپنا تحریری بیان حلفیہ جمع کروانا ہو گا۔

2۔ غیر ملکوں کے اثاثوں سے زکوۃ نہیں کاٹی جاتی اس کو ثبوت کے طور پر اپنا پاسپورٹ مصدقہ نقل دینی ہو گی۔

3۔ غیر مسلم / غیر پاکستانی کمپنیوں سے زکوۃ نہیں کاٹی جاتی اس کو ثبوت کے طور پر تحریری حلف نامہ جمع کروانا ہو گا۔

4۔ ایمان اور فقہ کی رو سے استثنا حاصل کرنے والوں کے اثاثوں سے زکوۃ نہیں کاٹی جائے گی۔

5۔ صاحب نصاب کی تعریف میں نہ آنے والے اشخاص کے اثاثوں سے زکوۃ نہیں کاٹی جاتی۔

6۔ منجمد اثاثوں سے زکوۃ نہیں کاٹی جاتی۔

7۔ جو شخص زندہ نہیں اس کے اثاثوں سے زکوۃ نہیں کاٹی جائے گی۔[240]

اسی طرح زکوۃ کٹوتی سے مستثنیٰ کھاتوں کی تفصیل یہ ہے:

زکوۃ کٹوتی سے مستثنیٰ کھاتے

[239] : The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Act,2018,Act NO.IV of 2018

[240]: زکوۃ مینوئل، مرکزی زکوۃ انتظامیہ، ص/94-95۔(c)

1۔ کرنٹ اکاونٹ

2۔ وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور لوکل اتھارٹی سے فنڈ

3۔ وہ کارپوریشن، کمپنی یا دوسرا کاروباری ادارہ جو مکمل طور پر بلاواسطہ یا بالواسطہ وفاقی حکومت، کسی صوبائی حکومت کسی لوکل اتھارٹی کی ملکیت ہو۔

4۔ مسجد اکاونٹ

5۔ زکوۃ وعشر فنڈ

6۔ غیر پاکستانی کا اکاونٹ

7۔ کوئی یتیم خانہ

8۔ دینی مدارس

9۔PLS اکاونٹ میں اصل رقم اور منافع دونوں پر زکوۃ کاٹی جاتی ہے۔

10۔ غیر مسلم کا اکاونٹ

11۔ کچھ فکسڈ اکاونٹ ایسے ہیں جن پر ہر سال زکوۃ کاٹی جاتی ہے۔

12۔ افواج پاکستان بشمول شہری مسلح افواج کا کوئی یونٹ فنڈ

13۔ مقدمہ میں کسی فریق کی رقم جو کسی عدالت کے پاس یا اس کے احکام کے تحت مقدمہ کا فصلہ ہونے تک رکھی ہوئی ہو۔

14۔ تعلیمی ادارے: تعلمی بورڈ، اسکول، کالج، یونیورسٹی

15۔ ورکرز پارٹی سپیشن فنڈ

16۔ نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ NIT

17۔ کوئی ادارہ، فنڈ ٹرسٹ، وقف یا سوسائٹی

18۔ انویسٹمنٹ کارپوریش آف پاکستان

19۔ فقہ جعفری یا فقہ حنفی اگر بیان دے دے تو اس کے اکاونٹ سے زیادہ زکوۃ نہیں کاٹی جاتی۔

20 فکسڈ ڈپازٹ پر میچور ہونے کے بعد زکوۃ کاٹی جاتی ہے مثلاً اگر وہ پانچ سال کے لیے فکسڈ ہے تو صرف اصل رقم پر زکوۃ کاٹ کر مین برانچ کو بھیج دی جاتی ہے۔

21۔ قادیانی / احمدی کا اکاونٹ

درج بالا کھاتے زکوۃ کٹوتی سے مستثنیٰ ہیں۔[241]

پاکستان میں وصولی زکوۃ کا نظام ذکر کرنے کے بعد اب مصر میں رائج وصولی زکوۃ کے بارے میں وضاحت کی جارہی ہے:

[241]: **زکوۃ مینوئل،** مرکزی زکوۃ انتظامیہ، ص/94-95۔(c)

فصل دوم: مصر میں رائج وصولی زکوٰۃ کا نظام

پاکستان میں وصولی زکوٰۃ کے نظام کو ذکر کرنے کے بعد اب مصر میں وصولی زکوٰۃ کے نظام کے بارے میں ذکر کیا جارہا ہے۔ یہ فصل دو ابحاث پر مشتمل ہے پہلی بحث میں شرائط زکوٰۃ اور بنکوں سے زکوٰۃ وصولی کا طریقہ کار بیان کیا جائے گا جبکہ دوسری بحث میں مویشی، زرعی پیداوار، سامان تجارت اور دیگر مالی وسائل ذکر کیے جائیں گے۔

مبحث اول: طرق جباية الزكاة في مصر: (وصولی زکوٰۃ کا طریقہ کار)

مصر میں زکوٰۃ وصولی کے مختلف طریقے ہیں اور ان کے لیے باقاعدہ قوائد وضوابط اور شرائط مقرر ہیں:

وصولی زکوٰۃ کا طریقہ کار اور شرائط:

مصر میں بنک الفیصل اور بنک ناصر الاجتماعی کے تحت ایک ادارہ "بیت الزکاۃ " قائم ہے جس کے ذمہ داری زکوٰۃ کا مکمل بندوبست کرنا ہے۔

- زکوٰۃ ان افراد پر واجب ہے جو مصر کے رہائشی وسکونتی ہیں غیر ملکی افراد سے انکم ٹیکس وصول کرنا۔
- زکوٰۃ ہر سال محرم الحرام کے مہینے میں وصول کی جاتی ہے اور اسی طرح غیر ملکی افراد سے انکم ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔
- سامان تجارت، نقدی اوراصل سرمایہ اور منافع دونوں پر زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔
- پراپرٹی اور کارپوریشن پر زکوٰۃ لاگو ہوگی۔
- الشركاء المصريون المتضامنون (مصری مشترکہ کمپنیاں) ان افراد کی مشترکہ کمپنیاں جن میں مصری افراد شامل ہوں۔
- حصص الشركاء: (شرکاء کے حصص پر زکوٰۃ) مشترکہ کمپنیاں جن میں مصر اور غیر ملکی افراد شریک ہوں۔
- اگر مشترکہ کمپنیوں میں مصر کے افراد شامل ہوں تو ان سے زکوٰۃ اور غیر ملکی شریک ہوں تو ان سے (ضريبة الدخل) انکم ٹیکس وصول کیا جائے گا۔
- زکوٰۃ وصولی اور تقسیم میں کوتاہی برتنے والوں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔
- ادارہ کے تحت زکوٰۃ وصولی اور تقسیم کی مکمل تحقیقات کرنا۔[242]

---

[242]:عبد الحميد ،محمد فرحان،**جاءترتيب جباية زكاة الأموال** حسب الترتيب الذي عمل به الباحث خلال السنوات الخمس الأخيرة،2015.-2010

ان تمام شرائط سے **معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں** بنک الفیصل اور بنک ناصر الاجتماعی **کے تحت ایک ادارہ** "بیت الزکاۃ" **قائم ہے۔اس کے علاوہ مویشی اور زرعی پیداوار کا باقاعدہ ایک ادارہ** "ادارۃ الزروع والثمار والانعام" **کے نام سے قائم ہے جو ان تمام شرائط کو مدنظر رکھ کر زکوٰۃ وعشر کی وصولی کرتے ہیں۔اب بنکوں سے زکوٰۃ وصولی اور مویشی و زرعی پیداور کی وصولی کے طریقہ کار پر بحث کی جارہی ہے:**

1۔بنکوں سے زکوٰۃ وصولی کا طریقہ کار:

المصری الفیصل بنک اور بنک ناصر الاجتماعی میں آمدنی و تقسیم کے یونٹس ہیں جن میں ایک یونٹ صندوق الزکاۃ کے نام سے بھی ہے ذیل میں ان یونٹس کا ذکر کیا جارہا ہے۔

1۔الجھۃ التنظیمیۃ(The Organization)

2۔ملخص لاھم السیاسات المحاسبۃ(Sammary of Significant Accounting Policies)

اعداد و شمار، غیر ملکی کرنسی مختلف فنڈز،اخراجات اور زکوٰۃ وانکم ٹیکس وغیرہ کا مکمل نظام اس یونٹ کے پاس ہے،جن کا ذکر حسب ذیل ہے۔

I. استخدام التقدیرات المحاسبۃ فی اعداد القوائم المالیۃ (The Use of Accounting Estimats in the Preparation of Financial Estimats)

II. تحویل العملات الاجنبیۃ(Change Foreign Currency)

III. نقد وما یعادلۃ(Cash and Cash Equivalents)

IV. الایرادات(Revenuses)

V. المصاریف(Expenses)

VI. الزکاۃ وضریبۃ الدخل (Zakat and Income Tax)[243]

[243] : السقا ،عمرمحمد ، **بیت الزکاۃ** ، برائس وتر ھاؤس کوبرز، ترخیص عمرمحمد السقا ،رقم 369، 9جمادی الآخرۃ،1436ھ(29مارچ 2015ء)ص/7،8۔**(السقا،عمر محمد،یہ 1960ء کو مصر میں پیدا ہوئے،وزارۃ الاوقاف کے تحت بیت الزکاۃ کے سربراہ ہیں زکوٰۃ وصولی و تقسیم کے حوالے سے کہیں خدمات سرانجام دیں)**

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنک میں مختلف یونٹس ہیں جن میں الزکاۃ وضریبۃ الدخل یونٹ بھی قائم ہے جس میں زکوٰۃ کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ ذیل میں بنک میں موجود اثاثوں سے متعلق زکوٰۃ وصولی کی وضاحت کی جارہی ہے:

تقدیر حصیلۃ الزکاۃ الثروۃ النقدیۃ والاموال المستثمرۃ (زکوٰۃ، مالیاتی دولت اور سرمایہ کاری شدہ فنڈز کی آمدنی کا تخمینہ لگانا)

1۔ مختلف بینکوں میں ڈپازٹس جو مرکزی بینک کی نگرانی اور کنٹرول کرتے ہیں، اور اس وجہ سے ناصر سوشل بینک میں جمع رقم شامل ہے۔

2. سرمایہ کاری کے سرٹیفکیٹس کی خالص فروخت، جس کا مطلب ہے کہ نیشنل بینک آف مصر کی طرف سے سرمایہ کاری کی گئی کل رقم اور ان سرٹیفکیٹس سے برآمد ہونے والی رقم کے درمیان فرق، جس کی آمدنی ٹریژری بلز اور دیگر سرکاری بانڈز کی مالی اعانت کے لیے نیشنل انویسٹمنٹ بینک کو جاتی ہے۔[244]

3۔ پوسٹل سیونگ فنڈ کے کل ذخائر

4. ناصر سوشل بینک کے ڈپازٹس، اس میں ناصر سوشل بینک کسی خاص قانون کے ذریعے مرکزی بینک اور اس کے قیام کے تابع نہیں ہے۔ ان ڈپازٹس میں سرمایہ کاری کے کھاتے اور کرنٹ اکاؤنٹس شامل ہیں۔[245]

تقدیر حصیلۃ الزکاۃ علی اس ھموالسندات: (حصص / سٹاک اور بانڈز پر زکوٰۃ کی آمدنی کا تخمینہ لگانا)

اس میں حصص کی زکوٰۃ اور بانڈز کی زکوٰۃ شامل ہے جس کی وضاحت یہ ہے:

- زکاۃ الآس ھم: حصص کی زکوٰۃ

اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ حصص پر زکوٰۃ ان کے حصول کے مقصد کے مطابق دی جاتی ہے۔ اگر یہ نصاب تک پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے، خواہ کمپنی کی سرگرمی کی نوعیت کچھ بھی ہو اڑھائی فیصد پر زکوٰۃ ہے، لیکن اگر اسے حاصل کرنے کا مقصد اس کی سالانہ آمدنی سے فائدہ اٹھانے کے لیے سرمایہ کاری ہے، تو پھر زکوٰۃ محصول یا واپسی پر دی جائے گی۔ اور وہ حصص جن کی خرید و فروخت سال بھر میں ہوئی تھی تجارت کے مقصد کے لیے سمجھی جائے گی۔ اور 2013 کے آخر میں ان حصص کی تخمینی مارکیٹ ویلیو EGP 162 بلین کے لگ بھگ ہے۔

حصص کی زکوٰۃ کا حساب حصص کی مارکیٹ ویلیو کو 25 سے ضرب کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے، جبکہ باقی حصہ سرمایہ کاری کے مقصد کے لیے شمار کیا جائے گا کیونکہ یہ سال کے دوران تجارت کے لیے پیش نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی قیمت کا تخمینہ تقریباً 265 بلین ای جی پی لگایا گیا ہے۔ یہ حاصل شدہ واپسی کو

---

[244]: التقریر السنوی للبنک المرکزی 2012ء-2013ء

[245]: القوائم المالیۃ لبنک ناصر الاجتماعی 2012-2013ء

ضرب دیتا ہے (تقریباً 207 کا تخمینہ 10 فیصد)۔ تخمینوں کی عارضی مستقل مزاجی کو برقرار رکھنے کے لیے سال 2013 کے لیے اسٹاک اور بانڈز کی قدر کو 2012 اور 2013 کے لیے ایک استعارہ سمجھا جائے گا۔[246]

- زکاة السندات : بانڈز پر زکوٰۃ

بانڈز پر زکوٰۃ کے حوالے سے موجودہ یوسف القرضاوی کے فتویٰ کے مطابق عمل کیا جاتا ہے:

ایسے لوگ ہیں جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ بانڈز انہی احکام کے تابع ہیں جو اس سلسلے میں اسٹاک پر لاگو ہوتے ہیں، اگرچہ اسلام میں سود کی شرح حرام ہے، جب کہ بعض کا خیال ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جانی چاہیے، جیسا کہ مالیاتی مال کا معاملہ ہے۔

یہ سود کے فوائد کو چھوڑ کر برائے نام قدر پر مبنی ہے، جب کہ دوسروں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ تجارت اور صنعت کی پیشکشوں کے مقابلے میں ان کی طرز عمل کے مطابق رقم میں اڑھائی فیصد ادا کی جانی چاہیے۔ آخر میں، بعض کا خیال ہے کہ بانڈز پر زکوٰۃ قرضوں پر زکوٰۃ ہونی چاہیے، خواہ حصول کا مقصد کچھ بھی ہو، بشرطیکہ زکوٰۃ اور اس کے مفادات قریب ہوں۔

اور مؤخر الذکر کو اس بنیاد پر لیں گے کہ بانڈ قرض کے لحاظ سے ڈپازٹ کی طرح ہیں، لہٰذا جو چیز ڈپازٹ پر لاگو ہوتی ہے وہ ان پر لاگو ہوتی ہے، تاکہ ان کی بنیاد بانڈز کی کل مارکیٹ ویلیو ہو۔ یہی حکم ان کے مفادات پر بھی لاگو ہوتا ہے جیسا کہ حصص کا ہے۔[247]

تقدير حصيلة الزكاة على الشركات التآمين(عامة وخاصة(انشورنس کمپنیوں (سرکاری اور نجی) پر زکوٰۃ کی آمدنی کا تخمینہ لگانا)

زکوٰۃ کا حساب سرکاری اور نجی انشورنس کمپنیوں پر لگایا جاتا ہے اس لیے کہ کل موجودہ واجبات 2013 میں ان کمپنیوں کے کل موجودہ اثاثوں سے زیادہ تھے۔[248]

تقدير حصيلة الزكاة على الشركات الصرافة:ایکسچینج کمپنیوں پر زکوٰۃ کی آمدنی کا تخمینہ لگانا

ایکسچینج کمپنیوں کے لیے قومی سطح پر زکوٰۃ کی بنیاد کی آمدنی کا تعین کرنے کے لیے خالص ورکنگ کیپیٹل پر انحصار کیا جاتا ہے۔ یہ زکوٰۃ کے اثاثوں (موجودہ اثاثوں) سے زکوٰۃ کی واجبات (موجودہ واجبات) کو گھٹا کر کیا جاتا ہے، اسی زکوٰۃ سے مشروط، موجودہ اثاثوں اور موجودہ واجبات کے درمیان فرق پر تخمینی تجارتی پیشکشیں، جن کی نمائندگی متعدد سیاسی مفروضوں کی بنیاد پر کی گئی ہے:

---

[246]: التقرير السنوى للبورصة المصرية 2013ء

[247]: فقه الزكاة

[248]: التقرير السنوى للبورصة المصرية 2013ء

1. ان کمپنیوں کی طرف سے کی جانے والی مالی سرمایہ کاری کے حوالے سے، یہ فرض کیا جاتا ہے کہ یہ قلیل مدتی سرمایہ کاری ہیں اور ان میں اسٹاک ایکسچینج میں سیکیورٹیز شامل نہیں ہیں۔
2. وصولیوں اور مختلف ڈیبٹ بیلنس کے حوالے سے، یہ فرض کیا جاتا ہے کہ وہ اچھی حالت میں قلیل مدتی سرمایہ کاری ہیں اور جمع کیے جانے کی خواہش رکھتے ہیں، بشرطیکہ ذخائر زکوۃ کے سابقہ حساب کتاب کی وجہ سے قابل زکوۃ اثاثوں سے خارج ہوں۔
3. بنک دفعات کے سلسلے میں، یہ فرض کیا جاتا ہے کہ یہ ایک مقدمہ ہے اور سال کے دوران ادائیگی کی جاتی ہے، اور اس کا تخمینہ بغیر مبالغہ کے لگایا جاتا ہے۔ یہ بھی فرض کیا جاتا ہے کہ یہ کیشیئر کے پیشے کی نوعیت سے متعلق دفعات ہیں۔ اس طرح، یہ واضح ہے کہ مالیاتی دولت اور 2012 اور 2013 کے لیے لگائے گئے فنڈز کے لیے تخمینہ شدہ کل زکوۃ کی آمدنی تقریباً 68343 ملین پاؤنڈ ہے۔[249]

تقدير حصيلة الزكاة على قطاعى التجارة والصناعة على المستوى القومى : **قومی سطح پر تجارت اور صنعت کے شعبوں میں زکوۃ سے حاصل ہونے والی آمدنی کا تخمینہ لگانا:**

قومی سطح پر تمام تجارتی اور صنعتی شعبوں پر زکوۃ کی آمدنی کا تخمینہ بینکوں اور انشورنس کمپنیوں کے علاوہ تمام شعبوں میں کام کرنے والی کمپنیوں کے مالیاتی اشاریوں سے لگایا جائے گا، جو درج ذیل ہیں:

- **شركات قطاع الاعمال العام: عوامی کاروباری شعبے کی کمپنیاں**

اس میں ہولڈنگ کمپنیوں کی ذیلی کمپنیاں شامل ہیں، اور یہ یونٹ مشترکہ اسٹاک کمپنیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

- **شركات القطاع الخاص المنظم: منظم نجی شعبے کی کمپنیاں**

اس میں منی کمپنیوں کی اکائیاں شامل ہیں، جو 1981 کے قانون نمبر 159 کے مطابق باقاعدہ رجسٹر اور اکاؤنٹس رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔

- **شركات القطاع الخاص الستثمارى: نجی شعبے کی سرمایہ کاری کرنے والی کمپنیاں**

اس میں عرب اور غیر ملکی سرمایہ اور فری زونز سے متعلق سرمایہ کاری شامل ہے۔[250]

---

[249]: ایضا

[250]: الجهاز المركزى للتعبئة العامة والاحصاء نشرات **لبنک ناصر الاجتماعى** 2012-2013ء

اس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کے جو اثاثے (موجودہ اثاثے) شمار کیے گئے ہیں ان کی نمائندگی کی گئی ہے۔ جن میں قلیل مدتی مالی سرمایہ کاری (بشمول مالیاتی سیکیورٹیز)، صرف نقدی کیش، بازار کی قیمت پر اشیاء کا ذخیرہ اور ڈیبٹ اور وصول کیے جانے والے اکاؤنٹس وغیرہ شامل ہیں۔ جہاں تک زکوۃ کے واجبات (موجودہ واجبات) کا حساب کتاب کیا جاتا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

1۔بنوک دائنة : قرض دینے والے بینک

2۔۔دائنون وحسابات دائنة مختلفة: مختلف قرض دہندگان اور اکاؤنٹس قابل ادائیگی

اس کے علاوہ زکوۃ کا حساب ان شعبوں پر نہیں لگایا جائے گا جن میں زکوۃ کے اثاثوں کی زکوۃ واجبات کی مالیت سے زیادہ ہونے کے نتیجے میں خالص ورکنگ کیپیٹل یا جن کی زکوۃ کی بنیاد نصاب کی حد سے زیادہ نہیں تھی وغیرہ شامل ہیں۔ اگر معاشی حالات بہتر ہوں گے تو زکوۃ سے زیادہ آمدنی ہو گی۔

بنکوں سے زکوۃ وصولی کے طریقہ کار کے بعد اب زرعی پیداوار اور مویشی وغیرہ کی زکوۃ وصولی کے طریقہ کار کی وضاحت کی جارہی ہے۔

مبحث دوم: زرعی پیداوار اور مویشی کی زکوۃ اور وصولی کا طریقہ کار:

زرعی پیداوار اور مویشی وغیرہ کی شرائط درج ذیل ہیں:

شرائط اور طریقہ کار:

1۔ اس ادارہ کے تحت باقاعدہ کام کرنے والے حساب لگا کر انتظام کرتے ہیں۔

2۔ وزارت داخلہ کے تحت زمین کا حساب موجود ہوتا ہے اور ادارہ ریکارڈ وزارت داخلہ سے منگواتا ہے۔

3۔ کھجوریں، گندم اور دوسری پیداوار کا حساب لگا کر زکوۃ نکالی جاتی ہے۔

4۔ ادارہ کے تحت زکوۃ وصولی اور تقسیم کی مکمل تحقیقات کی جاتی ہیں۔

5۔ فصل صیف اور فصل شتاء کی پیداوار کا مناسب انتظام کر کے وصول کی جاتی ہے۔

اونٹ، بھیڑ اور بکریوں وغیرہ کی زکوٰۃ وصولی کی جاتی ہے۔[251]

اس سے معلوم ہوا کہ مویشی اور زرعی پیداوار کا باقاعدہ ایک ادارہ "ادارۃ الزروع والثمار والانعام" کے نام سے قائم ہے تمام تر مویشی اور زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا عمل اس ادارہ کے تحت سرانجام پاتا ہے اور یہ ادارہ "بیت الزکاۃ" کے تحت کام کرتا ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل بیان کی جارہی ہے:

تقدير حصيلة الزكاة الانعام على المستوى القومى: **قومی سطح پر زکوٰۃ اور مویشیوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا تخمینہ لگانا**

حاصل شدہ جو مویشی افزائش نسل اور زکوٰۃ سے مشروط ہیں وہ دو قسم کے ہیں:

پہلا سائمہ جانور ہیں جو سال کے اکثر دن چراگاہوں میں چرتے ہیں۔

دوسرا معلوفہ جانور ہیں جو چراگاہوں میں نہیں چرتے۔

عصر حاضر کا ناظر ان دونوں کو زکوٰۃ کے تابع کرنے کا رجحان رکھتا ہے، اور یہی عالمی قانونی اتھارٹی نے زکوٰۃ میں دھوکہ دیا ہے، جبکہ کام کرنے والے مویشی جو ہل چلانے، لے جانے اور نقل و حمل کی خدمات فراہم کرنے کے لیے حاصل کیے جاتے ہیں وہ زکوٰۃ کے دائرے سے باہر نکلتے ہیں۔

یہ وہ رائے ہے جسے مطالعہ میں مد نظر رکھا جائے گا کیونکہ زکوٰۃ چوپایوں کے درمیان سے نکالی جاتی ہے نہ کہ اس میں سے خراب یا عیب دار اور ضروری نہیں کہ اس کی پسند سے ہو۔ مویشیوں کی قسم کی زکوٰۃ دینا جائز ہے جس طرح بعض فقہاء کے نزدیک قیمت ادا کرنا جائز ہے اگر اس میں غریبوں کے لیے وزنی فائدہ ہو۔[252]

قومی سطح پر زکوٰۃ سے حاصل ہونے والی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے، عملی حقیقت کے لیے مویشیوں کے سروں کی زکوٰۃ کے کل حصہ کو جاننا اور اس کی ہر قسم (اونٹ، بھینس، گائے، بھیڑ اور بکری) کو جاننا ضروری ہے۔ جس میں یہ کورم کی حد تک پہنچ گیا یا نہیں، اس کے علاوہ ہر قسم کی اقسام، نمبر، اقدار اور افزائش کے طریقہ کار کا بیان جاننے کی ضرورت ہے[253]

دستیاب اعداد و شمار کے ذریعے یہ مکمل طور پر دستیاب نہیں ہے، اس تناظر میں، قومی سطح پر مویشیوں پر زکوٰۃ سے حاصل ہونے والی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے ایسے مفروضات ہیں جن پر انحصار کیا جانا چاہیے، جو درج ذیل ہیں۔

---

[251]: **جاءترتيب جباية زكاة الأموال** حسب الترتيب الذي عمل بهاالباحث خلال السنوات الخمس الأخيرة

[252]:شحاته ، شوقى اسماعيل،**التطبيق المعاصر للزكاة**،الطبعة الثالثة،دار النشر للجامعات ،2011ء

[253]: نصر،صفوت محمد، **الرسالة،الاطار المقترح،ونماذج التحاسب ،عن الزكاةوالضريبة**، فى حالة الجمع بينهما فى دولة المعاصر مع تطبيق على مصر، 2001ء(نصر، صفوت محمد، 19 دسمبر 1933ء کو مصر میں پیدا ہوئے اور 13 جنوری 1921ء میں وفات پائی، وزارۃ الاوقاف کے تحت زکوٰۃ کا تنظیمی ڈھانچہ تیار کرنے اور اس میں دور حاضر کے مطابق اصلاحات لانے میں اہم کردار ادا کیا۔)

1۔ سال کے دوران پیدا ہونے والے سروں کی تعداد اور قیمت کی بنیاد پر زکوٰۃ کی بنیاد کا حساب لگانا

2۔ مویشیوں کی زکوٰۃ کی مالیت کی مالی کارکردگی کو اس بنیاد پر اختیار کرنا جس کی اسلامی فقہ نے اس سلسلے میں اجازت دی ہے اور حنفی رائے کے مطابق، بشرطیکہ یہ رقم کل مالیت سے 25٪ ہو، جسے عملی طور پر آسان سمجھا جاتا ہے۔ درخواست اور کیا چیز واجب کی مخالفت میں مدد کرتی ہے۔

3۔ زکوٰۃ کی بنیاد میں زکوٰۃ سے کم عمر نوزائیدہ بچوں کو شامل کرنا

4۔۔ امام مالک کی معصومیت کو لے کر، جنہوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی میں چوپایوں کو مساوی قرار دیا، خواہ وہ سائمۃ ہوں یا معلوفۃ[254]

زکاۃ المستخرج من المناجم والمعادن (کانوں اور معدنیات سے نکالی گئی زکوٰۃ)

جب تک یہ سرگرمی کمپنیوں کے ذریعے چلائی جاتی ہے اور انفرادی سرگرمیوں سے مشروط نہیں ہوتی، زکوٰۃ کی آمدنی کا اندازہ لگانا ممکن ہے، جیسا کہ کسی سرکاری یا نجی سرمایہ کاری یا نجی تنظیم کے ساتھ ہوتا ہے۔ کان کنی) کو عام طور پر خارج کر دیا گیا تھا جب ہم تجارت اور صنعت کی پیشکشوں کے لیے زکوٰۃ کی آمدنی کا تخمینہ لگاتے ہیں، تاکہ ریاضی کی نقل سے بچا جا سکے، کیونکہ یہ تجارت اور صنعت کی پیشکشوں پر زکوٰۃ کی آمدنی کا تخمینہ لگانے کے لیے انہی مفروضوں پر انحصار کرے گا۔ سمندروں اور دریاؤں سے نکالا گیا ہے، لیکن اس معاملے میں اور دستیاب شواہد کی روشنی میں، ہم خالص ورکنگ کیپیٹل کے ایک چوتھائی حصہ یعنی رقم کی بنیاد پر تخمینہ لگائیں گے، جو کہ 75 کے برابر ہے۔ مالک اور شافعی کے نزدیک خالص سونا گرام ہے، اور اسی کو ہم اس تحقیق میں لیں گے، اگرچہ بعض کہتے ہیں کہ اس میں نصاب نہیں ہے۔ جہاں تک سال گزرنے کا تعلق ہے تو عوام الناس کی رائے یہ تھی کہ معدنیات نکالتے ہی زکوٰۃ کی مستحق ہو جاتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ سال گزر جائے اور صحیح قول یہ ہے کہ کورم پورا ہو جائے اور سال گزر جائے۔ غور نہیں کیا گیا۔[255]

زکاۃ المستخرج من مشروعات انتاج العسل :(شہد کی پیداوار کے منصوبوں سے زکوٰۃ نکالنا)

ابن السلام کا خیال ہے کہ میدان میں شہد کی زکوٰۃ کی قیمت دسواں حصہ ہے اور پہاڑ میں نصف دسواں ہے مچھلی کی پیداوار سے متعلق یہی قیاس اور اندازے کا طریقہ) پر بھروسہ کیا گیا ہے، سوائے اس کے کہ یہ کل قیمت کا نصف دسواں ہے، کیونکہ دستیاب اعداد و شمار کی روشنی میں یہ سب سے آسان اور ممکن ہے۔ چونکہ شہد نکالنے کے اخراجات کے بارے میں کوئی ڈیٹا موجود نہیں ہے جب تک کہ ہم خالص آمدنی کا دسواں حصہ نہیں لیتے ہیں، اور اس وجہ سے عرق کے شعبے میں کل تخمینہ شدہ زکوٰۃ 14289 ملین پاؤنڈ ہے۔ جبکہ، القرضاوی کا خیال ہے کہ دسواں حصہ خالص شہد کی آمدنی

---

[254]: **الرسالۃ،الاطار المقترح،ونماذج التحاسب ،عن الزکاۃ والضریبۃ**

[255]: القرضاوی، **مشکلۃ الفقر وکیف عالجھا الاسلام**،(مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2006ء)ص،48،

پر لیا جانا چاہیے، تمام اخراجات کو کم کرنے کے بعد اور فصلوں اور پھلوں کے اسی نصاب کے ساتھ، جس کا القرضاوی نے تخمینہ تقریباً 653 کلو گرام لگایا تھا۔[256]

زکوٰۃ فنڈ کے مالی وسائل کی تفصیل یہ ہے:

الموارد المالية لبيت الزكاة

شعبہ زکوٰۃ کے مالی وسائل

شعبہ زکوٰۃ کے وسائل درج ذیل ہیں:

1۔ زکوٰۃ کے فنڈز جو ٹیکس دہندگان رضاکارانہ طور پر فراہم کرتے ہیں اور وہ متعدد اور متنوع ہیں اور ان میں تمام خیراتی کام شامل ہیں۔ عوامی اداروں، انجمنوں، کمپنیوں اور افراد سے تحائف اور عطیات وغیرہ۔

2۔ ریاست کی طرف سے سالانہ سبسڈی، جیسا کہ مصری ریاست سالانہ سبسڈی فراہم کرتی ہے جس کا تخمینہ چار (04) ملین دینار ہے۔

3۔ زکوٰۃ فنڈ اپنے دھوکہ دہی کے چینلز کے نیٹ ورک کو بڑھانے کے لیے بھی کام کر رہا ہے تاکہ وہ سنجیدگی سے مخیر حضرات کے ساتھ بات چیت کر سکے۔ ان پر زکوٰۃ اور واجبات کے اجراء کے عمل کو آسان بنانا، جس کا مقصد ایک سال سے دوسرے سال تک زکوٰۃ کی وصولی میں اضافہ ہے۔

دوسری طرف، مصر میں زکوٰۃ کے قانون کے ساتھ، افراد زکوٰۃ ادا کرنے یا کسی مخصوص قسم کی زکوٰۃ کو دھوکہ دینے کے پابند نہیں ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کا دروازہ تمام محسنوں کے لیے کھلا ہے۔[257]

زکوٰۃ آمدنی کے دیگر مختلف مراکز ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

زکوٰۃ وصولی و آمدنی کے مختلف مراکز ہیں مثلاً

1۔ صالةالمتبرعين (ڈونرز ہال)

ڈونرز ہال میں زکوٰۃ یا دیگر صدقات ادا کرنے والا اپنی زکوٰۃ و صدقات ادا کر سکتا ہے، جہاں انہیں تمام خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

2۔ الدفع بواسطة الهاتف (فون کے ذریعے ادائیگی)

زکوٰۃ ادا کرنے والا فون پر رابطہ کر کے اپنی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے۔

3۔ الإيداع البنك[258] **(بینک ڈپازٹ)**

---

[256]: **مشكلة الفقر وكيف عالجها الاسلام**، ص، 48

[257]: **جاءترتيب جباية زكاةالأموال** حسب الترتيب الذي عمل بهالباحث خلالالسنوات الخمس الأخيرة، 2010-2015.

مقامی بینکوں میں زکوٰۃ فنڈ کے کھاتوں میں جمع کر کے زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔اس کے بعد مرکزی الفیصل بنک اور ناصر الاجتماعی بنک میں بھیج دی جاتی ہے۔[259]

اس بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں زکوٰۃ کی وصولی اور آمدنی کے مختلف مراکز ہیں وہاں زکوٰۃ جمع ہوتی ہے اس کے علاوہ ڈونرز ہال قائم ہیں جہاں مخیر حضرات زکوٰۃ وصدقات جمع کرواتے ہیں اورآخر میں الفیصل بنک اور ناصر الاجتماعی بنک کے زکوٰۃ فنڈ اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے۔ مصر میں زکوٰۃ کے مختلف ادارے اور انجمنیں قائم ہیں جن کے ذریعے زکوٰۃ کے عمل کو آسان بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح ہر طرح کی زکوٰۃ وصولی کا کام ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کے سپرد ہوتا ہے یہ انتہائی اہم ادارہ ہے جو تمام امور سرانجام دیتا ہے جس کا مختصر تعارف یہ ہے:

نائب المدير العام لشؤن الموارد والاعلام(ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے ذرائع ابلاغ)

یہ بڑا ادارہ ہے جس کی سربراہی ڈپٹی دائریکٹر جنرل کرتا ہے اور اس کے تحت ذرائع آمدنی،میڈیا و عوامی تعلقات اور ترقی و انتظامی امور کے ادارے کام کرتے ہیں جس کی وضاحت حسب ذیل ہے۔

(الف) ادارۃ تنمیۃ الموارد

یہ ذرائع آمدنی کا ادارہ ہے جس میں مختلف کمپنیاں اور خاص امیر لوگ مالی امداد کرتے ہیں اور اس کے علاوہ عام لوگ جو صدقات دیتے ہیں ان کے الگ الگ شعبے قائم ہیں۔

شعبہ جس میں مختلف کمپنیاں خدمت کرتی ہیں،شعبہ جس میں خاص قسم کے لوگ خدمت کرتے ہیں اور شعبہ صدقہ جاریہ۔

یہ تمام شعبے اس ادارہ کے تحت فرائض سرانجام دیتے ہیں۔[260]

(ب) ادارۃ العلاقات العامۃ والاعلام(ادارہ برائے عوامی تعلقات اور میڈیا)س

یہ ادارہ عوامی تعلقات اور میڈیا کا کردار ادا کرتا اس کے ذریعے پریس اورپبلیشرز،الیکٹرانک میڈیا اور عوامی تعلقات کے شعبہ جات اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

---

[258]:بنک میں رقم جمع کروانے کے لیے جدید عربی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

[259]: ایضا

الھیاکل التنظیمیۃ لمؤسسات الزکاۃ(،بیت الزکاۃ المصری‌ورقۃ عمل مقدمۃالی دورۃ ادارۃ الزکاۃ القاھرۃ،للفترۃ من 2001م،،) ص : [260]/11

صحافت اور نشر و اشاعت کا شعبہ

ذرائع ابلاغ کا شعبہ

عوامی تعلقات کا شعبہ

اس ادارہ کے ذریعے باقاعدہ زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کی تشہیر کی جاتی ہے۔[261]

مصر میں زکوٰۃ کی لوکل کمیٹیاں قائم ہیں جو سامان تجارت مویشیوں اور فصلوں وغیرہ سے زکوٰۃ وصول کرتے ہیں ذیل میں اس کی وضاحت کی جارہی ہے۔

أسلوب لجان الزكاة

مصر میں لوکل سطح پر زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں جو مختلف دیہاتوں اور محلوں سے زکوٰۃ وصول کرتی ہیں اور ادھر ہی تقسیم بھی کی جاتی ہے۔

.أسلوبالخرص.

زرعی تجربے اور تخمینہ کا جائزہ لینے کے لیے قابل اور تجربہ کار ماہرین کا تقرر کرتا ہے۔

أسلوب الخصم من المنبع

یہ طریقہ کپاس اور گندم کی ملوں میں لاگو کیا جاتا ہے۔

الأسلوب المزدوج:

اس طریقے میں دیوان علاقے کے کسی ماہر کو لے کر اپنے ملازمین کے مجموعے تیار کرتا ہے۔ فصلوں اور پھلوں وغیرہ کا ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے۔[262]

.جباية زكاةعروض التجارة:

دو طریقوں سے زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے:

1۔ بلاواسطہ طریقہ:

اس میں شراکت داری نہیں ہوتی، مختلف کمپنیوں سے براہ راست زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے۔

2۔ بالواسطہ طریقہ:

261: ایضا

262: الأمين علي،علوة :**بيت الزكاة المصرى** ،لسنة 2001ء،الموارد،28 ،29،30،ص/15

جہاں تک بالواسطہ طریقہ کا تعلق ہے، اسے مخلوط طریقہ (شرکت) اور اجازت کے طریقہ کار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ غیر کارکنوں کی طرف سے چالو کیا جاتا ہے، اور بعض اوقات انہیں دیوان کے طور پر دوسروں کے ساتھ بانٹ کر کچھ شراکت داروں کو ایک معاہدے کے ذریعے اختیار دے کر زکوٰۃ جمع کرتا ہے۔[263]

جباية زكاة الأنعام:

ہر قسم کے مویشیوں (اونٹ، گائے اور بھیڑ وغیرہ) سے زکوٰۃ کی کٹوتی کو واجب کیا گیا

سال کے گزرنے کے بعد ان سے زکوٰۃ وسول کی جاتی ہے سوائے ان مویشیوں کے جو زمین کی کھیتی میں ہل چلانے کے کام آتے ہیں۔

زکاۃ المال المستفاد

سال 2001ء کے قانون زکوٰۃ کے آرٹیکل 03 نے فائدہ مند رقم کی تعریف اس طرح کی ہے: ایک نیا تحفہ جو اپنی قیمت تک پہنچ جائے۔ نمائندے کو اس سے فائدہ اٹھاتے وقت زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے اور اس کی قیمت اس کے حاصل کردہ مال سے زکوٰۃ ہونی چاہیے، الا یہ کہ فائدہ فوری ضرورت کے لیے ہو۔[264]

اس بحث کو مزید سمجھنے کے لیے ایک جدول دیا جارہا ہے۔

الجدول :إجمالي جباية زكاة في مصرخلال الفترة2010-2015ء

الوعاء الزكاة/العام	20010ء	2011ء	2012ء	2013ء	2014ء	2015ء
الزروع والثمار	151.40	208.4	362.08	597.3	768.6	958.3
عروض التجارة	248.8	295.7	318.6	396.2	525.8	735.7
زكاة الانعام	28.0	39.4	64.1	104.4	127.3	132.1
المال المستفاد	20.3	24.4	35.7	50.8	67.4	85.5
نسبة النمو ٪	16	19	36	46	47	49

265

[263] ایضاً، ص/152

[264]: **بيت الزكاة المصرى**، ص/161

[265]: المصدر عمل الباحث استنادا إلى التقارير السنوية – 2010 لديوان الزكاة المصرى

اسی طرح رئیل اسٹیٹ، نقل وحمل کے مختلف ذرائع کی فروخت، ریٹائر ہونے والوں کو ادا کی جانے والی ماہانہ تنخواہ کے علاوہ، بونس، عطیات، انعامات، وراثت، غیر ملکی آمدنی، تنخواہیں اور ملازمین کی مراعات اور حاصل شدہ مال کی زکوٰۃ کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے اور تقریباً ہر سال زکوٰۃ کی آمدنی میں اضافہ بھی دیکھنے میں آرہا ہے۔ اب آخری فصل میں دونوں ممالک کا تجزیہ و تقابل کیا جارہا ہے۔

فصل سوم: تجزیہ و تقابل

یہ فصل دو ابحاث پر مشتمل ہے پہلی فصل میں پاکستان اور مصر میں رائج وصولی زکوٰۃ کے نظام کا تجزیہ و تقابل کیا جارہا ہے اور دوسری بحث میں عصر حاضر کے مطابق حل پیش کیا جارہا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر پاکستانی نظام زکوٰۃ کو مزید فعال اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

مبحث اول: پاکستان اور مصر میں وصولی زکوٰۃ کا نظام: تجزیہ و تقابل

تجزیہ و تقابلا اہم نکات کی صورت میں کیا جارہا ہے:

- مرکزی زکوۃ فنڈ میں رقم جمع کرانے کے لیے ایک بینک چالان وصولی کی ایک مد سے ہی متعلق ہو گا۔ کئی رقوم جو حساب کی ایک ہی مد سے متعلق ہوں ایک بینک چالان کے ذریعے جمع کرائی جاسکیں گی لیکن وصولیوں کی مختلف مدات سے متعلق رقوم علیحدہ علیحدہ بینک چالانوں کے ذریعے ہی جمع کرائی جاسکیں گی۔
- زکوۃ کی وصولی / کٹوتی میں زکوۃ کنٹرولنگ ایجنسیوں کا بہت اہم کردار ہے۔نصاب کا اعلان شعبان کے ماہ میں وزارت مذہبی امور، زکوۃ وعشر کرتی ہے۔یکم رمضان مبارک میں یہ تمام ایجنسیاں ملکی، صوبائی اور ضلعی سطح پر نصاب کے مطابق زکوۃ کی کٹوتی کرلیتی ہیں اور متعلقہ اکاؤنٹس میں منتقل کرنے کے بعد اس کی رپورٹ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو کر دیتے ہیں۔
- زکوٰۃ آرڈیننس کے مطابق، صاحب استطاعت سے ہر سال لازمی زکوٰۃ وصولی کی جائے گی بے شک وہ اپنے اثاثے دوسرے کے حوالے بھی کر دے۔ اسی طرح کٹوتی کی تاریخ پر اس کا مالک یا قابض کوئی دوسرا شخص ہو گیا تب بھی اس کے اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کی جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے علاقے کی مقامی کمیٹی کو مقررہ طریقے سے یہ اطمینان دلا دے کہ وہ صاحب نصاب نہیں ہے تو اس سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی۔
- پاکستان کے مروجہ نظام زکوۃ میں بینک کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔مرکزی زکوۃ انتظامیہ اور وزارت مذہبی امور، زکوۃ وعشر، وزارت خزانہ حکومت پاکستان زکوۃ کے نظام وضع کرتے ہیں، بینکوں اور ضلعی زکوۃ کمیٹیوں کو ہدایت جاری کرتی ہین جن کی بنا پر زکوۃ کی وصولی / کٹوتی اور تقسیم کا عمل بینکوں کے ذریعے عمل میں لایا جاتا ہے۔
- حکماً کاٹی جانے والی زکوۃ اس مد میں وہ زکوٰۃ جمع کی جاتی ہے جو زکوٰۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسیاں (ZDCA) آرڈیننس کی پہلی جدول میں ذکر کیے گئے اثاثوں سے لازمی طور پر کاٹی جائے گی اور اگر کسی وجہ سے رقم واپس کر دی جائے تو اس کو منفی وصولی کے طور پر لیا جائے گا۔[266]

---

[266]: **زکوٰۃ مینوئل**، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، ص/88-92-(c)

- زکوۃ کی وصولی کا طریقہ کار یہ ہے کہوزارت مذہبی امور زکوۃ وعشر کے متعین کردہ نصاب کے مطابق ہر سال یکم رمضان المبارک کو زکوۃ کی کٹوتی کرتی ہے۔بینک صرف ان کھاتوں سے زکوۃ کٹوتی کرتے ہیں جو نصاب کی مقدار تک پہنچتے ہیں اور جو نصاب سے کم ہو ان سے زکوۃ کتوتی نہیں ہوتیبینک زکوۃ وصولی کرکے مرکزی اسٹیٹ بینک میں جمع کرواتے ہیں اور پھر اسٹیٹ بینک مرکزی زکوۃ کمیٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کروادیتاہے زکوۃ وصولی کا عمل اسی طرح لایا جاتا ہے۔
- زکوۃ وصولی کے دو طریقے ہیں پہلا وہ اشیاء ہیں جن پر حکماز کوۃ کٹوتی کی جاتی ہے اور دوسرا وہ اشیاء ہیں جن پر حکماز کوۃ کٹوتی نہیں کی جاتی بلکہ صاحب نصاب اپنی مرضی سے جہاں دینا چاہے دے سکتا ہے۔
- موجودہ نظام زکوۃ میں صرف جدول اول میں دی گئی اشیاء کی لازمی زکوۃ کٹوتی ہوتی ہے جن کا تعلق اا موال ظاہرہ سے ہے جبکہ حکومت اموال باطنہ کی زکوۃ وصولی نہیں کرتی۔
- کرنٹ اکاؤنٹس کو لازمی زکوۃ کٹوتی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے حالانکہ بڑے بڑے تاجر اور سرمایہ دار اپنی رقم لین دین کی آسانی کے لیے کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں۔
- اگر کوئی مسلمان شخص اپنے ایمان اور فقہ کی رو سے استثنا حاصل کرنا چاہے تو اس کے اثاثوں سے زکوۃ کٹوتی نہیں کی جاتی۔
- آڈٹ کا نظام درست نہیں ہے۔
- زکوۃ وعشر کی وصولی میں کوئی جامع پالیسی نہیں ہے۔
- زکوۃ وعشر کی وصولی میں کوئی جامع فتویٰ موجود نہیں ہے جس پر تمام مسالک کے علماء کا اتفاق ہو۔
- مصر میں بنک الفیصل اور بنک ناصر الاجتماعی کے تحت ایک ادارہ "بیت الزکاۃ" قائم ہے۔ان دونوں بنکوں کی مختلف شہروں میں برانچز ہیں اور زکوۃ وصولی کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا ہے۔
- زکوۃ وصول کرنے والوں کا تعین محکمہ زکوۃ کرتا ہے اور وزارت برائے سماجی امور کی سوشل انشورنس ایجنسی صاحب استطاعت افراد کو رجسٹر کرتی ہے۔
- زکوۃ وصولی میں قلیل مدتی مالی سرمایہ کاری (بشمول مالیاتی سیکیورٹیز)، صرف نقدی کیش، بازار کی قیمت پر اشیاء کا ذخیرہ اور ڈیبٹ اور وصول کیے جانے والے اکاؤنٹس وغیرہ شامل ہیں۔
- استعمال الوسائل الاتصال الحدیثۃ (مواصلات کے جدید ذرائع کا استعمال) ان ذرائع میں سے، مصر زکوۃ فنڈ **حرف النعیۃ القیرہ** ***SMS*** استعمال کرتا ہے اور اس جدید سسٹم سے مدد لی جاتی ہے۔
- **استعمال الهواتف الذكية** ***Smartphone*** اسمارٹ فون کا استعمال ***Smartphone*** یہ ایک اچھی سروس ہے۔ جس سے شہریوں کو تکلیف دیے بغیر بآسانی وصولی کرکے رسید بھیج دی جاتی ہے۔

- مویشی اور زرعی پیداوار کا باقاعدہ ایک ادارہ "ادارة الزروع والثمار والانعام" کے نام سے قائم ہے تمام تر مویشی اور زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا عمل اس ادارہ کے تحت سرانجام پاتا ہے اور یہ ادارہ "بیت الزکاۃ" کے تحت کام کرتا ہے۔
- رئیل اسٹیٹ، نقل و حمل کے مختلف ذرائع کی فروخت، ریٹائر ہونے والوں کو ادا کی جانے والی ماہانہ تنخواہ کے علاوہ، بونس، عطیات، انعامات، وراثت، غیر ملکی آمدنی، تنخواہیں اور ملازمین کی مراعات اور حاصل شدہ مال کی زکوٰۃ کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا ہے اور تقریباً ہر سال زکوٰۃ کی آمدنی میں اضافہ بھی دیکھنے میں آرہا ہے۔
- نائب المدير العام لشؤن الموارد والاعلام (ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے ذرائع ابلاغ) یہ بڑا ادارہ ہے جس کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے اور اس کے تحت ذرائع آمدنی، میڈیا و عوامی تعلقات اور ترقی و انتظامی امور کے ادارے کام کرتے ہیں۔[267]
- الفحص المکتبی (دفتری جانچ پڑتال) الفحص المیدانی (محلی جانچ پڑتال) مصر میں محکمہ زکوٰۃ کے اندر یہ دو شعبے ہیں جو زکوٰۃ کے اندرونی و بیرونی معاملات وغیرہ میں جانچ پڑتال کرتے ہیں۔
- مصری محکمہ، زکوٰۃ تمام کمپنیوں سے جمع کرتا ہے افراد سے نہیں چونکہ محکمہ صرف کمپنیوں اور تاجروں سے زکوٰۃ کا اندازہ لگانے کا مجاز ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ذاتی اکاؤنٹس، نجی رہائش گاہیں، زیورات، سرمایہ کاری کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے ملکیتی زمینیں، اور غیر تاجروں کے پاس موجود سرمایہ وغیرہ زکوٰۃ رضاکارانہ طور پر ادا کرتے ہیں۔
- زکوٰۃ کی وصولی اور اصل ضوابط میں تضاد کی وجہ سے لوگوں کی شکایات بہت زیادہ ہیں۔
- محکمہ کی طرف سے ایک کمزوری یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ افراد سے نہیں بلکہ صرف کمپنیوں اور تجارتی اداروں سے وصول کی جاتی ہے۔ زیادہ تر زکوٰۃ وصول کرنے والے ناخواندہ ہیں جس سے نظام میں خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔
- مصر میں بھی بعض دفعہ ملازمین کی طرف سے وقت پر زکوٰۃ وصول کرنے میں تاخیر ہوتی ہے، زیادہ تر بینک زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے ذخائر رکھنے کو ترجیح نہیں دیتے جس کی وجہ سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
- بلاواسطہ طریقہ کار سے مختلف کمپنیوں سے براہ راست زکوٰۃ وصولی میں بہت بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں جس سے وصولی بھی کم ہوتی ہے۔
- مصر میں زکوٰۃ کے مختلف پرائیویٹ ادارے اور انجمنیں قائم ہیں جو مختلف کمپنیوں، اداروں اور افراد سے زکوٰۃ وصولی کرتی ہیں۔
- حکومت کی طرف سے محکمہ زکوٰۃ کے چیک اینڈ بیلنس میں سستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جس سے زکوٰۃ کے نظام میں مزید خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔[268]

---

[267]:: الهياكل التنظيمية لمؤسسات الزكاة، بيت الزكاة المصرى، ص /11

[268]: الهياكل التنظيمية لمؤسسات الزكاة، **بيت الزكاة المصرى**، ص /11

پاکستان اور مصر میں رائج وصولی زکوٰۃ کا تجزیہ و تقابل کرنے کے بعد جو اہم مشترکہ امور مثلاً اکاؤنٹ ہولڈرز صاحب نصاب سے زکوٰۃ وصولی، ایک مخصوص تاریخ میں زکوٰۃ وصولی وغیرہ اسی طرح چند مختلف امور ہیں جیسے قانون زکوٰۃ، اموال ظاہرہ و باطنہ کی زکوٰۃ وصولی اور مویشی و زرعی پیدوار کا مخصوص ادارہ کا قیام وغیرہ اسی طرح مصر کے نظام زکوٰۃ میں چند خوبیاں ہیں مثلاً ہر طرح کے اکاؤنٹس اور اموال ظاہرہ و باطنہ کی زکوٰۃ وصولی جو نصاب تک پہنچتے ہوں، مقامی سطح پر زکوٰۃ وصولی کو ترجیح دینا اور مویشی اور زرعی پیداوار کی زکوٰۃ وصولی پر توجہ دینا وغیرہ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں زکوٰۃ وصولی کی چند نمایاں خامیاں ہیں جیسے قانون زکوٰۃ کے مطابق صرف جدول اول کی اشیاء سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی، مخصوص فرقہ کو استثناء دینا اور زکوٰۃ وصولی کے عمل میں محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے عدم دلچسپی وغیرہ ان تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے اب بحث دوم میں دونوں ممالک کے وصولی زکوٰۃ کی عصری تطبیق کرتے ہوئے حل پیش کیا جارہا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر پاکستان میں وصولی زکوٰۃ کے نظام کو مزید فعال اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

مبحث دوم: دونوں ممالک کی عصری تطبیق:

ذیل میں دونوں ممالک کی عصری تطبیق کرتے ہوئے اہم پہلو نکات کی صورت میں بیان کیے جارہے ہیں۔

مصر:

- مصر میں زکوٰۃ کے تقاضوں پر اعتراضات وصولی کی تاریخ کے 15 دنوں کے اندر نوٹس بذریعہ ڈاک جمع کرائے جاتے ہیں کمیٹی فرد کی اپیل کی درخواست کا جائزہ لیتی ہے اور ایک قرارداد بھیجتی ہے جس پر عمل کرنے اور جواب دینے کے لیے فرد کے پاس ایک ماہ کا وقت ہوتا ہے۔ محکمہ عوامی اداروں سے درخواست کرتا ہے کہ تعمیل نہ کرنے والے فرد کی درخواستوں اور دستاویزات کو زکوٰۃ کا سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کر کے معطل کر دیا جائے جو کہ بعض عوامی عمل تک رسائی کی اجازت دیتا ہے۔ مزید بر آں، "محکمہ غیر تعمیل کرنے والے کے بینک اکاؤنٹس کو معطل کر سکتا ہے یا کسی بھی سرکاری کریڈٹ سے زکوٰۃ کاٹ سکتا ہے جس کے وہ حقدار ہیں۔" لہٰذا اس کا بہترین یہ ہے کہ محکمہ زکوٰۃ کے ڈائریکٹر، بنک منیجرز اور صاحب استطاعت کلائنٹس کا آپس میں ایسا معاہدہ ہونا چاہیے جس میں تینوں کو معاملات میں شکایات و دشواری نہ ہو۔
- مصر میں بھی زکوٰۃ کی وصولی اور اصل ضوابط میں تضاد کی ایک وجہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ہے دوسری وجہ مصری فتاویٰ زکوٰۃ کی اشیاء کے تصور کو مبہم انداز میں بیان کر رہے ہیں۔ مزید بر آں، لوگ اس ابہام سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور بتا سکتے

ہیں کہ وہ ایسی اشیاء کے مالک ہیں جن کی قیمت ختم ہو چکی ہے یا وہ تبادلے، تجارت یا فروخت کے لیے تیار نہیں ہیں، جس سے وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہوں گے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ فتوے قانونی طور پر پابند قانون نہیں ہیں وہ مصر میں ایک دوسرے قانون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے متعدد فتوے جاری کیے گئے ہیں جو ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔ یہ صرف اس صورت میں مسئلہ ہے جب ان معاملات پر سرکاری فقہ مبہم ہو اور محکمہ زکوٰۃ چیزوں کو واضح کرنے کے لیے فتووں پر انحصار کرتا ہے۔لہٰذا محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے ایک ایسا سرکاری فتوٰی جاری ہونا چاہیے جو شرعی اصولوں کے مطابق ہو، جس میں ابہام نہ ہو،سب کا اس پر اتفاق ہو اور صرف اسی سرکاری فتوٰی پر عمل کیا جائے۔

- مصر ایک اسلامی ملک ہے۔ زکوٰۃ کے زیادہ موثر نظام سے ملک میں غربت کا بہت حد تک خاتمہ ہونا چاہیے تھا۔ تاہم متعدد مسائل موجود ہیں جو اس کو روکتے ہیں۔"سب سے پہلے زکوٰۃ افراد سے زیادہ ترجیح بنیادوں پر کمپنیوں اور تجارتی اداروں سے وصول کی جاتی ہے۔ دوسرا، زکوٰۃ خیراتی عمل اب بھی موجود ہے۔ تیسرا، محکمہ کی طرف سے زکوٰۃ جمع کرنے کے اصولوں کا فقدان ہے۔ان مسائل کو حل کرنے کے لیے چیک اینڈ بیلنس کا ایک بہتر نظام، زیادہ موثر اور متحرک انتظامیہ، دولت مندوں سے زکوٰۃ کی وصولی کے بہتر نفاذ، شرائط اور رہنما اصولوں کی ضرورت ہے اور بہتر نظام پیدا کرنے کے لیے بیوروکریسی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔
- مصر میں بھی بعض ملازمین کی طرف سے وقت پر زکوٰۃ وصول کرنے میں تاخیر ہوتی ہے اکثر زکوٰۃ وصول کرنے والے سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ان مسائل کا حل یہ ہے کہ موجودہ دور میں جدید آلات سے فائدہ اٹھایا جائے تاکہ لوگوں کو مشکلات نہ ہوں اور مصری حکومت اس کی طرف توجہ بھی دے رہی ہے جو کہ خوش آئند ہے اس کے باوجود اگر کوئی ملازم سستی کا مظاہرہ کرے تو اس کے خلاف کروائی کی جائے۔
- مصر میں زکوٰۃ کے مختلف پرائیویٹ ادارے اور انجمنیں قائم ہیں جو مختلف کمپنیوں، اداروں اور افراد سے زکوٰۃ وصولی کرتی ہیں۔مزید یہ کہ میڈیا کے زریعے پرائیویٹ ادارے آگاہی مہم چلاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ حکومت کی بجائے پرائیویٹ سطح پر زکوٰۃ وصولی کی جاتی ہے۔لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تمام پرائیویٹ اداروں اور انجمنوں کو سرکاری محکمہ زکوٰۃ میں ضم کیا جائے، صرف محکمہ زکوٰۃ ہی زکوٰۃ وصولی کرے اور لوگوں کا اعتماد بھی بحال کرے تاکہ زکوٰۃ وصولی میں اضافہ ہو۔

- بلاواسطہ طریقہ کار سے مختلف کمپنیوں سے براہ راست زکوٰۃ وصولی میں بہت بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں جس سے وصولی بھی کم ہوتی ہے۔ لہذا محکمہ زکوٰۃ کو چاہیے مختلف کمپنیوں سے براہ راست وصولی کی بجائے ان تمام کمپنیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ مصری الفیصل بنک یا بنک ناصر الاجتماعی کے ذریعے زکوٰۃ جمع کروائیں تاکہ بآسانی آڈٹ کیا جاسکے اور ریکارڈ رکھنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

پاکستان:

دور حاضر کے مطابق وصولی زکوٰۃ کے نظام کو بہتر بنانے کا حل:

- پاکستانی محکمہ زکوٰۃ میں ہر قسم کی اموال ظاہرہ اور اموال باطنہ کی زکوٰۃ جمع کی جائے، کیونکہ موجودہ زکوٰۃ وصولی کے نظام میں کچھ خامیاں اور کوتاہیاں پائی جاتی ہیں مثلاً کرنٹ اکاؤنٹ، اموال تجارت، صنعتی اداروں وغیرہ کو جدول اول یعنی لازمی زکوٰۃ کٹوتی میں شامل نہیں کیا گیا۔ سال پورا ہونے سے پہلے ہی اکثر بنک جانچ پڑتال کیے بغیر ہی زکوٰۃ کٹوتی کرتے ہیں اور زکوٰۃ وصولی کے علاوہ حکومت بھاری ٹیکس بھی لگاتی ہے جن میں اکثر ٹیکس بالواسطہ ہیں جو عوام کی جیب سے جاتے ہیں۔ موجودہ نظام زکوٰۃ میں صرف جدول اول میں دی گئی اشیاء کی لازمی زکوٰۃ کٹوتی ہوتی ہے جن کا تعلق ااموال ظاہرہ سے ہے جبکہ حکومت اموال باطنہ کی بھی وصولی کرسکتی ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹس کو لازمی زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے حالانکہ اس کو بھی لازمی میں شامل کرنا چاہیے کیونکہ بڑے بڑے تاجر اور سرمایہ دار اپنی رقم لین دین کی آسانی کے لیے کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں اور زکوٰۃ سے بچ جاتے ہیں سیونگ اکاؤنٹ کی طرح کرنٹ اکاؤنٹ سے بھی لازمی زکوٰۃ کٹوتی ہونی چاہیے، البتہ کرنٹ اکاؤنٹ والوں سے باقاعدہ حلف لیا جائے کہ وہ نصاب کے مالک ہیں یا نہیں اور بنک والے کرنٹ اکاؤنٹ والے اشخاص کا مکمل ریکارڈ رکھیں تاکہ تاریخ تشخیص مالیت اور زکوٰۃ کٹوتی کی تاریخ کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ میں موجود رقم کا اندازہ لگاسکیں۔

جیسا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی یہ تجویز پیش کی ہے:

1۔ "لازمی زکوٰۃ کی جدول میں نظر ثانی کرکے کرنٹ اکاؤنٹ کو بھی لازمی "جدول اول" میں شامل کیا جائے[269]

2۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ بنک کرنٹ اکاؤنٹ صرف ان اشخاص کے لیے مخصوص کرے جو صاحب نصاب نہیں ہیں۔

---

[269]: **اسلامی نظریاتی کونسل**، حکومت پاکستان اسلام آباد،، ص/231، سالانہ رپورٹ، 82-1981ء

3۔ صنعتی اداروں اور اموال تجارت کو لازمی زکوٰۃ کٹوتی میں شامل نہیں کیا گیا اور اسی طرح مچھلی کی خرید و فروخت عالمی منڈی میں ہوتی ہے ان کو لازمی زکوٰۃ کٹوتی میں شامل کیا جائے کیونکہ بڑے تاجر اور سرمایہ دار لازمی زکوٰۃ کٹوتی سے بچ جاتے ہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی یہ تجویز دی ہے:

"صنعتوں کا خام مال اور تیار شدہ مال ان تمام صنعتی اداروں کو جدول اول یعنی لازمی زکوٰۃ کٹوتی میں شامل کیا جائے۔"[270]

1۔ کرنٹ اکاؤنٹ، اموال تجارت صنعتی اداروں اور مچھلی جس کی خرید و فروخت عالمی منڈی میں ہو تو ان کو جدول اول یعنی لازمی زکوٰۃ کٹوتی میں شامل کیا جائے بنک جانچ پڑتال کر کے اصل مال پر سال پورا ہونے کے بعد کرنٹ اکاؤنٹ سے باقاعدہ حلف لے کر مناسب انتظامات کر کے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کرے۔

2۔ زکوٰۃ و عشر کے نظام کو ہر مناسب اقدامات کر کے مکمل طور پر نافذ کیا جائے بالخصوص مخصوص فرقہ کی استثنیٰ کے حوالے مذاکرات و مشاورت کے ساتھ کوئی مناسب حل نکالا جائے تاکہ کوئی بھی کلمہ گو شیعہ ہو یا کہ سنی وہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہ رہے۔

3۔ عدالت قانون کے مطابق زکوٰۃ نہ دینے والوں، شریعت کے منافی لگائے گئے ٹیکس اور ٹیکس چوری کرنے والوں کے لیے مناسب سزا مقرر کرے اور سختی سے عمل درآمد بھی کروائے۔ لیکن اس سے پہلے شعبہ جانچ پڑتال کے ذریعے باقاعدہ تحقیق کی جائے اور پھر شعبہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے باقاعدہ سرکاری سطح پر زکوٰۃ کی تشہیر کی جائے اور لوگوں کو زکوٰۃ کی اہمیت و افادیت کا بتایا جائے۔

موجودہ دور پاکستان میں لازمی زکوٰۃ وصولی کے حوالے سے کچھ قانونی اور شرعی پہلو ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں زکوٰۃ کی وصولی کا عمل ایک قانونی اور مذہبی معاملہ ہے اور حکومت نے اس کی وصولی کے لیے کچھ قانونی طریقہ کار وضع کیے ہیں۔

پاکستان میں زکوٰۃ کی وصولی کا قانونی نظام:

پاکستان میں زکوٰۃ آرڈیننس 1980 کے تحت زکوٰۃ کی وصولی کا ایک قانون قائم کیا گیا ہے، جس میں حکومت نے مستحقین تک زکوٰۃ کی رقم پہنچانے کے لیے ایک منظم طریقہ کار وضع کیا ہے۔ اس آرڈیننس کے مطابق، پاکستان میں بنکوں اور مالیاتی اداروں میں موجود جمع شدہ رقم (جو مخصوص حد تک پہنچ جائے) پر زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے۔[271]

---

[270]: ایضا

[271]: زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء (تصحیح شدہ 2007ء) شق، 1، ص، 3

لازمی زکوٰۃ وصولی کی صورت:

زکوٰۃ آرڈیننس 1980 کے تحت، حکومت پاکستان زکوٰۃ کی وصولی کو قانونی حیثیت دیتی ہے اور مخصوص مال و دولت پر زکوٰۃ وصول کرتی ہے۔ اگر کسی شخص کا مالی اثاثہ یا بینک اکاؤنٹ میں مخصوص حد تک رقم ہو تو حکومت کو قانونی طور پر زکوٰۃ وصول کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ یہ زکوٰۃ اس رقم کا ایک مخصوص فیصد (عام طور پر 2.5٪) ہوتا ہے اور حکومت اسے مستحق افراد تک پہنچانے کے لیے مختص کرتی ہے۔[272]

.زکوٰۃ کی لازمی وصولی کا مقصد:

اس طرح کی لازمی وصولی کا مقصد مستحقین کو زکوٰۃ کی رقم فراہم کرنا اور اسلامی فلاحی اصولوں کا نفاذ کرنا ہے۔ پاکستان میں زکوٰۃ کو مذہبی فریضہ کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور حکومت اسے سماجی فلاح کے لیے استعمال کرتی ہے۔ یہ لازمی وصولی اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کی جاتی ہے کہ ہر صاحبِ نصاب مسلمان اپنے **مال** کا ایک حصہ **مستحقین** کو دے۔

موجودہ نظام زکوٰۃ اور حکومت کا کردار:

پاکستان میں زکوٰۃ کی وصولی کے بارے میں حکومت نے مختلف قانونی طریقہ کار وضع کیے ہیں، اور بینکوں میں جمع رقم پر زکوٰۃ کا کٹوتی کا عمل کیا جاتا ہے یہ عمل مجاز اداروں کے ذریعے کیا جاتا ہے، اور افراد کو زکوٰۃ کی وصولی پر اعتراض کا حق ہوتا ہے اگر کوئی شخص اس عمل سے متفق نہ ہو۔ البتہ حکومت نے اس لیے زکوٰۃ کے اصول کو مذہبی اور قانونی طور پر نافذ کیا ہے تاکہ اس کا مستحق افراد تک درست استعمال ہو سکے۔

شرعی اصول:

اسلامی فقہ کے مطابق، زکوٰۃ ایک فرض عبادت ہے، یہ گردش دولت کا بہترین ذریعہ ہے اور معاشرے میں زکوٰۃ کے عمل سے انسانی ہمدردی پیدا ہوتی ہے اس لیے حکومت زکوٰۃ کے عمل میں اسلامی شریعت کے اصولوں کی پیروی کرتی ہے تاکہ زکوٰۃ کو صحیح طریقے سے وصول کیا جا سکے۔

پاکستان میں لازمی زکوٰۃ وصولی کا عمل قانونی طور پر موجود ہے، خاص طور پر ان افراد کے لیے جو صاحب استطاعت ہیں اور وہ **زکوٰۃ** دینے کے قابل ہیں۔ حکومت نے زکوٰۃ آرڈیننس 1980 کے تحت اس کی وصولی کو قانونی حیثیت دی ہے اور بینکوں اور مالی اداروں میں موجود مخصوص رقم پر زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے۔ تاہم، اس عمل کا مقصد مستحقین کی مدد کرنا اور بے روزگاروں کو روزگار مہیا کرنا ہے اس لیے حکومت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مستحق افراد تک پہنچے۔

---

[272]: زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء (تصحیح شدہ 2007ء) شق، 1، ص، 3

- پاکستانی مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ بینکوں اور دیگر ایجنسیوں سے رقم جمع کرتی ہے۔ اس رقم کی مخصوص رقم صوبائی زکوٰۃ کونسل کو بھیجی جاتی ہے جو ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے LZC کو فنڈز بھیجتی ہے۔ ضرورت مندوں کو زیادہ تر رقم کی تقسیم LZCs کے ذریعے کی جاتی ہے جبکہ صوبائی زکوٰۃ کونسل کو اداروں کو رقم بھیجنے کا کام سونپا جاتا ہے۔ مستحقین کو قانونی طور پر بیوہ، یتیم، بوڑھے اور معذور افراد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ سرکاری اور واجبی طور پر اثاثوں پر 2.5٪ جمع کی جاتی ہے۔ جس کا تعین شیڈول (1) کے تحت 1980 کے زکوٰۃ اور عشر آرڈیننس میں کیا گیا تھا۔ باقی تمام اثاثے شیڈول (2) کے تحت آتے ہیں جو زکوٰۃ کے تابع نہیں ہیں اور کسی فرد کی خیر خواہی سے عطیہ کے تحت آتے ہیں۔ رمضان کے پہلے دن اثاثوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ عشر ہر زمین کے مالک، گرانٹی، الاٹی، لیز، لیز ہولڈر یا زمیندار (سوائے صاحب نصاب کی تعریف سے خارج کردہ) سے پیداوار کے 5٪ پر جمع کیا جاتا ہے۔ اگر وہ خود غریب یا محتاج کے طور پر درجہ بندی کر رہے ہیں یا اگر وہ 948 کلو گرام سے کم یا اس قدر کے برابر گندم پیدا کرتے ہیں تو ان سے وصولی نہیں کی جاتی۔ ان مسائل کا حل یہ ہے کہ "مختلف مالیاتی آلات (جو شریعت کے تحت قابل زکوٰۃ ہیں) پر زکوٰۃ کی چھوٹ دینے کا رواج بند کیا جائے، اسٹاک ان ٹریڈ (اموال باطنہ) کو بھی شیڈول (1) کا حصہ بنایا جائے۔ عشر کی وصولی کو ان تمام زرعی اشیاء تک بڑھایا جا سکتا ہے جو شریعت کے تحت قابل زکوٰۃ سمجھی جاتی ہیں۔ مزید برآں، موجودہ عشر کی تشخیص کے طریقہ کار کو حالات کے مطابق کنٹرول کرنے کے لیے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔
- حکومت کی طرف سے محکمہ زکوٰۃ کے چیک اینڈ بیلنس میں نااہلی ہے کیونکہ کچھ لوگ ایڈمنسٹریٹر کو رشوت دیتے ہیں کہ انہیں زکوٰۃ وصول کنندگان کی فہرست میں شامل کیا جائے۔ وصول کنندگان کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے LZC کے متعدد دورے کرنے پڑتے ہیں۔ لہٰذا محکمہ سے رشوت کے نظام کو ختم کرنے کے لیے چیک اینڈ بیلنس کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت دی جائے۔
- استعمال بالوسائل الاتصال الحديثة (مواصلات کے جدید ذرائع کا استعمال) ان ذرائع میں سے، مصر زکوٰۃ فنڈ حرف النعیۃ القیرہ SMS استعمال کرتا ہے اور اس سے مدد لی جاتی ہے۔ زکوٰۃ کے شعبے میں بڑی کمپنیوں کے ساتھ مل کر زکوٰۃ دینے والے کو یہ سروس فراہم کرتا ہے، جہاں وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اپنے سروس فراہم کنندہ کے نمبر پر ایک مختصر

پیغام بھیجتا ہے، اس میں اس منصوبے کا کوڈ بتاتا ہے جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔ پاکستانی محکمہ زکوٰۃ کو بھی موجودہ دور میں اس جدید سسٹم سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

- استعمال الھواتف الذکیۃ **Smartphone** اسمارٹ فون کا استعمال **Smartphone** یہ مصر میں ایک اچھی سروس ہے۔ زکوٰۃ دینے والا سمارٹ فونز پر اپنے انتظام میں دستیاب زکوٰۃ ہاؤس سروسز سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے زکوٰۃ زکوٰۃ وصولی و تقسیم میں بہت آسانی ہے۔ نیز پاکستانی محکمہ زکوٰۃ بھی ہر قسم کی اموال ظاہرہ اور باطنہ کی زکوٰۃ وصولی میں اس جدید سسٹم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔
- اگر کوئی مسلمان شخص اپنے ایمان اور فقہ کی رو سے استثنا حاصل کرنا چاہے تو اس کے اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جاتی۔ لہذا اس امر کی ضرورت ہے کہ کسی بھی مسلمان شخص کو اپنی فقہ کے مطابق استثنا نہ دی جائے، تاکہ زکوٰۃ وصولی میں اضافہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوں۔ نیز اس سلسلہ میں تمام مکاتب فکر کے مستند علماء کرام کی باہمی مشارت سے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو مد نظر رکھ کر فیڈرل شریعت کورٹ ایک جامع فیصلہ جاری کرے تاکہ کوئی بھی کلمہ گو شیعہ ہو یا کہ سنی زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہ رہے۔ کیونکہ مخصوص فرقہ کو استثنیٰ دینے کی وجہ سے بہت سے حنفی فقہ کے ماننے والے بھی اس استثنیٰ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ راقم نے ایبٹ آباد کے بنک آف خیبر کے منیجر سے بالمشافہ گفتگو کی اور انٹرویو لیا تو معلوم ہوا کے بنکوں کی زکوٰۃ کٹوتی ایک اچھا اقدام ہے لیکن بہت سے مسائل ہیں جن کو بروقت حل کرنے کی ضرورت ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

1۔ فقہ جعفری کے ماننے والے بنک میں بیان حلفی جمع کروادیتے ہیں کہ ہمارے اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی نہ کی جائے، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فقہ حنفی والے بھی بیان حلفی جمع کروادیتے ہیں کہ ہم اپنی زکوٰۃ کو دادا کریں گے۔

2۔ دوسرا کچھ لوگ اپنے آپ کو فقہ جعفری کا پیروکار تصور کر کے استثنیٰ لے لیتے ہیں۔

3۔ بہت سے لوگ حکومت پر اعتماد نہ کرنے کی وجہ سے زکوٰۃ حکومت کو نہیں دیتے۔ کیونکہ تقسیم زکوٰۃ کا طریقہ کار درست نہیں۔

4۔ یکم رمضان المبارک کو زکوٰۃ کٹوتی ہوتی ہے اس لیے کافی حد تک لوگ پہلے ہی اپنی رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتے ہیں۔[273]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چند بڑے مسائل کی وجہ سے ملک میں زکوٰۃ کا نظام بہتر نہیں ہے ان مسائل کو بروقت حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ زکوٰۃ وصولی میں اضافہ ہو۔لہذا اس کا بہترین حل یہ ہے کہ مقامی سطح پر ہی زکوٰۃ وصولی ہو اور مقامی سطح پر ہی تقسیم بھی ہو کیونکہ لوگ ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہیں، دوسرا اہل تشیع افراد کا یہ دعوٰی ہے کہ ہم اپنی زکوٰۃ اپنے اقرباء و خاندان میں ہی تقسیم کرتے ہیں تو مقامی سطح پر وصولی و تقسیم سے یہ مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے کیونکہ اکثر قبیلہ، برادری و خاندان کے افراد ایک ہی محلے میں رہتے ہیں۔

- آڈٹ کا نظام درست نہیں ہے۔اس کو بہتر بنانے کے لیے ڈائریکٹر جنرل آف زکوٰۃ متعلقہ انتظامیہ پر نگرانی کرے اور کسی قسم کی چھوٹ نہ دے تاکہ آڈٹ کا نظام بہتر ہو سکے۔
- زکوٰۃ و عشر کی وصولی میں کوئی جامع پالیسی نہیں ہے۔جس کی وجہ سے بہت کم وصولی ہوتی ہے اور لوگوں کا اعتبار بھی کھو جاتا ہے۔لہذا زکوٰۃ و عشر کی وصولی میں جامع پالیسی بنانے کے لیے حکومت کا مخلص ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ہر طرح کی اموال ظاہرہ اور اموال باطنہ کی زکوٰۃ سختی سے وصول کرے۔
- زکوٰۃ و عشر کی وصولی میں کوئی جامع فتوٰی موجود نہیں ہے جس پر تمام مسالک کے علماء کا اتفاق ہو۔زکوٰۃ و عشر کی وصولی میں ایک جامع فتوٰی ہونا انتہائی ضروری ہے نیز فیڈرل شریعت کورٹ اسلامی نظریاتی کونسل کی مدد سے ایک سرکاری فتوٰی جاری کرے جس میں تمام مسالک کے علماء کا اتفاق ہو تاکہ زکوٰۃ وصولی میں کسی فرقہ کو استثنٰی نہ دی جا سکے۔جیسا کہ 20 مئی 2020ء میں بی بی سی کی ایک رپورٹ میں کئی خدشات کا اظہار کیا گیا:

پاکستان میں زکوٰۃ وصولی کے موجودہ نظام پر کئی افراد کا اعتماد نہیں ہے، اور ان کا خیال ہے کہ جو رقم ان کے بینک کھاتوں سے زکوٰۃ کی مد میں کاٹی جاتی ہے، وہ مستحقین تک نہیں پہنچ پاتی۔ ایسے افراد کی رائے ہے کہ ان کے کھاتوں سے جو رقم نکالی جاتی ہے، اس کی مخلصانہ اور شفاف تقسیم کے بارے میں کبھی کسی کو آگاہ نہیں کیا جاتا۔

---

[273]: انٹرویو، بنک منیجر، بنک آف خیبر، مین برانچ کینٹ روڈ ایبٹ آباد، خیبر پختونخواہ، تاریخ، 15-6-2024ء

اہل تشیع میں یہ بات متفقہ ہے کہ زکوٰۃ صرف اپنے ہاتھ سے دی جائے، اور بینکوں کے ذریعے نکالی جانے والی رقم کا خرچ کہاں ہوتا ہے، اس بارے میں بھی مستحقین کو کوئی معلومات نہیں دی جاتی۔ فقہ جعفریہ کے پیروکار یہ یقین رکھتے ہیں کہ جب کسی شخص کا بینک اکاؤنٹ کھولا جاتا ہے، تو اس پر ایک حلفیہ بیان بھی جمع کروایا جاتا ہے کہ بینک ان کے اکاؤنٹ سے زکوٰۃ نہیں کاٹے گا اور وہ خود ہی زکوٰۃ مستحقین تک پہنچائیں گے۔

اس حلفیہ بیان کے بعد بینک کسی بھی شخص کے اکاؤنٹ سے زکوٰۃ وصول نہیں کرتا۔ مزید برآں، دیگر مسالک سے تعلق رکھنے والے افراد بھی بینکوں میں ایسا حلفیہ بیان جمع کراتے ہیں کہ ان کے اکاؤنٹس سے زکوٰۃ نہ کاٹی جائے۔ اس بات پر زور دیا جارہا ہے کہ اس پلیٹ فارم پر زکوٰۃ کے معاملات کو ختم کر دیا جائے تاکہ لوگوں کا اعتماد بحال ہو سکے۔ سپریم کورٹ میں جمع کرائی گئی ایک رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ رمضان سے پہلے لوگوں کا بینکوں سے رقم نکالنا، اس نظام پر اعتماد کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔

حکومت کو زکوٰۃ کی کٹوتی کے معاملات پر نظر ثانی کرنی چاہیے اور اس ضمن میں علماء سے مشاورت کرنا ضروری ہے۔ سب سے پہلے، زکوٰۃ کے نظام کو بہتر بنایا جائے اور اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ زکوٰۃ کی رقم مستحقین تک پہنچے۔ اس کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل ایک ایسا فتویٰ جاری کرے جس میں تمام مسالک کے علماء کا اتفاق ہو، تاکہ اس عمل میں شفافیت اور اعتماد پیدا ہو سکے۔ اس سے لوگوں کا اعتماد بحال ہو گا اور زکوٰۃ کی رقم صحیح طور پر مستحقین تک پہنچے گی۔

خلاصہ: باب چہارم تین فصول پر مشتمل ہے اس کی پہلی فصل میں ذکر کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ آرڈیننس کے مطابق، صاحب استطاعت سے ہر سال لازمی زکوٰۃ وصولی کی جائے گی بے شک وہ اپنے اثاثے دوسرے کے حوالے بھی کر دے۔ اسی طرح کٹوتی کی تاریخ پر اس کا مالک یا قابض کوئی دوسرا شخص ہو گیا تب بھی اس کے اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کی جائے گی۔ اگر کوئی شخص اپنے علاقے کی مقامی کمیٹی کو مقررہ طریقے سے یہ اطمینان دلا دے کہ وہ صاحب نصاب نہیں ہے تو اس سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح فوت ہونے کی صورت میں بھی وصول نہیں کی جائے گی۔ اگر کوئی شخص جس سے زکوٰۃ حکما کاٹی گئی ہو یہ ثابت کر دیتا ہے کہ ریکارڈ و شرائط کے مطابق اس کے اثاثوں سے کاٹی گئی زکوٰۃ درست نہیں تو اس کو جانچ پڑتال کے بعد واپس کر دی جائے گی۔ اگر کسی شخص کے اثاثوں میں حکما کاٹی جانے والی زکوٰۃ کی وصولی باقی رہ جائے تو محکمہ زکوٰۃ اپنے طریقہ کار کے مطابق بقیہ زکوٰۃ وصول کرے گا۔

وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر حکومت پاکستان کا عشر عائد اور وصولی کے طریقہ کی شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے عشر وصول کرے گا ہر عشر گزار اپنے عشر کا خود حساب لگا سکے گا اور اس کی اطلاع مقررہ شکل اور طریقے سے مقامی کمیٹی کو دے سکے گا لیکن شرط یہ

ہے کہ مقامی کمیٹی اس کی تصدیق کرے گی۔ اگر کوئی عشر گزار حساب لگا کر عشر کی رقم کی اطلاع مقامی کمیٹی کو نہیں دیتا یا مقامی کمیٹی عشر گزار کی طرف سے خود لگائے ہوئے حساب کو قبول نہیں کرتی تو مقامی کمیٹی اس آرڈیننس کے تحت لازمی طور پر وصول کیے جانے والے عشر کا حساب لگا کر لازمی وصول کرے گی البتہ عشر گزار شکایت کی صورت میں مقررہ پندرہ دن کے اندر درخواست دے گا اور مقامی کمیٹی جانچ پڑتال کے بعد عشر گزار کی شکایت کا ازالہ کرنے کی پابند ہو گی۔یعنی کہ زکوٰۃ وصولی کے دو طریقے ہیں پہلا وہ اشیاء ہیں جن پر حکماً زکوٰۃ کٹوتی کی جاتی ہے اور دوسرا وہ اشیاء ہیں جن پر حکماً زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جاتی بلکہ صاحب نصاب اپنی مرضی سے جہاں دینا چاہے دے سکتا ہے۔ مرکزی زکوہ کونسل ان تمام اثاثوں سے زکوۃ کٹوتی نہیں کرتی ہے۔ مرکزی زکوٰۃ و عشر کونسل کے متعین کردہ نصاب کے مطابق ہر سال یکم رمضان المبارک کو زکوۃ کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ بینک نصاب کی مقدار تک پہنچنے والے اثاثوں سے زکوٰۃ وصولی کرنے کے بعد اس کے بعد زکوٰۃ مرکزی اسٹیٹ بینک میں جمع کرواتے ہیں اور پھر اسٹیٹ بینک مرکزی زکوٰۃ کمیٹی کے اکاؤنٹ میں بھیج دیتا ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل چند مخصوص اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کرتی ہے اور وہ کنٹرولنگ ایجنسیاں جن سے حکماً زکوٰۃ کٹوتی کی جاتی ہے مثلاً ڈاکخانے قومی بچت کے مراکز، خاص مالی ادارے، متفرق ادارے، کمپنیاں اور پراویڈنٹ فنڈ رکھنے والیز کوٰۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسیاں وغیرہ۔ یہ ایجنسیاں یا ادارے لازمی زکوٰۃ کٹوتی والے اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی کرتے ہیں۔

اسی طرح مرکزی زکوٰۃ کونسل زکوٰۃ کے علاوہ گرانٹ، عطیات و دیگر وصولیاں بھی کرتی ہے اور اس حساب میں وہ رقوم جمع کی جاتی ہیں جو مالی گرانٹ کے طور پر، سرکاری، نیم سرکاری یا غیر سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے کسی مخصوص یا غیر مخصوص مقصد کے لیے موصول ہوں۔ اس کے علاوہ چند اثاثے زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنٰی ہیں مثلاً غیر مسلم، غیر ملکی اور غیر پاکستانی کے اثاثوں وغیرہ سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جاتی۔ اسی طرح ایمان اور فقہ کی روسے استثنا حاصل کرنے والوں کے اثاثوں سے زکوٰۃ وصولی نہیں کی جاتی۔ اس کے بعد چند ایسے کھاتے موجود ہیں جو زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنٰی ہیں جن میں کرنٹ اکاؤنٹ، مسجد اکاؤنٹ، زکوۃ و عشر اکاؤنٹ، دینی مدارس اور افواج پاکستان کے مخصوص اکاؤنٹ وغیرہ شامل ہیں، اسی طرح دوسری فصل میں بحث کی گئی کہ مصر میں بنک الفیصل اور بنک ناصر الاجتماعی کے تحت ایک ادارہ "بیت الزکاۃ " قائم ہے۔ اسی طرح مویشی اور زرعی پیداوار کا باقاعدہ ایک الگ طور پر ادارہ "ادارۃ الزروع والثمار والانعام" کے نام سے کام کر رہا ہے۔ جہاں تک تعلق ہے بنکوں سے زکوٰۃ وصولی کا تو بنک میں مختلف یونٹس ہیں جن میں الزکاۃ وضریبۃ الدخل یونٹ قائم ہے جس میں زکوٰۃ کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ جن میں

قلیل مدتی مالی سرمایہ کاری (بشمول مالیاتی سیکیورٹیز)، صرف نقدی کیش ،بازار کی قیمت پر اشیاء کا ذخیرہ اور ڈیبٹ اور وصول کیے جانے والے اکاؤنٹس وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ زکوٰۃ کا حساب ان شعبوں پر نہیں لگایا جائے گا جن میں زکوٰۃ کے اثاثوں کی زکوٰۃ واجبات کی مالیت سے زیادہ ہونے کے نتیجے میں خالص ورکنگ کیپیٹل یا جن کی زکوٰۃ کی بنیاد نصاب کی حد سے زیادہ نہیں تھی کیونکہ یہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ تصور کیے جاتے ہیں۔پاکستان اور مصر میں رائج وصولی زکوٰۃ کے بعد اب باب پنجم میں تقسیم زکوٰۃ کے نظام پر بحث کی جارہی۔

باب پنجم: پاکستان اور مصر میں تقسیم زکوٰۃ کا نظام

فصل اول: پاکستان میں تقسیم زکوٰۃ

فصل دوم: مصر میں تقسیم زکوٰۃ

فصل سوم: تجزیہ و تقابل

باب پنجم: پاکستان اور مصر میں تقسیم زکوٰۃ کا نظام

یہ باب تین فصول پر مشتمل ہے ذیل میں ہر فصل کو الگ الگ بیان کیا جائے گا۔

فصل اول: پاکستان میں تقسیم زکوٰۃ کا نظام:

زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ 20 جون 1980ء بمطابق 6 شعبان 1400ھ کو نافذ کیا گیا۔ پہلے قائم کردہ تمام اداروں کو بحال رکھا گیا اور تمام شقوں کو بھی من و عن برقرار رکھا گیا۔ محکمہ زکوٰۃ 18 ویں ترمیم کے تحت صوبوں کو منتقل ہونے سے قبل 2010ء تک متحدہ فہرست میں شامل رہا اب زکوٰۃ و عشر صوبائی سطح کا بھی ادارہ کہلاتا ہے۔ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں حکومتی سطح پر مناسب اصلاحات و ترامیم بھی گئی تاکہ ملک سے غربت کی شرح میں کمی لائی جاسکے اسی بناپر زکوٰۃ اور عشر (ترمیمی) ایکٹ 2023" کے تحت اس محکمہ کو وزارت تخفیف غربت کے ماتحت کرنے کی جامع پالیسی بنائی گئی جو بالخصوص تقسیم زکوٰۃ کے حوالے سے تھی تاکہ محکمہ زکوٰۃ عشر، وزارت تخفیف غربت کے ساتھ مل کر غربت کی شرح میں کمی لانے میں سنگ میل ثابت ہو سکے۔

تقسیم زکوٰۃ کے پروگرامز

تعلیمی وظائف (عمومی)

تعلیمی وظائف (فنی)

صحت کے قومی وصوبائی ادارے

گزارہ الاؤنس

شادی گرانٹ

مبحث اول: تعلیم اور صحت کے منصوبے اور تقسیم زکوٰۃ

پاکستان میں تعلیم کے شعبہ میں زکوٰہ کی تقسیم درج ذیل پروگراموں کے تحت کی جاتی ہے نیز اس بحث سے مختلف پروگرامز کے تحت مستفید ہونے والے مستحقین طلباء کی تعداد اور ان کے لیے سالانہ مختص شدہ فنڈ وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔

تعلیمی وظائف (عمومی)

تعلیمی وظائف (عمومی) سے مراد اسکالرشپس ہیں جو پرائمری سے لیکر یونیورسٹی سطح تک مستحق طلباء وطالبات کو مختلف شرح سے دی جاتی ہیں[274]

تعلیمی وظائف (عمومی) کا مقصد معاشرے کے وہ مستحق طلباء جو اپنی مفلسی اور ناداری کی وجہ سے تعلیم جاری رکھنے سے محروم ہیں وہ بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر معاشرے کے ساتھ چل سکیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل یہ فنڈ صوبوں کے درمیان آبادی کی بنیاد پر تقسیم کر کے صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں تقسیم کر تی ہے اور پھر ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو آبادی کی بنیاد پر منتقل کر دیا جاتا ہے یہ وظائف مختلف تعلیمی مدارج میں مختلف شرح سے متعین کیے جاتے ہیں۔

حصول کا طریقہ کار

مستحق طلباء وظائف کے حصول کے لئے سب سے پہلے مورا اسکالرشپ کا فارم بھر کر اپنے ادارہ میں منظوری کے لیے جمع کرواتے ہیں پھر گاؤں یا وارڈ کی متعلقہ زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین سے اس پر استحقاق لیا جاتا ہے اس کے بعد اسکالرشپ کے فارمز ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے آفس بھیج دیے جاتے ہیں[275].

عصر حاضر میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے صوبہ پنجاب میں تعلیمی وظائف کی سالانہ شرح درج ذیل ہے:

تعلیمی وظائف (عمومی) کی سالانہ شرح

نمبر شمار	تعلیمی مدارج	سالانہ وظیفہ
1	انٹر میڈیٹ	6000
2	بی ایس، گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ	12000
3	انجنیئرنگ، میڈیکل کالج، کمپیوٹر سائنس	18000

276

[274]: مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، **پاکستان میں نظام زکوٰۃ و عشر** (وزارت خزانہ، حکومت پاکستان (اپریل 1994ء)، ص/8۔

[275]: Sidat Hyder Morshed Associates(pvt) Ltd,Management Consultants ,Nov10,2008,as is report,page,,45**Consultancy for Welfare Services (Zakat)** for M/O R A,Govt of Pakistan

اس بحث سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ گزشتہ سالوں سے لاکھوں مستحق طلبہ تعلیمی وظائف سے مستفید ہو رہے ہیں اور اس سے محروم طبقہ کا تعلیمی رجحان بھی بڑھتا ہے اور وہ مستحقین جو غربت و افلاس کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے اس مد سے ان کی کافی مدد بھی کی جا رہی ہے۔ لیکن ایک وجہ یہ ہے کہ تعلیمی وظائف عمومی کے تحت دی جانے والی رقم انتہائی کم ہے. موجودہ دور میں اس رقم سے تعلیمی ضروریات کو پورا نہیں کیا جا سکتا لہذا مستحق طلباء کی فیس، کتب نیز تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھ کر رقم میں اضافہ کیا جائے اور دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ وظائف بعض اوقات اتنی تاخیر سے دیے جاتے ہیں کہ طلباء درسگاہ سے اپنی تعلیم مکمل کر کے جا چکے ہوتے ہیں کیونکہ وظائف کی منظوری کا طریقہ ہی کچھ ایسا ہے کہ چاہتے، نہ چاہتے ہوئے تاخیر ہو ہی جاتی ہے کہ سب سے پہلے اسکول، دیہی زکوٰۃ کمیٹی، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اور آخر میں صوبائی زکوٰۃ کونسل کو طلباء و طالبات کے نام بھیجے جاتے ہیں جس کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے۔

تعلیمی وظائف (فنی)

اس سے مراد وہ وظائف ہیں جو مستحق طلباء و طالبات کو ٹیکنیکل (فنی) تعلیم حاصل کرنے کے لیے دیے جاتے ہیں تاکہ کوئی ہنر سیکھ کر اپنی ملازمت و روزگار خود حاصل کر سکیں تعلیمی وظائف فنی کے تحت وظیفہ کی حد 4000روپے ماہانہ کر دی گئی ہے۔[277]

حصول کا طریقہ کار

یہ وظائف وصول کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ووکیشنل / ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیوٹ میں داخلہ کا استحقاق چیئرمین، مقامی زکوٰۃ کمیٹی جاری کرتا ہے ادارہ ٹیسٹ اور انٹرویو لے کر کامیاب طلباء کی حتمی لسٹ منظوری کے لیے چیئرمین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو بھیج دیتا ہے اور مستحق طلباء کی جانچ پڑتال کے بعد ضلعی آفس میں ادارہ کو داخلہ کے بعد تصدیق شدہ لسٹ بھیج دی جاتی ہے۔[278]

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وظائف (فنی) تعلیم کے حصول کے لیے لاکھوں مستحق طلباء پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں. مرکزی زکوٰۃ کونسل کا یہ اقدام لائق تحسین ہے کہ اس پروگرام کے تحت لاکھوں مستحقین نہ صرف مستفید ہو رہے ہیں بلکہ معاشرے میں باوقار زندگی گزار رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک اچھا اقدام ہے لیکن مہنگائی کے اس دور میں یہ رقم انتہائی کم ہے لہذا طلباء

---

[276]: **Zakat & Ushr Department,**Government of The Punjab,Education Stypends (General), Annual, 2024-25

[277]:**Zakat & Ushr Department,**Government of The Punjab,Education Stypends (Tichinical), Annual, 2024-25

[278]: **Consultancy for Welfare Services (Zakat**) Govt of Pakistan.

کی تعلیم اور ان کی ذہنی صلاحیتوں کو مد نظر رکھ کر اس وظیفہ کی رقم میں بھی اضافہ کی ضرورت ہے۔ تا کہ بے روزگار کو روزگار دے کر معاشرے میں فعال شہری بنایا جاسکے۔

تعلیمی وظائف برائے طلبہ دینی مدارس

اس سے مراد وہ وظائف ہیں جو دینی مدارس میں مستحق طلبہ کو دینی علوم حاصل کرنے کے لیے دیے جاتے ہیں جس سے دینی تعلیم کو فروغ اور معاشرے میں علماء دین کی ایک نسل تیار کرنے میں دینی مدارس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تعلیمی اداروں میں اس پروگرام کے تحت مستحق طلبہ کو وظائف دینے میں زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ [279]

دینی مدارس میں اس پروگرام کے تحت دی جانے والی رقم سے طلبہ میں عزت نفس مجروح نہیں ہوتی بلکہ خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہو تا ہے بلکہ اب ان کی بہتر طور پر دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ [280]

حصول کا طریقہ کار

مدارس کے طلبہ اسکالر شپس کے فارم بھر کر مدرسہ کے صدر مدرس کے پاس جمع کرواتے ہیں صدر مدرس استحقاق کے حصول کے لیے مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئر مین کے پاس بھیج دیتا ہے استحقاق سرٹیفکیٹ کے بعد فارم ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اور پھر منظوری کے بعد مستحق طلبہ کی ناموں کی لسٹ کے ساتھ صوبائی زکوٰۃ کونسل کو بھیجے جاتے ہیں صوبائی زکوٰۃ کونسل آخری منظوری کے بعد دوبارہ یہ فارم ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو بھیجتی ہے اور ضلعی زکوٰۃ کمیٹی مدارس کو وظائف کی مد میں فنڈ جاری کرتی ہے۔ [281]

کیٹگری III-1 کے مدارس

نمبر شمار	کورس کا نام	سالانہ وظیفہ
1	پرائمری تا میٹرک	6000
2	میٹرک سے آگے اور بی اے یا مساوی	12000
3	ایم اے یا مساوی اور اس سے آگے	12000

[279]: مرکزی زکوٰۃ کونسل، وزارت خزانہ، حکومت پاکستان، اسلام آباد،، مرکزی زکوٰۃ کونسل کی چھٹی سالانہ کارکردگی، **رپورٹ برائے سال زکوٰۃ 86-1985ء**، ص/26

[280]: مرکزی زکوٰۃ کونسل کے **(42ویں اجلاس سے 47ویں اجلاس تک) کی رپورٹ**

[281] **Consultancy for Welfare Services (Zakat)** for MOPA,Govt of Pakistan, ,page,69.

کیٹگری IV کے مدارس

نمبر شمار	کورس کا نام	سالانہ وظیفہ
1	حفظ و ناظرہ	3000
2	موقوف علیہ	6000
3	دورہ حدیث	12000

[282]

اس پروگرام کے تحت دینی مدارس میں وظائف کی تقسیم میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کا بہت اہم کردار ہے جو غریب طلبہ کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے البتہ مختص شدہ یہ رقم انتہائی کم محکمہ زکوٰۃ و عشر سے گزارش ہے کہ تمام رجسٹرڈ مدارس کے لیے طلبہ کی ضرورت کے مطابق اس رقم میں اضافہ کرے تاکہ دینی تعلیم کو فروغ حاصل ہو اور مستحق طلبہ زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

تعلیمی پروگرام کے بعد اب ذیل میں صحت کے منصوبہ جات میں تقسیم زکوٰۃ کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

صحت کے منصوبے اور تقسیم زکوٰۃ

اس بحث میں صحت کے پروگراموں کے لیے مختص شدہ رقم، تقسیم شدہ فنڈ اور تقریباً ہر پروگرام سے مستفید ہونے والے مستحق افراد کی تعداد کے بارے میں ذکر کیا جائے گا۔

صحت کے ادارے

قومی ادارے برائے صحت / ہسپتال سے مراد وہ ادارے یا ہسپتال ہیں جنہیں مرکزی زکوٰۃ کونسل براہ راست مستحقین کی فراہمی کے لیے مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے امداد جاری کرتی ہے۔[283]

مرکزی زکوٰۃ کونسل صوبائی زکوٰۃ کونسل کے ذریعے جن اداروں کو فنڈ جاری کرتی ہے ان کو صحت کے صوبائی ادارے کہا جاتا ہے ہر مالی سال میں مرکزی زکوٰۃ کونسل صوبائی صحت کے اداروں کے لیے بجٹ مقرر کر کے صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں بھیج دیتی ہے اور یہ فنڈ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو تقسیم کے

---

[282] :**Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Education Stypends (Deeni Madaris)Annual, 2024-25

[283]:مرکزی زکوٰۃ کونسل کی **آٹھویں سالانہ کارکردگی رپورٹ**، ص /6

لیے بھیج دیا جاتا ہے اور پھر مختلف ہسپتالوں میں مستحق مریضوں کے علاج کے لیے فراہم کیا جاتا ہے۔ مستحق مریضوں کا علاج زکوٰۃ فنڈ سے فری کیا جاتا ہے۔[284]

اگر مستحق مریض کا علاج مذکورہ رقم سے زیادہ ہو جائے تو ہسپتال کی ویلفیئر کمیٹی کو اختیار ہے کہ وہ اپنی پالیسی میں نرمی کر کے زائد رقم خرچ کر کے مریض کا علاج کرے۔[285]

طریقہ کار:

مریضوں کو طبی سہولیات حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے استحقاق سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے یہ فیصلہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے جہاں کا وہ مستقل رہائشی ہوتا ہے اور اگر مریض ضرورت کی بنیاد پر اپنی رہائش کسی دوسرے ضلع میں عارضی طور پر اختیار کر لے تو علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی بھی استحقاق دینے کی مجاز ہے۔[286]

ایمرجنسی کی صورت میں اگر مریض مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق سرٹیفکیٹ حاصل نہ کر سکے تو ہسپتال کی ویلفیئر کمیٹی مریض کے رشتہ داروں کی گارنٹی پر استحقاق سرٹیفکیٹ دینے کا اختیار رکھتی ہے مگر علاج کے بعد استحقاق سرٹیفکیٹ دینا ہو گا اور نہ دینے کی صورت میں علاج کا خرچہ بھی دے گا اور آئندہ کے لیے اسے کوئی طبی سہولت نہیں دی جائے گی۔[287]

کسی مستحق مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں اپنے علاقہ کے نیشنل لیول ہسپتال / ادارہ میں علاج کے لیے استحقاق سرٹیفکیٹ دینے کا اختیار مرکزی زکوٰۃ کونسل کے ممبر بھی رکھتے ہیں۔[288]

مریض کو علاج کے لیے زکوٰۃ فنڈ نقد رقم کی صورت میں نہیں دیا جاتا بلکہ یہ فنڈ علاج کی صورت میں ہسپتال میں ہی موجود ہوتا ہے۔[289]

جذام کے مریض

زکوٰۃ کے فنڈز ضلعی زکوٰۃ کمیٹی جذام کے مریضوں میں تقسیم کرنے کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔

اہلیت کا معیار

غریب اور جذام کے مریض اس گرانٹ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں اور رقم درج ذیل ماہانہ شرح پر تقسیم کی جاتی ہے:

نمبر شمار	مریض	ماہانہ شرح

284 :**M/O Zakat & Ushar,Govt,of Pakistan**,Islamabad,Brief on Zakat system in Pakistan,Health Care (Provisional),P-6,.

285: **M/O Zakat & Ushar,** Islamabad,Disbursment Procedures of Zakat Programes,P-40-

286:Ibid

287: Ibid

288 : Ibid

289 : Ibid

1	خاندان کا سربراہ	3000
2	بیوی	2000
3	بہن / بھائی	2000
4	بیٹا / بیٹی	1000

290

صحت کے قومی و صوبائی اداروں کے ذکر کے بعد اب اگلی بحث میں سماجی بہبود اور قدرتی آفات کے پروگراموں میں تقسیم زکوٰۃ کا ذکر کیا جارہا ہے:

مبحث دوم: سماجی بہبود کے پروگراموں میں تقسیم زکوٰۃ

محکمہ زکوٰۃ و عشر سماجی بہبود کے پروگراموں میں کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے جس میں لاکھوں مستحقین مستفید ہو رہے ہیں اس بحث میں محکمہ زکوٰۃ و عشر جن پروگراموں میں زکوٰۃ تقسیم کر رہا ہے ذیل میں ان کا ذکر کیا جارہا ہے:

گزارہ الاؤنس

نابینا افراد کے لیے الاؤنس

شادی گرانٹ

تالیف قلب

ذیل میں ان کی تفصیل ذکر کی جارہی ہے

گزارہ الاؤنس

محکمہ زکوٰۃ و عشر کا مشہور معروف پروگرام گزارہ الاؤنس جو مستحقین کی بحالی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور تقریباً60 فیصد بجٹ اس کے لیے مختص کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کے مستقل پروگراموں کے تحت گزارہ الائنس کی موجودہ ماہانہ شرح1500 روپے فی کس ہے۔ یہ مستحق فرد کی مستقل رہائش کے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے ذریعے ادا کی جاتی ہے۔2014ء سے گزارہ الاؤنس برانچ لیس بینکنگ کے طریقہ کار کے تحت ادا کیا جارہا ہے جو بائیو میٹرک سسٹم (بی وی سی) کی بدولت نسبتاً زیادہ تیز آسان اور شفاف ہے۔[291]

[290] : **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Health Care (Leprosy Patients)Annual, 2024-25
[291] : **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Guzara Allowence,Annual, 2024-25

گزارہ الاؤنس کے حصول کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔

طریقہ کار:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مستحق شخص اپنی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کے پاس اپنی درخواست دیتا ہے چیئرمین استحقاق سرٹیفکیٹ کے حصول کی باقاعدہ تصدیق کر کے ایک رجسٹر میں اس کا نام درج کر دیتا ہے اس کے بعد مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے زیر صدارت ایک میٹنگ میں صرف آٹھ درخواستیں منظور کی جاتی ہیں اور باقی کو ویٹنگ لسٹ میں رکھا جاتا ہے اور پھر جن مستحق افراد کی درخواستیں منظور ہوتی ہیں ان کو گزارہ الائنس کے حصول کے لیے اطلاع دے دی جاتی ہے۔ گزارہ الاؤنس بذریعہ برانچ لیس بینکنگ ادا کیا جاتا ہے۔[292]

اہلیت کا معیار

1۔ استحقاق کا تعین مستحق فرد کی مستقل رہائش کے علاقہ کی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے۔

2۔ ہر بالغ مسلمان شہری، بیواؤں اور معزور افراد کی ترجیح کے ساتھ جو غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہا ہو۔

3۔ بے روزگار ہو۔

4۔ پیشہ ور بھکاری نہ ہو۔[293]

محکمہ زکوٰۃ و عشر کی طرف سے مستحق خواتین کی شادی کے لیے دی جانے والی امداد کی تفصیل یہ ہے:

شادی گرانٹ

مرکزی زکوٰۃ کونسل غیر شادی شدہ خواتین کو بطور جہیز مدد کرتی ہے وہ مستحق خواتین جن کی شادیاں محض غربت کی وجہ سے رکی ہوتی ہیں وہ اس امداد سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔

اہلیت کا معیار

کوئی بھی غریب، ضرورتمند، اور حقدار عورت یا اس کے والدین / سربراہ میرج گرانٹ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ امداد کی حالیہ رقم 25000 روپے ہے۔[294]

ذیل میں اس کے حصول کا طریقہ درج کیا جا رہا ہے:

طریقہ کار:

---

[292] :Ibid

[293] :Ibid

[294] : **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Marriage Assistance,Annual, 2024-25

مستحق فرد شادی کے لیے امداد کی درخواست مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو جمع کرا سکتا ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹی استحقاق کا تعین کرنے کے بعد درخواست ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو بھیجے گی جو طریقہ کار کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو فنڈز کا اجراء کرتی ہے۔ فنڈز کی ادائیگی برانچ لیس بینکنگ کے ذریعے کی جاتی ہے۔[295]

اس کے علاوہ محکمہ زکوٰۃ و عشر پنجاب نے انتہائی اہم قدم اٹھایا ہے کہ تالیف قلب کے طور پر نو مسلم کو اسلام قبول کرنے پر گرانٹ دی جاتی ہے:

تالیف قلب

محکمہ زکوٰۃ و عشر نے تین اضلاع یعنی لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر تالیف قلب سکیم شروع کی ہے۔ اسکیم کے تحت ایک نو مسلم اپنے اسلام قبول کرنے کے ایک سال کے اندر اس گرانٹ کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔[296]

اہلیت کا معیار

- ایک بالغ نو مسلم
- دارالافتاء کی طرف سے جاری کردہ مذہب تبدیلی کا سرٹیفکیٹ
- نادرا کی طرف سے جاری کردہ مسلم نام کے ساتھ شناختی کارڈ کی فراہمی

1۔ ایک نو مسلم اسلام قبول کرنے کے ایک سال کے اندر اس گرانٹ کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔

2۔ نو مسلموں کے سابقہ واقعات کی تصدیق اس شخص کے رہائشی علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے متعلقہ چیئرمین سے کی جائے گی۔

3۔ درخواست گزار مالی مدد کے لیے اپنی متعلقہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو درخواست دے گا۔

4۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی متعلقہ دارالافتاء سے تبادلوں کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق کرے گی۔

5۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نو مسلم کو کراسڈ چیک کے ذریعے یک مشت ایک لاکھ (100000) روپے نقد گرانٹ کے طور پر ادا کرے گی۔

6۔ گرانٹ کے لیے خاندان کا صرف ایک فرد درخواست دے سکتا ہے۔[297]

مرکزی زکوٰۃ کونسل قدرتی آفات کی مد میں متاثرہ لوگوں کی امداد کے لیے کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے اور ہر سال تقریبا 200 ملین روپے مختص کیے جاتے ہیں تاکہ ہنگامی حالات کی صورت میں اس فنڈ کو استعمال میں لایا جاسکے ملک میں جب بھی کوئی ہنگامی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو مرکزی زکوٰۃ کونسل مستحقین کی بحالی کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تاہم اس میں خرابی یہ ہے کہ یہ فنڈ بعض اوقات تاخیر سے دیا جاتا ہے کیونکہ کمیٹی کا اجلاس کم از کم تین ماہ سے پہلے منعقد نہیں ہوتا اور اگر اس دوران کوئی واقعہ پیش

[295] Ibid
[296] : **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Talif-e-Qalab ,Annual, 2024-25
[297] : **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The PunjabTalif-e-Qalab,Annual, 2024-25

آجائے تو کمیٹی ارکان اجلاس کے انتظار میں رہتے ہیں حالانکہ اس طرح کی ہنگامی صورت میں کمیٹی کو بھی ہنگامی اجلاس بلاکر بروقت مدد کرنی چاہیے اور اس علاقہ جہاں اس طرح کا واقعہ پیش آجائے مقامی کمیٹی کو اختیارات سونپے جائیں تاکہ مقامی کمیٹی صورت حال کا جائزہ لیکر فوری اقدامات کر سکے۔

مبحث سوم: انتظامی اخراجات کی مد میں تقسیم زکوٰۃ

بحث سوم میں انتظامی اخراجات کی مد میں تقسیم زکوٰۃ کے بارے میں ذکر کیا جائے گا ہر سال تقریبا انتظامی اخراجات کی مد کے لیے 10 فیصد حصہ مختص کیا جاتا ہے جس کی وضاحت درج ذیل ہے۔

1-زکوٰۃ پیڈ ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر انتظامی اخراجات

2-وصولی زکوٰۃ میں اضافہ کے لیے تشہیری مہم کے لیے فنڈ

ان دونوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1-زکوٰۃ ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر انتظامی اخراجات

مرکزی زکوٰۃ کونسل عاملین زکوٰۃ (زکوٰۃ کا انتظام وانصرام کرنے والے یعنی ملازمین زکوٰۃ) کی تنخواہیں اسی مختص شدہ 10 فیصد بجٹ سے ہی ادا کرتی ہے ملازمین سے مراد (جیسے آڈٹ آفیسر، آڈٹ اسسٹنٹ، زکوٰۃ کلرک، جونیئر کلرک وغیرہ) جو چاروں صوبوں، شمالی علاقہ جات اور دارالحکومت اسلام آباد زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی مختلف جگہوں پر خدمات سر انجام دے رہے ہیں اور اسی مد سے ہی دیگر انتظامی اخراجات مثلاً اسٹیشنری، پرنٹنگ کے اخراجات اور مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے ٹی اے۔ڈی اے وغیرہ پورے کیے جاتے ہیں۔

"زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے مطابق ہر سال انتظامی اخراجات کی مد کے لیے زکوٰۃ بجٹ کا 10 فیصد حصہ مختص کیا جاتا ہے جس سے زکوٰۃ پیڈ ملازمین کی تنخواہیں، دیگر انتظامی اخراجات اور وصولی زکوٰۃ میں اضافہ کے لیے تشہیری مہم کے لیے فنڈ وغیرہ دیے جاتے ہیں۔"[298]

مرکزی زکوٰۃ کونسل کے تحت ملک کے مختلف اضلاع میں زکوٰۃ کے ملازمین خدمات سر انجام دے رہے ہیں جن کی ماہانہ تنخواہیں زکوٰۃ فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں۔

زکوٰۃ پیڈ ملازمین کئی عرصہ تک کنٹرکٹ بنیاد پر کام کرتے رہے جن میں 4429 ملازمین ضلعی ومقامی کمیٹیوں، اور 108 ملازمین ڈویژنل سطح پر بطور انٹرنل آڈٹ سٹاف اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ یہ ملازمین اپنی ملازمت کو تحفظ دینے کے لیے باقاعدہ

[298]: **99ویں اجلاس کی رپورٹ**، زکوٰۃ بجٹ برائے سال 10-2009ء، ص/163

اپیل بھی کرتے رہے اور کمیٹیاں بھی بنائی گئیں آخر کار مرکزی زکوٰۃ کونسل نے زکوٰۃ ملازمین کو مستقل طور پر کام کرنے کے سلسلے میں درج ذیل فیصلے کیے۔

1-ایڈمنسٹریٹو بجٹ کی مد سے جو ملازمین ریگولر ہو سکتے ہیں ان کو ریگولر کر دیا جائے۔

2-صوبائی حکومتیں اپنے زکوٰۃ ملازمین کا مالی تخمینہ تفصیل سے پیش کریں۔

3-نچلی سطح سے منتقلی کا سلسلہ شروع کیا جائے اور نچلے درجے کے ملازمین کو ترجیح دی جائے۔[299]

صوبائی حکومتوں نے اس فیصلے کو تسلیم نہ کیا اور تعاون سے انکار کر دیا جس پر چیئرمین نے بتایا کہ ایڈمنسٹریشن نے تفصیل سے کام کیا اور دس فیصد ایڈمنسٹریٹو بجٹ کی مد سے تمام ملازمین کو مستقل نہیں کیا جا سکتا اور ہم کسی ملازم کو فارغ نہیں کرنا چاہتے۔لہذا زکوٰۃ ملازمین کنٹریکٹ بنیادوں پر ہی کام کریں گئے جب تک صوبائی حکومتیں ان کو مستقل کرنے میں تعاون نہیں کریں گی۔[300]

خیبر پختونخواہ زکوٰۃ ایکٹ 2024ء دفعہ (سی)

خیبر پختونخواہ زکوٰۃ ایکٹ 2024ء کی دفعہ (سی) میں زکوٰۃ ملازمین کی درج ذیل بحث موجود ہے:

(i) چیف ایڈمنسٹریٹر، زکوٰۃ و عشر کونسل اور ضلعی کمیٹی کے انتظامی اخراجات حکومت کے ذریعے پورے کیے جائیں گے۔

(ii)زکوٰۃ بجٹ میں منظور شدہ انتظامی اخراجات کے تحت پندرہ فیصد تک کے فنڈز صوبائی زکوٰۃ فنڈ اور فلاحی عطیات فنڈ میں رکھنے کی اجازت ہوگی تاکہ زکوٰۃ کے عملے کی تنخواہیں، مقامی کمیٹی کے اضافی اخراجات اور مستحقین زکوٰۃ کو ادائیگی کے لین دین کے اخراجات کو پورا کیا جا سکے، یہ کہ زکوٰۃ و عشر کونسل کی جانب سے منظور شدہ ہو،" یہ بھی فراہم کیا جائے گا کہ اگر مالی سال کے دوران کسی ضلعی کمیٹی کے انتظامی اخراجات حکومت کی طرف سے پورے نہ کیے جائیں تو زکوٰۃ و عشر کونسل اپنے مخصوص دو فیصد تک اضافی فنڈز فراہم کر سکے گی؛اس کے علاوہ، زکوٰۃ و عشر کے تحت یہ تمام خدمات جو کہ کسی ادارے کی طرف سے زبردستی وصول کی جاتی ہیں، وہ مفت فراہم کی جائیں گی، سوائے اس کے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر، عشر کی ادائیگی کے سلسلے میں کسی مخصوص خدمت کی ادائیگی کی اجازت دے۔ مزید یہ کہ، زکوٰۃ و عشر کونسل کے چیئرمین اور رضاکار ممبران کو حکومت کے خزانے سے اجلاس میں شرکت کرنے کے لیے BPS-20 اور BPS-19 کے برابر TA,DA حاصل کرنے کا حق ہوگا"[301]

پنجاب زکوٰۃ ایکٹ 2018ء دفعہ (4):

حکومت چیف ایڈمنسٹریٹر، کونسل اور ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے انتظامی تنظیم کے اخراجات پورے کرے گی۔ جہاں مالی سال کے دوران ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے انتظامی اخراجات حکومت کے ذریعہ مکمل نہ کیے جا سکیں تو کونسل اضافی فنڈز فراہم کر سکتی ہے جو کہ دفعہ (4) میں مخصوص حد سے زیادہ نہ ہوں۔ وہ فنڈز جو بجٹ میں منظور شدہ دس فیصد تک ہوں گے، صوبائی زکات فنڈ میں رکھے جائیں گے تاکہ ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی یا مقامی زکوٰۃ و عشر

---

[299]: ایضاء، ص/11-13

[300]: **98ویں اجلاس کی رپورٹ**، ص/9-13

[301]: **The Kheber Pakhtukhawa Zakat and Ushar(Amendment) ACT 2024**, The Kheber Pakhtukhawa,act No.VIII of 2024.

کمیٹی یا کسی اور خدمت فراہم کرنے والے ادارے کے اضافی اخراجات کو پورا کیا جاسکے، جیسا کہ کونسل کی منظوری ہو۔ از کوٰۃ ور عشر کے حوالے سے جو بینکاری خدمات اور ان سے جڑی خدمات ہیں، وہ بغیر کسی فیس کے فراہم کی جائیں گی، سوائے پنجاب زکوٰۃ و عشر کونسل کے، جو عشر کے حوالے سے مخصوص خدمات کی ادائیگی کی اجازت دے سکتی ہے۔ زکوٰۃ فنڈز سے براہِ راست مدد حاصل کرنے والے افراد کی فہرست اور جن اداروں کے ذریعے مدد فراہم کی جاتی ہے، ان کی فہرست مقررہ طریقے سے تیار اور محفوظ کی جائے گی۔[302]

بعض افراد کو عوامی ملازمین تصور کرنا:

جو شخص بھی اس ایکٹ کے نفاذ میں شامل ہو یا اس میں کام کرنے والا ہو، وہ پاکستان پینل کوڈ 1860 (XLV of 1860) کی دفعہ 21 کے تحت عوامی ملازم سمجھا جائے گا۔ یعنی اس دفعہ کے تحت، کونسل کے چیئرمین اور ارکان، ضلع زکوٰۃ اور عشر کمیٹی، مقامی زکوٰۃ اور عشر کمیٹی اور چیف ایڈمنسٹریٹر کو اس ایکٹ کے انتظام میں شامل افراد سمجھا جائے گا۔

چیئرمین اور ارکان کا بغیر معاوضہ کام کرنا:

کونسل، ضلع زکوٰۃ اور عشر کمیٹی اور مقامی زکوٰۃ اور عشر کمیٹی کے چیئرمین اور ارکان اپنے فرائض اس ایکٹ کے تحت بغیر معاوضہ بنیاد پر انجام دیں گے۔[303]

مرکزی زکوٰۃ کونسل زکوٰۃ وصولی کے لیے تشہیری مہم بھی چلاتی ہے جس کا درج ذیل ذکر کیا جا رہا ہے:

2-وصولی زکوٰۃ میں اضافہ کے لیے تشہیری مہم

مرکزی زکوٰۃ کونسل کے 99ویں اجلاس منعقدہ 20جون 2009ء میں اس نئے پروگرام کا آغاز ہوا جو ایک عمدہ پروگرام ہے اور موجودہ دور میں اس کی اشد ضرورت ہے کیونکہ زکوٰۃ کی وصولی آئے روز کم ہو رہی ہے اور اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کے چیئرمین نے کہا کہ زکوٰۃ میں اضافہ کی تمام کوششیں ابھی تک کارگر ثابت نہیں ہیں جس کی وجہ سے کمی واقع ہوئی نظام کو بہتر بنانے کے لیے انفرادی و اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے مزید کہا کہ وصولی زکوٰۃ کو بڑھانے کے لیے نئے ذرائع تلاش کرنے ہوں گے۔[304]

اس بحث میں انتظامی اخراجات کی مد میں تقسیم زکوٰۃ کے حوالے سے دیکھا جائے تو مرکزی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ہر سال تقریبا 10 فیصد حصہ مختص کیا جاتا ہے اور اسی طرح اب خیبر پختونخواہ زکوٰۃ و عشر کونسل نے زکوٰۃ ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ 10 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دیا ہے۔ وقت کی ضرورت کے پیش نظر یہ اضافہ خوش آئند ہے زکوٰۃ کمیٹیوں میں کام کرنے والے ملازمین کو اگر بروقت اور مناسب تنخواہ دی جائے تو اس طرح وہ کام میں کوتاہی نہیں کریں گے اور محکمہ زکوٰۃ و عشر مزید مستحکم ہو گا۔ اسی

---

[302] :**The Pumjab Zakat and Ushar(Amendment) ACT 2018**, The Punjab,act No.VI of 2018.

[303] :**The Pumjab Zakat and Ushar(Amendment) ACT 2018**, The Punjab,act No.VI of 2018.

[304]:**99ویں اجلاس کی رپورٹ**، ص/1

طرح وصولی زکوٰۃ میں اضافہ کے لیے تشہیری مہم چلانے کے لیے فنڈ کے طور پر مرکزی زکوٰۃ کونسل امداد جاری کرتی ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کا زکوٰۃ کی وصولی بڑھانے کے لیے تشہیری مہم کا آغاز کرنا انتہائی اہم قدم ہے اس سے لوگوں کو نہ صرف نظام زکوٰۃ سے آگاہی حاصل ہو گی بلکہ لوگوں کے دلوں میں زکوٰۃ دینے کا جذبہ بھی پیدا ہو گا اور اس طرح زکوٰۃ فنڈ میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ پاکستان میں تقسیم زکوٰۃ کے نظام کو ذکر کرنے کے بعد مصر میں رائج تقسیم زکوٰۃ کے بارے میں بحث کی جار ہی ہے۔

فصل دوم: مصر میں تقسیم زکوٰۃ کا نظام

ذیل میں مصر میں تقسیم زکوٰۃ کی وضاحت کی جارہی ہے۔

توزیع موارد بیت الزکاۃ: بیت الزکاۃ کے وسائل کی تقسیم

مصر میں زکوٰۃ کے نام سے ایک محکمہ "الھیاکل التنظیمیۃ لمؤسسات الزکاۃ" قائم ہے زکوٰۃ کی وصولی، تقسیم، حساب و کتاب اور تمام انتظامی امور اس محکمہ کے ذریعے سر انجام پاتے ہیں اس محکمہ کا ایک (المدیر العام) ڈائریکٹر جنرل ہے۔ یہ محکمہ مصری الفیصل بنک اور مصری الناصر الاجتماعی بنک تحت کام کرتا ہے۔ ذیل میں تقسیم زکوٰۃ کی وضاحت کی جارہی ہے۔ مصری زکوٰۃ فنڈ دو صورتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اندرونی / انفرادی اخراجات اور بیرونی اور اجتماعی اخراجات۔ یہ فصل تین ابحاث پر مشتمل ہے پہلی بحث میں اندرونی اور گھریلو اخراجات وغیرہ کی تفصیل بیان کی جائے گی اور دوسری بحث میں اجتماعی طور پر دی جانے والی امداد بیرونی امداد کا ذکر کیا جائے گا اور بحث سوم میں زکوٰۃ کی تقسیم کے اہداف، خصوصیات اور وظیفہ کا طریقہ کار بیان کیا جائے گا۔

مبحث اول: الإنفاق المحلي: اندرونی / انفرادی اخراجات

اس بحث میں اندرونی اور گھریلو اخراجات وغیرہ کی تفصیل بیان کی جارہی ہے:

گھریلو اخراجات کو مقررہ اشیاء کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے، خاص طور پر سماجی امداد کے لیے عطیات، ضرورت مند خاندان، رمضان کے مہینے میں افطار کی ضیافت، اور بلدیاتی اداروں وغیرہ کے تعاون کے لیے خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ ان لوگوں پر خرچ نہیں کرتا جو گھر میں صرف زکوٰۃ مانگنے آتے ہیں۔ بلکہ وہ ضرورت مندوں کو ڈھونڈتا ہے اور سکول کے ہر غریب طلبہ کا خیال رکھتا ہے۔ یتیموں کو ہر موسم میں کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور طبی دیکھ بھال کے لیے مختلف فنڈز میں حصہ ڈالتا ہے۔

اس کے علاوہ دو اہم کاموں کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

.1۔ محکمہ زکوٰۃ کے ذریعے قیدیوں، طلبہ اور مسافروں کی مدد کی جاتی ہے۔ مصر کے اندر خیراتی کاموں کے شعبوں میں باقاعدہ فیلڈ اسٹڈیز کی جاتی ہیں۔

2۔ محکمہ زکوٰۃ امداد کے طور پر جمع کی گئیں درخواستوں کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کے استحقاق کی حد کا پتہ لگاتا ہے۔[305]

[305]: عبدالقادر، ضاحی العجیل حفیظة خضراوي : **دور بيت الزكاة المصرى فيتعزيز التنمية البشرية المستدامة**، ورقة مقدمة إلى الملتقى الدولي حول مقومات التنمية المستدامة في الاقتصاد الإسلامي المنعقد بجامعة قاهره 03 و 04 ديسمبر 2012

المساعدات الاجتماعية: **سماجی امداد:**

مصری محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے فراہم کی جانے والی سماجی امداد کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. المساعدات الشھریة: **ماہانہ امداد**

یہ امداد ایسے افراد کو فراہم کی جاتی ہے جن کی ضرورت مستقل اور مسلسل ہے، جیسے یتیم، بیوائیں، طلاق یافتہ عورتیں، کمزور، بوڑھے، بیماراور ایسے کمزور جو زمین پر کام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اس کے علاوہ قیدی اور ضرورت مند طلبہ وغیرہ۔ یہ تمام اس زمرے یا شق کے تحت آتے ہیں۔۔ محکمہ ان تمام مذکورہ افراد کے بارے میں معلومات اکھٹی کرتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے ۔بالخصوص خاندانوں تک امداد پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر2010ء کا ریکارڈ یہ ہے۔

خاندان	رقم	سال
1928	6249060	2010ء

306

2۔المساعدات المقطوعة: عارضی یا مخصوص امداد

اس قسم کی امداد ان خاندانوں کو فراہم کی جاتی ہے جن کی مدد کی ضرورت عارضی اور مخصوص ہے:

اس کی درج ذیل صورتیں ہیں: قتل کی صورت میں، کوئی مقروض ہو، ضرورت مند مسافر، سامان چوری ہو جائے یا آگ لگ جائے، علاج کی ضرورت ہو اور عارضی بحالی وغیرہ کی صورت میں یہ امداد دی جاتی ہے۔ محکمہ زکوٰۃ ان خاندانوں کا مکمل ریکارڈ رکھتا ہے یہ امداد انتظامیہ کی طرف سے فراہم کی جاتی اور سبسڈی کا فارمولا " آمدنی برابر ہے " کے طور پر سب کو یکساں امداد دی جاتی ہے۔[307]

3۔القرض الحسن: **قرض حسنہ**

محکمہ زکوٰۃ ضرورت مندوں اور کچھ خاندانوں کو حالات کی بہتری کے لیے اچھے قرضے فراہم کرتا ہے۔ محکمہ کی طرف سے یکمشت امداد تقسیم کی جاتی ہے اور نتائج مثبت آنے کی صورت میں درخواست گزار کو ایک اچھا قرض دیا جاتا ہے۔ قرض بغیر سود کے آسان ماہانہ اقساط میں ادا کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس قسم کی امداد کی حمایت نہیں کی جاتی ہے۔ یہ قرض صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو زیادہ مقروض ہیں، گھروں کی مرمت، علاج، سائنس

---

[306]: دور بيت الزكاة المصرى

[307]: ایضا

کے طلبہ اور ذاتی استعمال کے لیے قرضہ دیا جاتا ہے۔ محکمہ زکوۃ کو درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اچھے قرضے، خاص طور پر انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے جانچ پڑتال کر کے قرض دیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر 2012ء مستفید ہونے والے خاندانوں کی تعداد یہ ہے۔

مستفید خاندان کی تعداد	رقم	سال
1474	3678350	2012ء

308

یہ سماجی خدمات کی تین صورتیں یا اقسام ہیں ماہانہ امداد، عارضی یا مخصوص امداد اور قرض حسنہ، محکمہ زکوۃ ضرورتمندوں کی امداد کرتا ہے۔ اب زکوٰۃ اور دیگر عطیات سے کی جانے والی امداد کی تفصیل ذکر کی جارہی ہے:

"محکمہ زکوٰۃ ریسرچ آفس کے ذریعے ضرورت مند خاندانوں کے لیے امداد پہنچانے میں میں دلچسپی رکھتا ہے. معاشرے میں ضرورتمند افراد تک رسائی کے لیے پہلا کام علاقوں میں سول کمیٹیوں کے ذریعے کیا جاتا ہے اور اجتماعی طور پر معاشرے میں ضرورتمندوں کی امداد کی جاتی ہے۔

التبرعات العینیة: **قسم کے عطیات:**

محکمہ زکوٰۃ مخیر حضرات سے عطیات وصول کرتا ہے جیسے کپڑے، کھانے پینے کی چیزیں، فرنیچر، اوزار بجلی اور دیگر قسم کا سامان وغیرہ ان عطیات کی درجہ بندی کی جاتی ہے اور پھر ضرورت مندوں اور غریبوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔

ان عطیات سے مستفید ہونے والے خاندانوں کی فہرست یہ ہے۔

مستفید خاندان کی تعداد	رقم	سال
7681	2678021	2012ء
8567	2778122	2013ء
9533	29879234	2014ء

309

المشاریع الموسمیة :موسمی منصوبے

محکمہ زکوٰۃ کئی موسمی منصوبوں کا اہتمام کرتا ہے، جن میں سب سے اہم یہ ہیں:

---

[308]:دو ر بیت الزکاة المصری

[309]: خالدبن عبدالله،الحسيني : المصدر :إعدادالباحث اعتماداعلى تقارير بيت الزكاة المصري السنوية 2014ء

1. مشروع زكاةالفطر: زکوۃ الفطر کا منصوبہ

محکمہ زکوٰۃ زکوٰۃ الفطر (چاول، آٹا اور خشک دودھ) کی صورت میں اور نقد رقم کی صورت میں ہر سال رمضان کے مہینے میں زکوٰۃ کے خرچ کو معقول بنانے اور مستحقین کو دینے کے لیے جمع اور تقسیم کرتا ہے۔ سال 2014ء کے دوران 980 خاندانوں نے زکوٰۃ الفطر سے مستفید ہوئے جن کی رقم 52,690 کویتی دینار بنتی ہے۔[310]

مستفید خاندان کی تعداد	رقم	سال
980	52690	2014ء

مشروع ولائم الإفطار: افطار پراجیکٹ

ہر سال محکمہ زکوٰۃ ایک سال تک رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں افطار ضیافت کے منصوبے کا اہتمام کرتا ہے اور یہ منصوبہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے جواب میں آیا ہے: ﴿اور وہ کھانا کھلاتے ہیں، اس کی محبت سے، غریبوں اور یتیموں کو) اس منصوبے کی تاریخ پچاس اور ساٹھ کی دہائی سے ہے یہ "مسجدوں میں غریبوں اور مزدوروں کی مدد کے لیے کھانا فراہم کرتا ہے جو کام کرنے کے متحمل نہیں ہیں۔ "ناشتہ یا کھانا ناسازگار حالات کی وجہ سے کھانا بنانے سے قاصر ہیں۔[311]

مشروع كسوةاليتيم: یتیم کپڑوں کا منصوبہ

محکمہ زکوٰۃ خیراتی منصوبوں میں سے یتیموں کی بحالی پر کام کر رہا ہے، موسمی لباس کی ضروریات جیسے کپڑے، جوتے اور دیگر چیزیں پوری کرتا ہے۔[312]

مشروع الأضاحي: قربانی کا منصوبہ

محکمہ زکوٰۃ قربانی کے منصوبے کو منظم کرتا ہے اور مصر میں اس کی وصولی اور تقسیم کی نگرانی کرتا ہے۔ محکمہ ایک ثابت شدہ سنت اور ہمارے اسلامی مذہب کی ایک عظیم رسم کی تعمیل کرتے ہوئے قربانی کے جانوروں کو نکال کر مستحقین میں تقسیم کرنے اور ضرورت مندوں کو دینے کے عمل کو آسان بنانا ہے۔ زکوٰۃ ملازمین کی نگرانی میں گوشت کاٹنا، خصوصی تھیلوں میں رکھنا اور غریب خاندانوں میں تقسیم کرنے تک محکمہ مکمل نگرانی کرتا ہے۔[313]

د عم الهيئات والمؤسسات من خلال الصناديق المشتركة: میوچل فنڈز کے ذریعے اداروں اور اداروں کو سپورٹ کرنا

[310]: ایضا

[311]: عبدالقادر، ضاحي العجيل حفيضة خضراوي: دور بيت الزكاة المصرى

[312]: عبدالقادر، ضاحي العجيل حفيضة خضراوي: دور بيت الزكاة المصرى

[313]: ایضا

زکوٰۃ ہاؤس کا ایک گروپ قائم کر کے کمیونٹی کی خدمت کے لیے کچھ مقامی حکام کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ مستقل قواعد کے ذریعے اپنی خصوصی سرگرمیوں کو مکمل کرنے کے لیے مادی مدد فراہم کرنے کے لیے مشترکہ فنڈز جاری کرتا ہے۔ اس پر دونوں فریقین (محکمہ زکوٰۃ اور متعلقہ حکام) کا اتفاق ہے۔ محکمہ زکوٰۃ نے 11 بلدیاتی اداروں کی حمایت کی اور سال 2010ء میں ادراروں کے لیے مشترکہ فنڈز کا ایک گروپ قائم کیا جو معاشرے کے بہت سے گروہوں کو تعلیم، کسی کے خلاف ہونے والی ناانصافی کو اٹھانا، بیماروں اور قیدیوں کی دیکھ بھال وغیرہ کی مکمل نگرانی کرتے ہیں اور زکوٰۃ کے مستحقین اور دیگر لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ بالخصوص سماجی یکجہتی کی پالیسی کے ذریعے سب سے پہلے معاشرے کے تمام طبقات کے لیے زکوٰۃ کو بڑھانا ان کی ترجیحات میں شامل ہے۔[314]

اندرونی اور انفرادی اخراجات کے بعد بحث دوم میں بیرونی یا اجتماعی اخراجات کی وضاحت کی جارہی ہے۔

---

[314]: **إعدادالباحث اعتماداعلی تقارير بيت الزكاة المصرى** السنوية 2010ء

مبحث دوم :الإنفاق الخارجي :اجتماعی/بیرونی اخراجات

ذیل میں بیرونی یا اجتماعی اخراجات کی وضاحت کی جارہی ہے:

محکمہ زکوٰۃ ملک میں ترقی کے حصول میں شراکت کے طور پر ملک میں اور ملک سے باہر سرگرمیوں اور منصوبوں کو نافذ کرتا ہے۔ مسلم ممالک اور خاص طور پر غریب ممالک، سرکاری اداروں کے ساتھ تعاون کے ذریعے ضرورتمندوں کی امداد کی جاتی ہے۔ زکوٰۃ نجی طور پر غربت کے خاتمے اور اس کی شدت کو کم کرنے کے لیے کام کرتی ہے اور سب اہم منصوبوں میں زکوٰۃ کا کلیدی کردار ہے۔ جن میں اہم منصوبے یہ ہیں:

نائب المدير العام للخدمات الاجتماعیۃ(ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے اجتماعی خدمات)

اس کے تحت دو ادارے کام کرتے ہیں۔

(الف)ادارۃ النشاط الخارجی(ادارہ برائے بیرونی معاملات)

یہ ادارہ بیرونی سرگرمیوں، یتیموں کی کفالت اور اجتماعی خدمات سرانجام دیتا ہے۔

1 تعلیمی وظائف وغیرہ کا فنڈ اس کے پاس ہوتا ہے۔

2۔ یتیموں کی کفالت کے منصوبے

3۔ مختلف اجتماعی منصوبے

یہ تین شعبے اس ادارہ کے ذریعے کام کرتے ہیں۔

ادارۃ الخدمۃ الاجتماعیۃ(ادارہ برائے سوشل خدمات)

یہ ادارہ درج ذیل ڈیپارٹمنٹ کی سربراہی کرتا ہے۔

1 مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ ریسرچ سنٹر قائم ہیں جن کی نگرانی کرتا ہے۔

2۔ خودکار انکوائری کا شعبہ

3۔ مشترکہ فنڈ کا شعبہ[315]

یہ تین شعبے قائم ہیں جن کا انتظام یہی ادارہ کرتا ہے۔

---

[315]:إعدادالباحث اعتماداعلى تقاريربيت الزكاةالمصرىالسنوية 2010ء

ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے اجتماعی خدمات کے ماتحت دو ادارے ہیں "ادارہ برائے بیرونی معاملات اور ادارہ برائے اجتماعی خدمات" ان دو اداروں کی نگرانی "ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے اجتماعی خدمات" کرتا ہے۔

ادارة التطویر الاداری والتدریب (ادارہ برائے ترقی وتربیت)

اس ادارہ میں منظم سازی، ٹریننگ، ترقی اور ریسرچ کے شعبے ہیں جن میں مستحق افراد کو باقاعدہ ان کی استعداد کے مطابق معاشرے میں فعال بنایا جاتا ہے کہ وہ خود روزگار کمانے کے قابل ہو سکیں۔

1۔ تنظیم سازی کا شعبہ

2۔ ٹریننگ کا شعبہ

3۔ ریسرچ اور ترقی کا شعبہ[316]

ادارہ برائے ترقی وتربیت" میں یہ تین شعبے ہیں جو مستحق افراد کو معاشرے میں مکمل بحال کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

د ع مال ھیئات الاسلامیة وإقامةالمشاریع الخیریة: اسلامی تنظیم برائے تحفظ یا خیراتی

اسلامی تنظیم برائے تحفظ یا خیراتی یہ محکمہ زکوٰۃ کے ساتھ ملکر سکول، ہسپتال، مسافر خانوں اسی طرح کے دیگر اداروں کو امداد جاری کر کے تحفظ فراہم کرتی ہے اور معاشرے کے کم آمدنی والے افراد کو مکمل بحال کرنے میں مدد کرتی ہے۔

صندوق طالب العلم: اسٹوڈنٹ فنڈ

محکمہ زکوٰۃ تعلیم کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے اور نادار اور کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو باقاعدہ اسٹوڈنٹ سے مدد کی جاتی ہے۔

کافل الیتیم: . یتیم کی کفالت کرنے والا

اس منصوبے کو محکمہ زکوٰۃ کے اہم منصوبوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس کا مقصد غریبوں کے بیٹوں کے درمیان یکجہتی حاصل کرنا ہے۔ یتیموں کی ضروریات کو پورا کرنا اور ان کی مادی، تعلیمی، رہن سہن اور کام کی ضروریات کو بہتر بنانا، ان کو مسخ شدہ اور نقصان دہ خیالات سے بچانا وغیرہ۔ اس کے علاوہ محکمہ زکوٰۃ کے ذریعے اسلام کے مہذب چہرے کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے چاہے مقامی سطح پر ہو یا بیرونی سطح پر، کسی ملک کی طرف سے کی گئی عظیم کوششوں کے ذریعے مصری معاشرے کے تمام طبقات یا دیگر ممالک میں موجود اسلامی کمیونٹی پر مصر کے علاوہ، ترقی پذیر ممالک میں خیراتی اور ترقیاتی منصوبوں کی حمایت اور ان کے تعلقات کو مضبوط بنانے میں تعاون کرنا، بیرونی اخراجات کے ذریعے اسلامی ممالک اور عوام کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔[317]

---

[316]: ایضا

[317]: إعدادالباحث اعتماداعلی تقاریربیت الزکاةالمصریالسنویة ، ص/576

اندرونی / انفرادی اخراجات اور بیرونی واجتماعی اخراجات کے بعد اب بحث سوم میں زکوٰۃ کی تقسیم کے اہداف، خصوصیات اور وظیفہ کا طریقہ کار بیان کیا جارہا ہے:

مبحث سوم: اہداف و خصوصیات

اس بحث میں زکوٰۃ کی تقسیم کے اہداف، خصوصیات اور وظیفہ کا طریقہ کار بیان کیا جارہا ہے:

اہداف

1۔ ھدف وقائی (حفاظت کا ہدف)

غریبوں، ضرورت مندوں اور حاجتمندوں کی حفاظت کرنا، جہالت، محتاجی اور مرض کو دور کرنا اور فقراء کو اس قابل بنانا کے وہ معاشی لحاظ سے خود کفیل ہو جائیں۔

2۔ ھدف علاجی (علاج و معالجہ کا ہدف)

اس میں معذوروں اور محتاجوں کی انفرادی اور خاندان کے اعتبار سے امداد فراہم کرنا مقصد ہے اس میں وہ افراد شامل ہیں جو روزی کمانے سے عاری ،کام کرنے سے عاجز اور جسمانی اور ذہنی لحاظ سے معذور ہوں وغیرہ ان کی امداد کرنا، باقاعدہ انشورنس کرنا، مفت علاج اور مفت تعلیم جیسی سہولیات فراہم کرنا مقصد ہے۔[318]

خصوصیات

وہ افراد جو اس نظام کے تحت زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں درج ذیل ہی:

1۔الیتامیٰ: یتیم سے مراد جن کی عمر اٹھارہ سال سے زیادہ نہ ہو لڑکا ہو یا لڑکی۔

2۔جو کام کرنے سے عاجز ہوں بڑھاپے یا کسی اور معذوری کی وجہ سے عاجز ہوں۔ کام سے عاجز سے مراد جن کی عمر 60 سال سے تجاوز کر جائے اور مزید کام کرنے سے قاصر ہوں اور ایسے معذور افراد جو کلی طور پر معذور ہوں اور کمانے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں۔

3۔ایسی عورت جس کا کوئی کمانے والا نہ ہو اس سے مراد ایسی عورت ہے جس کی عمر اٹھارہ سال سے تجاوز کر جائے اور کوئی کمانے والا نہ ہو یعنی عورت غیر شادی شدہ ہو، مطلقہ یا بیوہ ہو اور اس کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔[319]

---

[318]: **نظام الزکاۃ والضمان الاجتماعی** ،وزارۃ المالی والاقتصادی الوطنی،بیت الزکاۃ ،ص/25

[319]: **نظام الزکاۃ والضمان الاجتماعی** ،وزارۃ المالی والاقتصادی الوطنی،بیت الزکاۃ ،ص/26

مصر میں زکوۃ کے مستقل مستحق افراد جیسے یتیم، کام کرنے سے عاجز اور ایسی عورت جس کا کوئی بھی کمانے والا نہ ہو ان کی مستقل طور پر زکوۃ فنڈ سے مدد کی جاتی ہے۔

وظیفہ کا طریقہ کار

انفرادی اور اجتماعی طور پر درج ذیل طریقہ سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔

1۔ "محکمہ زکوۃ طالب علموں اور مستحق افراد کو وظائف جاری کرتا ہے۔

2۔ مستحق افراد متعلقہ زکوۃ کمیٹی کو درخواست دیتے ہیں کہ وظائف جاری کیے جائیں محکمہ کے پاس ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔

3۔ یہ وظائف ہر تین ماہ بعد دیے جاتے ہیں۔

4 محکمہ زکوۃ درخواست دہندہ کو نوٹس جاری کرتا ہے کہ ہر تین ماہ بعد وظیفہ وصول کریں اور نہ ملنے کی صورت میں متعلقہ لوکل زکوۃ کمیٹی کو مطلع کریں۔

5۔ محکمہ زکوۃ مستحق افراد کو وظیفہ کارڈ جاری کرتا ہے اور ہر تین ماہ بعد اس کارڈ کے مطابق وظیفہ دیا جاتا ہے۔

6۔ مستحق افراد اپنے الفیصل بنک اور ناصر الاجتماعی بنک اور ان کی مختلف برانچز یا متعلقہ بنک سے وظیفہ کارڈ کے ذریعے امداد وصول کرتے ہیں۔[320]

المساعدات الاجتماعیۃ (اجتماعی امداد)

یہ ایک اجتماعی ادارہ ہے جہاں انفرادی طور پر امداد جاری کرتا ہے وہاں اجتماعی طور پر بھی امداد جاری کرتا ہے جس کا درج ذیل طریقہ ہے۔

1۔ ادارہ کی طرف سے مستحق افراد کو نقدی اور مخصوص اشیاء کی صورت میں امداد جاری کی جاتی ہے۔

2۔ ہنگامی حالات مثلاً آگ لگنے، قدرتی آفت یا مصیبت آجانے یا ایکسیڈنٹ وغیرہ کی صورت میں فوری مدد کی جاتی ہے۔

3۔ سخت ایمرجنسی کی صورت میں مستحق افراد سے وظیفہ کارڈ طلب نہیں کیا جاتا بلکہ فوری مدد کی جاتی ہے اور چند دن کے اندر وارث کوائف جمع کرواتا ہے۔

4۔ مستحق شخص اپنے شہر کے قریبی الفیصل بنک یا ناصر الاجتماعی بنک کی برانچ یا متعلقہ بنک سے وظیفہ کارڈ کے ذریعے امداد وصول کرتا ہے لیکن ہنگامی صورت میں شہر کے قریبی بنک سے مدد لی جاتی ہے اگر بنک قریب نہ ہو تو (مدیر الشرطی) پولیس ڈائریکٹر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ مصیبت زدہ افراد کے لیے بر وقت امدادی کاروائی کرے۔[321] پاکستان اور مصر میں تقسیم زکوۃ کا نظام ذکر کرنے کے بعد اب تیسری فصل میں دونوں کے نظام ہائے زکوۃ کا تجزیہ و تقابل کیا جارہا ہے:

---

[320]: **نظام الزکاۃ والضمان الاجتماعی**، وزارۃ المالی والاقتصادی الوطنی، بیت الزکاۃ، ص/26

[321]: ایضاً ص/ 28

فصل سوم: تجزیہ و تقابل

یہ فصل دو ابحاث پر مشتمل ہے پہلی بحث میں پاکستان اور میں رائج تقسیم زکوٰۃ کا تجزیہ و تقابل کیا جارہا ہے جبکہ دوسری بحث میں دونوں ممالک کے تجزیہ و تقابل کے اہم پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے عصر حاضر کے مطابق حل پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس پر عمل پیرا ہو کر پاکستان کے تقسیم زکوٰۃ کے نظام کو مزید فعال اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

مبحث اول: پاکستان اور مصر میں رائج تقسیم زکوٰۃ: تجزیہ و تقابل

دونوں ممالک کی تقسیم زکوٰۃ کا تجزیہ و تقابل اہم نکات کی صورت میں کیا جارہا ہے۔

پاکستان

- زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء (تاحال ترمیم شدہ) کی شق نمبر، 9 کے تحت مرکزی زکوٰۃ کونسل ہر مالی سال کے لیے زکوٰۃ بجٹ تیار کرنے اور مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے صوبائی زکوٰۃ فنڈ کو منظور شدہ طریقہ کے مطابق فنڈ تقسیم کرنے کی مجاز ہے لہذا پاکستان میں مختلف پروگراموں کے ذریعے تقسیم زکوٰۃ کا عمل جاری ہے۔
- تعلیمی وظائف (عمومی) سے مراد اسکالر شپس ہیں جو مستحق طلبہ کو مختلف شرح سے دی جاتی ہیں[322]
- تعلیمی وظائف (عمومی) کا مقصد معاشرے کے وہ مستحق طلبہ جو اپنی مفلسی اور ناداری کی وجہ سے تعلیم جاری رکھنے سے محروم ہیں وہ بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر معاشرے کے ساتھ چل سکیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل یہ فنڈ صوبوں کے درمیان آبادی کی بنیاد پر تقسیم کر کے صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں تقسیم کرتی ہے اور پھر ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو آبادی کی بنیاد پر منتقل کر دیا جاتا ہے یہ وظائف مختلف تعلیمی مدارج میں مختلف شرح سے متعین کر دیے گئے ہیں۔
- مستحق طلبہ وظائف کے حصول کے لئے سب سے پہلے اسکالر شپ کا فارم بھر کر اپنے ادارہ میں منظوری کے لیے جمع کرواتے ہیں پھر گاؤں یا وارڈ کی متعلقہ زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین سے اس پر استحقاق لیا جاتا ہے اس کے بعد اسکالر شپ کے فارمز ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے آفس بھیج دیے جاتے ہیں[323]

---

[322]: مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، **پاکستان میں نظام زکوٰۃ و عشر**، وزارت خزانہ، حکومت پاکستان، ص،8

[323]: Sidat Hyder Morshed Associates(pvt) Ltd,Management Consultants , ,**as is report**,page,,45

- یہ حقیقت ہے کہ گزشتہ تقریباً45سال تک لاکھوں مستحق طلبہ تعلیمی وظائف سے مستفید ہو رہے ہیں اوراس سے محروم طبقہ کا تعلیمی رجحان بھی بڑھتا ہے اور وہ مستحقین جو غربت و افلاس کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے اس مد سے ان کی کافی مدد کی جارہی ہے۔
- تعلیمی وظائف (فنی) تعلیم کے حصول کے لیے لاکھوں مستحق طلبہ پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کا یہ اقدام لائق تحسین ہے کہ اس پروگرام کے تحت لاکھوں مستحقین نہ صرف مستفید ہو رہے ہیں بلکہ معاشرے میں باوقار زندگی گزار رہے ہیں۔
- دینی مدارس میں مستحق طلبہ کو دینی علوم حاصل کرنے کے لیے وظائف دیے جاتے ہیں جس سے دینی تعلیم کو فروغ اور معاشرے میں علمائے دین کی ایک نسل تیار کرنے میں دینی مدارس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تعلیمی اداروں میں اس پروگرام کے تحت مستحق طلباء کو وظائف دینے میں زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔[324]
- مدارس کے طلبہ اسکالرشپس کے فارم بھر کر مدرسہ کے صدر مدرس کے پاس جمع کرواتے ہیں صدر مدرس استحقاق کے حصول کے لیے مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئر مین کے پاس بھیج دیتا ہے استحقاق سرٹیفکیٹ کے بعد فارم ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اور پھر منظوری کے بعد مستحق طلبہ کی ناموں کی لسٹ کے ساتھ صوبائی زکوٰۃ کونسل کو بھیجے جاتے ہیں صوبائی زکوٰۃ کونسل آخری منظوری کے بعد دوبارہ یہ فارم ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو بھیجتی ہے اور ضلعی زکوٰۃ کمیٹی مدارس کو وظائف کی مد میں فنڈ جاری کرتی ہے۔[325]
- قومی ادارے برائے صحت / ہسپتال سے مراد وہ ادارے یا ہسپتال ہیں جنہیں مرکزی زکوٰۃ کونسل براہ راست مستحقین کی مدد کے لیے مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے امداد جاری کرتی ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل جن اداروں یا ہسپتالوں میں براہ راست فنڈ جاری کرتی ہے یہ تقریباً پورے ملک میں موجود ہیں۔[326]
- مرکزی زکوٰۃ کونسل کا قومی ادارہ برائے صحت کو برائے راست فنڈ جاری کرنا بلاشبہ قابل ستائش عمل ہے اور اس سے لاکھوں مستحقین مستفید ہو رہے ہیں۔
- مریضوں کو طبی سہولیات حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے استحقاق سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے یہ فیصلہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے جہاں کا وہ مستقل رہائشی ہوتا ہے اوراگر مریض ضرورت کی بنیاد پر اپنی رہائش کسی دوسرے ضلع میں عارضی طور پر اختیار کر لے تو علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی بھی استحقاق دینے کی مجاز ہے۔[327]

---

[324] :**Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Education stipend(General) ,Annual, 2024-25
[325],: **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Education stipend(Deeni Madaris) ,Annual, 2024-25
[326]:" **Budget Allocation**، for 2008.9 in respect of National level Health Institution/Hospitals", P (1.5)
[327]:Ibid

- پاکستان میں مرکزی زکوٰۃ کونسل صحت کے صوبائی اداروں کے تحت ہر سال کروڑوں روپے مستحق مریضوں کی طبی سہولیات پر خرچ کر رہی ہے جس سے لاکھوں مریض اس فنڈ سے مستفید ہو رہے ہیں۔
- مرکزی و صوبائی زکوٰۃ و عشر کونسل کا جذام کے مریضوں کی دیکھ بھال اور ان کی بیماری کی روک تھام کے لیے اقدامات کرنا لائق تحسین ہے کیونکہ وہ مستحق مریض جو اس بیماری کے علاج سے محروم ہیں ان کی مدد کرنا ان کے فرائض میں شامل ہے۔
- محکمہ زکوٰہ و عشر کا مشہور معروف پروگرام گزارہ الاؤنس جو مستحقین کی بحالی میں اہم کردار اد کر رہا ہے اور تقریبا60 فیصد بجٹ اس کے لیے مختص کیا جاتا ہے جو انتہائی لائق تحسین ہے۔
- زکوٰۃ کے مستقل پروگراموں کے تحت گزارہ الائنس کی موجودہ ماہانہ شرح1500 روپے فی کس ہے۔ یہ مستحق فرد کی مستقل رہائش کے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے ذریعے ادا کی جاتی ہے۔2014ء سے گزارہ الاؤنس برانچ لیس بینکنگ کے طریقہ کار کے تحت ادا کیا جارہا ہے جو بائیو میٹرک سسٹم (بی وی سی) کی بدولت نسبتاً زیادہ تیز آسان اور شفاف ہے۔[328]
- مرکزی زکوٰۃ کونسل قدرتی آفات کی مد میں متاثرہ لوگوں کی امداد کے لیے کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے اور ہر سال تقریبا 200 ملین روپے مختص کیے جاتے ہیں تاکہ ہنگامی حالات کی صورت میں اس فنڈ کو استعمال میں لایا جاسکے ملک میں جب بھی کوئی ہنگامی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو مرکزی زکوٰۃ کونسل مستحقین کی بحالی کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے مطابق ہر سال انتظامی اخراجات کی مد کے لیے زکوٰۃ بجٹ کا10 فیصد حصہ مختص کیا جاتا ہے جس سے زکوٰۃ پیڈ ملازمین کی تنخواہیں، دیگر انتظامی اخراجات اور وصولی زکوٰۃ میں اضافہ کے لیے تشہیری مہم کے لیے فنڈ وغیرہ دیے جاتے ہیں۔[329]
- محکمہ زکوٰۃ و عشر خیبر پختونخواہ کا موجودہ اقدام لائق تحسین ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر کی طرف سے زکوٰۃ بجٹ میں منظور شدہ انتظامی اخراجات کے تحت15 فیصد تک کے فنڈز صوبائی زکوٰۃ فنڈ اور فلاحی عطیات فنڈ میں رکھنے کی اجازت ہو گی تاکہ زکوٰۃ کے عملے کی تنخواہیں، مقامی کمیٹی کے اضافی اخراجات اور مستحقینِ زکوٰۃ کو ادائیگی کے لین دین کے اخراجات کو پورا کیا جاسکے، یہ کہ زکوٰۃ و عشر کونسل کی جانب سے منظور شدہ ہو،" یہ بھی فراہم کیا جائے گا کہ اگر مالی سال کے دوران کسی ضلعی کمیٹی کے انتظامی اخراجات حکومت کی طرف سے پورے نہ کیے جائیں تو زکوٰۃ و عشر کونسل اپنے مخصوص دو فیصد تک اضافی فنڈز فراہم کر سکے گی؛ اس کے علاوہ، زکوٰۃ و عشر کے تحت یہ تمام خدمات جو کہ کسی ادارے کی طرف سے زبردستی وصول کی جاتی ہیں، وہ مفت فراہم کی جائیں گی، سوائے اس کے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر، عشر کی ادائیگی کے سلسلے میں کسی مخصوص خدمت کی ادائیگی کی اجازت

[328] : **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Guzara Allowence,Annual, 2024-25

[329]: **99ویں اجلاس کی رپورٹ**، زکوٰۃ بجٹ برائے سال10-2009ء، ص/163

دے۔ مزید یہ کہ، زکوٰۃ و عشر کونسل کے چیئرمین اور رضاکار ممبران کو حکومت کے خزانے سے اجلاس میں شرکت کرنے کے لیے BPS-20 اور BPS-19 کے برابر TA,DA حاصل کرنے کا حق ہوگا"[330]

- مرکزی زکوٰۃ کونسل کا زکوٰۃ کی وصولی بڑھانے کے لیے تشہیری مہم کا آغاز کرنا انتہائی اہم قدم ہے اس سے لوگوں کو نہ صرف نظام زکوٰۃ سے آگاہی حاصل ہوگی بلکہ لوگوں کے دلوں میں زکوٰۃ دینے کا جذبہ بھی پیدا ہوگا اور اس طرح زکوٰۃ فنڈ میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔
- مرکزی زکوٰۃ و عشر کونسل غیر شادی شدہ خواتین کو بطور جہیز مدد کرتی ہے وہ مستحق خواتین جن کی شادیاں محض غربت کی وجہ سے رکی ہوتی ہیں وہ اس امداد سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ کوئی بھی غریب، ضرورتمند، اور حقدار عورت یا اس کے والدین / سربراہ میرج گرانٹ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ امداد کی حالیہ رقم 25000 روپے ہے۔[331] مستحق فرد شادی کے لیے امداد کی درخواست مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو جمع کرا سکتا ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹی استحقاق کا تعین کرنے کے بعد درخواست ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو بھیجے گی جو طریقہ کار کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی کو فنڈز کا اجراء کرتی ہے۔ فنڈز کی ادائیگی برانچ لیس بینکنگ کے ذریعے کی جاتی ہے۔[332]
- محکمہ زکوٰۃ و عشر پنجاب نے انتہائی اہم قدم اٹھایا ہے کہ تالیف قلب کے طور پر نو مسلم کو اسلام قبول کرنے پر گرانٹ دی جاتی ہے۔ محکمہ زکوٰۃ و عشر نے تین اضلاع یعنی لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر تالیف قلب سکیم شروع کی ہے۔ اسکیم کے تحت ایک نو مسلم اپنے اسلام قبول کرنے کے ایک سال کے اندر اس گرانٹ کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔[333]

مصر

الإنفاق المحلي: اندرونی / انفرادی اخراجات محکمہ زکوٰۃ کے ذریعے قیدیوں، طلبہ اور مسافروں کی مدد کی جاتی ہے۔ مصر کے اندر خیراتی کاموں کے شعبوں میں باقاعدہ فیلڈ اسٹڈیز کی جاتی ہیں۔ محکمہ زکوٰۃ امداد کے طور پر جمع کی گئیں درخواستوں کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کے استحقاق کی حد کا پتہ لگاتا ہے۔[334]

---

[330]:**The Kheber Pakhtukhawa Zakat and Ushar(Amendment) ACT 2024**, The Kheber Pakhtukhawa,act No.VIII of 2024.

[331] : **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Marriage Assistance,Annual, 2024-25

[332] Ibid

[333] : **Zakat & Ushr Departmen,** Government of The Punjab,Talif-e-Qalab ,Annual, 2024-25

[334]:**دوربیت الزکاۃ المصری**

- المساعدات الشهرية: ماہانہ امداد یہ امداد ایسے افراد کو فراہم کی جاتی ہے جن کی ضرورت مستقل اور مسلسل ہے، جیسے یتیم، بیوائیں، طلاق یافتہ عورتیں، کمزور، بوڑھے، بیمار اور ایسے کمزور جو زمین پر کام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اس کے علاوہ قیدی اور ضرورت مند طلبہ وغیرہ۔[335]
- المساعدات المقطوعة: عارضی یا مخصوص امداد اس قسم کی امداد ان خاندانوں کو فراہم کی جاتی ہے جن کی مدد کی ضرورت عارضی اور مخصوص ہے۔ مثلاً قتل کی صورت میں، کوئی مقروض ہو، ضرورت مند مسافر، سامان چوری ہو جائے یا آگ لگ جائے، علاج کی ضرورت ہو اور عارضی بحالی وغیرہ کی صورت میں یہ امداد دی جاتی ہے۔
- القرض الحسن: قرض حسنہ محکمہ زکوٰۃ ضرورت مندوں اور کچھ خاندانوں کو حالات کی بہتری کے لیے اچھے قرضے فراہم کرتا ہے۔ محکمہ کی طرف سے یکمشت امداد تقسیم کی جاتی ہے اور نتائج مثبت آنے کی صورت میں درخواست گزار کو ایک اچھا قرض دیا جاتا ہے۔ قرض بغیر سود کے آسان ماہانہ اقساط میں ادا کیا جاتا ہے۔ یہ سماجی خدمات کی تین صورتیں یا اقسام ہیں ماہانہ امداد، عارضی یا مخصوص امداد اور قرض حسنہ، محکمہ زکوٰۃ ضرورتمندوں کی امداد کرتا ہے۔
- الإنفاق الخارجي: اجتماعی / بیرونی اخراجات محکمہ زکوٰۃ ملک میں ترقی کے حصول میں شراکت کے طور پر ملک میں اور ملک سے باہر سرگرمیوں اور منصوبوں کو نافذ کرتا ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے اجتماعی خدمات کے ماتحت دو ادارے ہیں "ادارہ برائے بیرونی معاملات اور ادارہ برائے اجتماعی خدمات" ان دو اداروں کی نگرانی "ڈپٹی دائریکٹر جنرل برائے اجتماعی خدمات" کرتا ہے۔
- ادارة التطویر الاداری والتدریب (ادارہ برائے ترقی و تربیت) اس ادارہ میں منظم سازی، ٹریننگ، ترقی اور ریسرچ کے شعبے ہیں جن میں مستحق افراد کو باقاعدہ ان کی استعداد کے مطابق معاشرے میں فعال بنایا جاتا ہے کہ وہ خود روزگار کمانے کے قابل ہو سکیں۔
- دع مال هيئات الاسلامية وإقامة المشاريع الخيرية: اسلامی تنظیم برائے تحفظ یا خیراتیا سلامی تنظیم برائے تحفظ یا خیراتی یہ محکمہ زکوٰۃ کے ساتھ ملکر سکول، ہسپتال، مسافر خانوں اسی طرح کے دیگر اداروں کو امداد جاری کر کے تحفظ فرہم کرتی ہے اور معاشرے کے کم آمدنی والے افراد کو مکمل بحال کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- صندوق طالب العلم: اسٹوڈنٹ فنڈ محکمہ زکوٰۃ تعلیم کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے اور نادار اور کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو باقاعدہ اسٹوڈنٹ سے مدد کی جاتی ہے۔
- كافل اليتيم:۔ یتیم کی کفالت کرنے والا اس منصوبے کو محکمہ زکوٰۃ کے اہم منصوبوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس کا مقصد غریبوں کے بیٹوں کے درمیان یکجہتی حاصل کرنا ہے۔

---

[335]: ایضا

- ھدف وقائی (حفاظت کا ہدف) غریبوں، ضرورت مندوں اور حاجتمندوں کی حفاظت کرنا، جہالت، محتاجی اور مرض کو دور کرنا اور فقراء کو اس قابل بنانا کے وہ معاشی لحاظ سے خود کفیل ہو جائیں۔
- ھدف علاجی (علاج و معالجہ کا ہدف) اس میں معذوروں اور محتاجوں کی انفرادی اور خاندان کے اعتبار سے امداد فراہم کرنا مقصد ہے اس میں وہ افراد شامل ہیں جو روزی کمانے سے عاری، کام کرنے سے عاجز اور جسمانی اور ذہنی لحاظ سے معذور ہوں وغیرہ ان کی امداد کرنا، باقاعدہ انشورنس کرنا، مفت علاج اور مفت تعلیم جیسی سہولیات فراہم کرنا مقصد ہے۔[336]
- مصر میں زکوٰۃ کے مستقل مستحق افراد جیسے یتیم، کام کرنے سے عاجز اور ایسی عورت جس کا کوئی بھی کمانے والا نہ ہو ان کی مستقل طور پر زکوٰۃ فنڈ سے مدد کی جاتی ہے۔
- مستحق افراد متعلقہ زکوٰۃ کمیٹی کو درخواست دیتے ہیں کہ وظائف جاری کیے جائیں محکمہ کے پاس ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ یہ وظائف ہر تین ماہ بعد دیے جاتے ہیں۔
- المساعدات الاجتماعیۃ (اجتماعی امداد) مستحق شخص اپنے شہر کے قریبی الفیصل بنک یا ناصر الاجتماعی بنک کی برانچ یا متعلقہ بنک سے وظیفہ کارڈ کے ذریعے امداد وصول کرتا ہے لیکن ہنگامی صورت میں شہر کے قریبی بنک سے مدد لی جاتی ہے اگر بنک قریب نہ ہو تو (**مدیر الشرطی**)[337] پولیس ڈائریکٹر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ مصیبت زدہ افراد کے لیے بروقت امدادی کاروائی کرے۔[338]
- مشروع ولائمال إفطار: افطار پراجیکٹ ہر سال محکمہ زکوٰۃ ایک سال تک رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں افطار ضیافت کے منصوبے کا اہتمام کرتا ہے۔ یہ کام محکمہ زکوٰۃ کا نہیں ہے۔
- مشروع الأضاحي: قربانی کا منصوبہ محکمہ زکوٰۃ قربانی کے گوشت کا بندوبست کرتا ہے اور تقسیم کرتا ہے۔ یہ کام محکمہ زکوٰۃ کا نہیں ہے
- ادارہ کی طرف سے مستحق افراد کو نقدی اور مخصوص اشیاء کی صورت میں امداد جاری کی جاتی ہے لیکن بعض اوقات بہت تاخیر ہو جاتی ہے۔
- مصر میں تقسیم کے مسائل محکمہ زکوٰۃ کے ذریعے زکوٰۃ جمع کرنے، رقم بھیجنے اور پھر وزارت سماجی امور کی سوشل انشورنس ایجنسی کو بھیجنے کی غیر ضروری بیوروکریسی سے پیدا ہوتے ہیں۔
- محکمہ ملازمین اپنی تنخواہیں سول سروس کی وزارت سے وصول کرتے ہیں اور اکثر زکوٰۃ کی رقم وصول نہیں کرتے جیسا کہ قرآن میں بتایا گیا ہے۔ یہ نقصان دہ ہے کیونکہ اگر ملازمین کو جمع کی گئی زکوٰۃ کی بنیاد پر ادائیگی کی جاتی ہے تو انہیں زکوٰۃ کو مؤثر طریقے سے جمع کرنے کے لیے زیادہ ترغیب ملتی ہے۔

---

[336]: **نظام الزكاة والضمان الاجتماعی**، وزارة المالية والاقتصاد الوطني، بيت الزكاة، ص/25

[337]: محکمہ پولیس کی طرف سے منتخب کیا گیا سربراہ یا ڈائریکٹر

[338]: **نظام الزكاة والضمان الاجتماعی فی المملكة العربية**، وزارة المالية والاقتصاد ى الوطنى، مصلحة الزكاة، ص/28،

- مستحق افراد متعلقہ زکوٰۃ کمیٹی کو درخواست دیتے ہیں کہ وظائف جاری کیے جائیں محکمہ کے پاس ریکارڈ موجود ہوتا ہے لیکن بعض اوقات محکمہ سستی کا مظاہرہ کرتا ہے جس سے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
- صندوق طالب العلم: اسٹوڈنٹ فنڈ محکمہ زکوٰۃ تعلیم کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے اور نادار اور کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو باقاعدہ اسٹوڈنٹ سے مدد کی جاتی ہے لیکن یہ فنڈ ایک یا دو دفعہ دیا جاتا ہے یا متعلقہ طالب علم کو نہیں دیا جاتا یا بہت کم ہوتا ہے جس سے طالب علم کے تعلیمی اخراجات پورے نہیں ہوتے جس سے اس کی تعلیم ادھوری رہ جاتی ہے۔

پاکستان اور مصر کے چند اہم پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے تقسیم زکوٰۃ میں کچھ مشترکہ امور سامنے آئے جیسے تعلیم، صحت، سماجی بہبود وغیرہ میں مستحقین زکوٰۃ کو اولین ترجیح دینا، زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے تقسیم کے مراحل پورے کرنا اور مختلف ٹریننگ سنٹرز کا قیام جن سے بے روزگاروں کا مستفید ہونا وغیرہ اسی طرح چند مختلف امور سامنے آئے ہیں جیسے مستقل اور دائمی عاجز جیسے یتیم، بیوہ، معذور، ایسے بوڑھے افراد جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو اور ایسی عورت جس کی عمر اٹھارہ سال سے زائد ہو اور اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو ایسے افراد کی وظیفہ کارڈ کے ذریعے امداد جاری کرنا، مستحق خاندان کا ریکارڈ رکھنا اور ان کی ضرورت کے مطابق امداد جاری کرنا اور شعبہ جانچ پڑتال کے ذریعے مستحقین کو تکلیف دیے بغیر فوری عمل درآمد کروانا وغیرہ اسی طرح پاکستانی نظام زکوٰۃ میں چند نمایاں خامیاں موجود ہیں جیسے تعلیم وصحت کے لیے وظائف کی کمی، ضرورت سے انتہائی کم رقم تقسیم کرنا، تقسیم کے مراحل میں اقرباء پروری، سیاسی اثر ورسوخ، زکوٰۃ کے مال میں سود کی ملاوٹ، زکوٰۃ فنڈز میں تاخیر، بنکوں کا سال پورا نہ ہونے پر زکوٰۃ کٹوتی کی شکایات وغیرہ ان تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے بحث دوم میں پاکستان اور مصر میں رائج تقسیم زکوٰۃ کی عصری تطبیق کرتے ہوئے ممکنہ حل پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس سے پاکستان میں تقسیم زکوٰۃ کے نظام کو مزید فعال اور موثر بنایا جاسکتا ہے۔

مبحث دوم: دونوں ممالک کی عصری تطبیق

اس بحث میں پاکستان اور مصر میں رائج تقسیم زکوٰۃ کا تجزیہ و تقابل سے جو اہم پہلو سامنے آئے ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے دونوں ممالک کی عصری تطبیق کرتے ہوئے حل پیش کیا جارہا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر پاکستان میں تقسیم زکوٰۃ کے نظام کو مزید فعال اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

مصر

- مصری نظام زکوٰۃ میں سے ہر سال محرم الحرام کے مہینے زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے اور تقسیم کے حوالے سے انفرادی واجتماعی خدمات سرانجام دی جاتی ہیں انفرادی طور پر یتیموں، معذوروں اور ایسی عورت جس کا کوئی کمانے والا نہ ہو مدد کی جاتی ہے اور اجتماعی طور پر ہر مناسب اقدامات کیے جاتے ہیں، ضرورت مندوں کو معاشرے میں بحال کرنے کے لیے یکمشت امداد دی جاتی ہے بالخصوص ہنگامی صورت میں بروقت مدد کی جاتی ہے جو انتہائی مفید اور کوش آئند ہے۔
- مشروع ولائم الإفطار: افطار پراجیکٹ ہر سال محکمہ زکوٰۃ ایک سال تک رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں افطار ضیافت کے منصوبے کا اہتمام کرتا ہے۔ اسی طرح مشروع الأضاحي: قربانی کا منصوبہ محکمہ زکوٰۃ قربانی کے گوشت کا بندوبست کرتا ہے اور تقسیم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ زکوٰۃ دیگر عطیات و تحائف وغیرہ بھی وصول کرتا ہے جس سے بعض اوقات زکوٰۃ فنڈز کے ساتھ دیگر فنڈز بھی یکجا ہو جاتے ہیں ان کو الگ الگ رکھنا چاہیے تاکہ زکوٰۃ فنڈز سے مستحقین زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔
- ادارہ کی طرف سے مستحق افراد کو نقدی اور مخصوص اشیاء کی صورت میں امداد جاری کی جاتی ہے لیکن بعض اوقات بہت تاخیر ہو جاتی ہے۔ تقسیم کے مسائل محکمہ زکوٰۃ کے ذریعے زکوٰۃ جمع کرنے، رقم بھیجنے سے چند مسائل پیدا ہوتے ہیں ان مسائل کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔
- محکمہ ملازمین اپنی تنخواہیں سول سروس کی وزارت سے وصول کرتے ہیں اور اکثر زکوٰۃ کی رقم وصول نہیں کرتے حالانکہ مصارف زکوٰۃ میں العاملین علیھا سے مراد زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے مراد ہیں۔ قرآن مجید کے ان آٹھ مصرف زکوٰۃ میں سے صرف یہی ایک مصرف ہے جس میں فقر و احتیاج شرط نہیں ہے باقی تمام مصارف میں علماء و فقہاء کے معمولی اختلاف پر فقر و احتیاج شرط ہے۔ اس لیے عاملین زکوٰۃ کو محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے تنخواہ لینا ضرورہ ہے تاکہ وہ محنت، شوق اور لگن سے زکوٰۃ وصولی و تقسیم کے مراحل سرانجام دیں۔

عصر حاضر کے مطابق پاکستان میں تقسیم زکوٰۃ سے متعلق مجوزہ عملی خاکہ

پاکستان اور مصر میں رائج تقسیم زکوٰۃ کے مشترکات، مختلفات، خوبیوں اور خامیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عصر حاضر کے مطابق پاکستان میں رائج تقسیم زکوٰۃ کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں پاکستانی تقسیم زکوٰۃ سے متعلق مناسب حل نکات کی صورت میں دیا جارہا ہے:

- محکمہ زکوٰۃ وعشر کی طرف سے مستحق طلبہ کو تعلیمی وظائف دیے جاتے ہیں، گزشتہ کئی سالوں سے لاکھوں مستحق طلبہ تعلیمی وظائف سے مستفید ہو رہے ہیں اوراس سے محروم طبقہ کا تعلیمی رجحان بھی بڑھتا ہے اور وہ مستحقین جو غربت و

افلاس کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے اس مد سے ان کی کافی مدد بھی کی جارہی ہے۔ لیکن ایک وجہ یہ ہے کہ تعلیمی وظائف عمومی وفنی کی مد میں اور دینی مدارس میں دی جانے والی رقم انتہائی کم ہے. موجودہ دور میں اس رقم سے تعلیمی ضروریات کو پورا نہیں کیا جاسکتالہذا مستحق طلبہ کی فیس، کتب نیز تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھ کر رقم میں اضافہ کیا جائے اور دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ وظائف بعض اوقات اتنی تاخیر سے دیے جاتے ہیں کہ طلبہ درسگاہ سے اپنی تعلیم مکمل کر کے جاچکے ہوتے ہیں۔لہذا اس کا بہترین اور مناسب حل یہ ہے کہ طلبہ کی ہر یونین کونسل لیول پر(شہروں میں وارڈ کی صورت میں) ایک فہرست بنائی جائے اور جو سب سے زیادہ مستحق ہو اور میرٹ کے لحاظ سے بھی بہتر ہو اس کے مکمل تعلیمی اخراجات اٹھائے جائیں۔ ہر سال اسی طرح ہر یونین کونسل سے میرٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے سلسلہ جاری رکھا جائے تو نتائج مثبت آسکتے ہیں۔

- محکمہ زکوٰۃ وعشر کا صحت کے قومی وصوبائی اداروں میں تقسیم زکوٰۃ ایک اچھا اقدام ہے لیکن محکمہ کی طرف سے دیے جانے والے فنڈ سے بہت سے مستحقین فنڈ سے محروم بھی رہتے ہیں حتٰی کے جان کی بازی ہار جاتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ملک میں غربت زیادہ ہے اور یہ فنڈ ناکافی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ جس کا اثرورسوخ ہوتا ہے وہی سفارش کے ذریعے فنڈ وصول کرتا ہے جس بنا پر اصل مستحقین محروم رہ جاتے ہیں۔ ایمرجنسی کی صورت میں اگر مریض مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق سرٹیفیکیٹ حاصل نہ کر سکے تو ہسپتال کی ویلفیئر کمیٹی مریض کے رشتہ داروں کی گارنٹی پر استحقاق سرٹیفکیٹ دینے کا اختیار رکھتی ہے مگر بعض اوقات کمیٹی مریض کو فنڈ دینے میں بہت تاخیر کر دیتی ہے جس سے اکثر مریض مایوس ہو جاتے ہیں ایک اخباری رپورٹ کے مطابق:

زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے چیئرمین نے مقامی لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کے ہمراہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا اچانک دورہ کیا جس پر معلوم ہوا کہ میڈیکل سوشل ویلفیئر آفیسر مسلسل غیر حاضر ہے جسکی وجہ سے غریب مستحق افراد کے فنڈ کی 3لاکھ روپے کی گزشتہ قسط استعمال نہ ہو سکی جس پر چیئرمین نے نوٹس لیا۔[339]

اس کا بہترین حل یہ ہے کہ مستحق افراد کا مقامی سطح پر اندراج باقاعدہ موجود ہوتا ہے عصر حاضر کے مطابق نادرا آفس سے مدد لیتے ہوئے مستحق افراد کا اندراج کمپیوٹرائز شناختی کارڈ نمبر / بے فارم کی صورت میں کیا جائے اور شعبہ جانچ پڑتال ہسپتال کی ویلفیئر کمیٹی سے مدد لیتے ہوئے مریض کو ہر طرح کی طبی فوری امداد جاری کرے تاکہ مریض مزید تکلیف سے محفوظ رہے۔

[339]: **روزنامہ، اردو پوائنٹ**، جنوری26۔2016ء

- محکمہ زکوٰۃ و عشر کا مستحق بچیوں کو شادی کے لیے جہیز فنڈ دینا انتہائی احسن اقدام ہے جس سے کئی مجبور افراد اس مد سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں، لیکن موجودہ دور میں یہ رقم انتہائی کم ہے لہذا اس رقم میں اضافہ کی ضرورت ہے یا محکمہ زکوٰۃ و عشر اشیاء ضروریہ بطور جہیز بھی خرید کر دے سکتا ہے تاکہ مستحق بچیوں کی اصل ضرورت پوری ہو سکے۔ اس پروگرام کی دوسری بڑی خرابی اقربا پروری ہے کمیٹی کے ممبران یہ فنڈ اپنے رشتہ داروں، دوستوں وغیرہ کی نظر کر دیتے ہیں جس سے اصل مستحقین محروم رہتے ہیں۔
- انتظامی اخراجات کی مد میں تقسیم زکوٰۃ کے حوالے سے دیکھا جائے تو مرکزی زکوٰۃ کونسل کی طرف سے ہر سال تقریبا 10 فیصد حصہ مختص کیا جاتا ہے اور اسی طرح اب خیبر پختونخواہ زکوٰۃ و عشر کونسل نے زکوٰۃ ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ 10 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دیا ہے۔ وقت کی ضرورت کے پیش نظر یہ اضافہ خوش آئند ہے زکوٰۃ کمیٹیوں میں کام کرنے والے ملازمین کو اگر بروقت اور مناسب تنخواہ دی جائے تو اس طرح وہ کام میں کوتاہی نہیں کریں گے اور محکمہ زکوٰۃ و عشر مزید مستحکم ہو گا۔ اسی طرح وصولی زکوٰۃ میں اضافہ کے لیے تشہیری مہم چلانے کے لیے فنڈ کے طور پر مرکزی زکوٰۃ کونسل امداد جاری کرتی ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کا زکوٰۃ کی وصولی بڑھانے کے لیے تشہیری مہم کا آغاز کرنا انتہائی اہم قدم ہے اس سے لوگوں کو نہ صرف نظام زکوٰۃ سے آگاہی حاصل ہو گی بلکہ لوگوں کے دلوں میں زکوٰۃ دینے کا جذبہ بھی پیدا ہو گا اور اس طرح زکوٰۃ فنڈ میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔
- تشہیری مہم کے نظام کو ایسا صاف و شفاف طریقے سے پیش کیا جائے کہ لوگوں کا اعتماد بحال ہو سکے تشہیری مہم کا یہ سلسلہ صرف رمضان کے قریب محدود بنیادوں پر شروع ہوتا ہے اس مہم کو وسعت دینے کی ضرورت ہے تشہیری مہم کو کامیاب بنانے کے لیے ایک طریقہ یہ ہے کہ ایک سروے کیا جائے جس میں سوالنامہ کے ذریعے لوگوں سے پوچھا جائے کہ وہ نظام زکوٰۃ کے بارے میں کیا جانتے ہیں اور مرکزی و صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے کس حد تک مطمئن ہیں اور اسی طرح لوگوں سے انٹرویو بھی لیے جاسکتے ہیں اس طرح نظام زکوٰۃ میں پائی جانے والی خوبیوں اور خامیوں سے آگاہی حاصل ہو گی اور لوگوں کا اعتماد بھی بحال ہو گا، لہذا اس کا بہترین حل یہ ہے کہ شعبہ ذرائع ابلاغ قائم کیا جائے جو زکوٰۃ سے متعلقہ تمام امور کی تشہیر کرے۔
- محکمہ زکوٰۃ و عشر کا تالیف قلب کے طور پر نو مسلم کو اسلام قبول کرنے پر اعزازی گرانٹ دینا عصر حاضر کے مطابق انتہائی مثبت پیش رفت ہے۔ اسی تسلسل کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے اسلامی ملک میں موجود غیر مسلم اقلیت اور دوسرے ممالک میں غیر مسلم کو اسلام کی تائید اور تقویت کے لیے تالیف قلب کی مد سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جیسا کہ یوسف القرضاوی نے تالیف قلب پر مختلف آراء ذکر کی ہیں اور آخر میں خلاصہ کے طور پر ذکر کیا ہے کہ:

"چونکہ مؤلفۃ القلوب کا حکم باقی ہے اور انھیں زکوٰۃ سے حصہ دینے کا حکم قطعی موجود ہے امام طبری نے لکھا ہے کہ در حقیقت اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ میں دو حکمتیں رکھی ہیں پہلی حکمت تو یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں کی بھوک کا مداوا ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ اس سے اسلام کو تقویت اور تائید حاصل ہوتی ہے اور جو مد اسلام کی تائید اور تقویت کے لیے ہو وہ غنی اور فقیر دونوں کو شامل ہے اس لیے کہ اسے ضرورت کے لیے نہیں دیا جاتا بلکہ اعانت اسلام کے لیے دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے خرچ کیا جاتا ہے کہ جہاد میں بھی غنی اور فقیر کا کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ان کو جہاد کے لیے دیا جاتا ہے نہ تنگ دستی دور کرنے کے لیے، اسی طرح مؤلفۃ القلوب میں بھی غنی اور فقیر کا کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ وہ غنی بھی ہوں تب بھی انھیں دیا جاسکتا ہے تاکہ وہ اسلام کی جانب مائل ہوں اور پھر اسلام قبول کر کے ثابت قدم ہو جائیں اور اس طرح اسلام کو تقویت اور تائید حاصل ہو۔"[340]

- گزارہ الاؤنس کے پروگرام میں بد عنوانی اور بد نظمی بہت زیادہ پائی جاتی ہے جس کا اعتراف چیئر مین زکوٰۃ کمیٹی نے بھی کیا ہے اور آئے روز اس کا مشاہدہ بھی کیا جا سکتا ہے متعلقہ زکوٰۃ کمیٹی کے ممبران اکثر یہ رقم اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کی نظر کر دیتے ہیں اور اصل مستحق لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ رقم بہت تاخیر سے دی جاتی ہے نادار اور مستحق افراد متعلقہ ضلع کے آفس میں آئے روز چکر لگاتے پھرتے ہیں اور آخر کار تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں اور سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ سیاسی لیڈر اپنی متعلقہ پارٹی کے ممبران کو ہی نوازتے ہیں اور اکثر الیکشن کے قریب تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم میں تاخیر اور بے قاعدگیوں کے اسباب و محرکات

گزارہ الاؤنس مرکزی زکوٰۃ کونسل ممبران کا انتخاب کرتے وقت اس بات کا خصوصی خیال رکھے کہ منتخب شدہ ممبران نیک، راست باز، امانتدار اور غیر جانبدار ہوں اور ساتھ ساتھ باقاعدہ خفیہ طور پر مانیٹرنگ کی جائے اور اس میں پائی جانے والی بے قاعدگیوں کو دور کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کی جائے۔ کیونکہ زکوٰۃ فنڈ میں کئی طرح کی بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق:

پاکستان کے آڈیٹر جنرل نے زکوٰۃ کے فنڈز میں اربوں روپے کی بے قاعدگیوں کا انکشاف کیا ہے۔ یہ انکشاف آڈیٹر جنرل کی جانب سے سپریم کورٹ میں جمع کرائی گئی رپورٹ میں کیا گیا، جو سنہ 2018-19 کے مالی سال کے دوران ہونے والی بے ضابطگیوں کے بارے میں تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آڈیٹر جنرل کی طرف سے زکوٰۃ کے محکمہ کا آڈٹ سنہ 1986ء سے جاری ہے، اور اس وقت سے لے کر اب تک مختلف سطحوں پر زکوٰۃ کونسلز کا آڈٹ کیا گیا ہے۔

رپورٹ میں ذکر کیا گیا کہ سنہ 2018-19 کے لیے 38 کروڑ روپے رکھے گئے تھے، اور اس میں سے 96 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم کا آڈٹ کیا گیا۔ اس آڈٹ میں سے 57 کروڑ روپے سے زائد کی بے ضابطگیاں پائی گئیں، جو کہ آڈٹ کی گئی رقم کا 60 فیصد بنتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ وفاقی

[340]: فقہ الزکوٰۃ، ج،3، ص،90

حکومت کی جانب سے زکوٰۃ فنڈز سے نکالی جانے والی رقم 18 ویں آئینی ترمیم کے بعد 93 فیصد صوبوں کو منتقل ہو جاتی ہے، جبکہ 7 فیصد وفاق کے پاس رہتا ہے۔

اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ 18 ویں آئینی ترمیم کے بعد سب سے زیادہ بے قاعدگیاں صوبہ پنجاب اور سندھ میں پائی گئیں، جہاں مجموعی طور پر 57 کروڑ روپے کی بے ضابطگیاں ہوئیں۔ پنجاب میں سب سے زیادہ 24 کروڑ روپے کی بے قاعدگیاں پائی گئیں، جبکہ سندھ میں 18 کروڑ روپے سے زیادہ کی بے ضابطگیاں ہوئیں۔ خیبر پختونخوا میں بھی تین کروڑ روپے کی بے قاعدگیاں سامنے آئیں، تاہم بلوچستان میں زکوٰۃ فنڈز میں ایک کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم موجود تھی، جو مستحقین میں تقسیم نہیں کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق، صوبوں کو زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرنے کا ذمہ دار ادارہ ہے تاکہ غربت کی سطح کو کم کیا جا سکے، لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ خیبر پختونخوا میں صحت کے شعبے میں ادویات کی خریداری کے حوالے سے بھی بے قاعدگیاں سامنے آئیں، اور رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی کہ صحت کارڈ کے اجرا کے بعد زکوٰۃ فنڈ پر اضافی بوجھ ڈالا گیا۔ اس کے علاوہ، رپورٹ میں کہا گیا کہ زکوٰۃ فنڈز کو مستحقین تک پہنچانے میں مشکلات پیش آئیں کیونکہ متعلقہ حکام کی مدد مکمل ہو چکی تھی اور نئی تقرریاں نہیں کی گئیں۔ اس رپورٹ کے نتیجے میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ کے نظام میں اصلاحات کی جائیں تاکہ یہ رقم مستحقین تک شفاف طریقے سے پہنچ سکے "[341]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم میں کئی بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں اور فنڈز کی تقسیم میں تاخیر بھی کی جاتی ہے جو اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔ لہذا اس کا حل یہ ہے کہ زکوٰۃ وصولی و تقسیم مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرے اور اپنے مکمل اختیارات استعمال کرتے ہوئے لوگوں کے مسائل کا حل یقینی بنایا جائے۔

زکوٰۃ کی تقسیم میں تاخیر کرنا ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے اس پر صوبائی وزیر برائے زکوٰۃ و عشر پنجاب نے سخت اقدامات بھی اٹھائے ایک رپورٹ کے مطابق:

صوبائی وزیر برائے عشر و زکوٰۃ نغمہ مشتاق لانگ نے کہا ہے کہ مستحقین کو زکوٰۃ کی فراہمی کو یقینی بنانا ان کا فرض ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ زکوٰۃ کمیٹی کی تصدیق کے بعد مستحقین کو امداد فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر زکوٰۃ کی تقسیم میں تاخیر یا اس کے غلط استعمال کے حوالے سے کوئی شکایت موصول ہوئی تو ذمہ دار افراد کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔۔[342]

یہ انتہائی احسن اقدام تھا اس پر تقریبا ایک سال عمل ہوتا رہا اور مستحق لوگوں تک جلد از جلد زکوٰۃ تقسیم کی جاتی رہی لیکن ایک سال بعد 2018ء میں نئی حکومت بننے کے بعد دوبارہ زکوٰۃ تقسیم میں تاخیر کا مسئلہ بن گیا۔ لہذا اس کے لیے ٹھوس اور منظم اقدامات کرنے کی ضرورت ہے حکومت کے بدلنے یا وزارت کے بدلنے سے فنڈ تقسیم میں تاخیر نہ ہو تاکہ ضرورت مندوں کی ضروریات بر وقت پوری کی جا سکیں۔

---

[341]: **بی بی سی اردو نیوز اسلام آباد**، 24 مئی، 2020ء

[342]: **روزنامہ جنگ**، 5 جنوری 2017ء لاہور

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ 21-2020ء میں موجود نظام زکوٰۃ و عشر کا جائزہ:

فروری 2019 میں وزارت مذہبی امور اور بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف سے ایک مراسلہ دفتر تو نصل میں موصول ہوا، جس میں نظامِ زکوٰۃ، عشر اور اسلامی معاشی نظام کو اس کی روح کے مطابق نافذ کرنے کے حوالے سے مشاورت طلب کی گئی۔ اس مراسلے کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس نمبر 215 (4 اپریل 2019) میں اس موضوع پر غور کرتے ہوئے زکوٰۃ اور عشر کے نظام کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے اپنی تحقیق کے بعد ذیل میں دی گئی سفارشات مرتب کیں:

1. **زکوٰۃ کا آغاز:** کسی شخص کے صاحبِ نصاب بننے کے بعد اس پر زکوٰۃ کا آغاز تب ہو گا جب ایک مکمل سال گزر چکا ہو۔ اس لیے زکوٰۃ کی کٹوتی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک ایک مکمل سال نہ گزر جائے۔ کونسل کی سابقہ سفارشات پر عمل کیا جائے۔
2. **زکوٰۃ کی تقسیم:** زکوٰۃ فنڈز کو ریزرو فنڈ میں رکھنا اور اس کی ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ آئندہ سال شروع ہونے سے پہلے پچھلے سال کی جمع کردہ زکوٰۃ رقم مستحقین میں تقسیم کی جائے۔
3. **زکوٰۃ کے مصرف:** زکوٰۃ کی رقم کو صرف ضروری مصارف پر خرچ کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ غیر ضروری دفاتر یا انتظامی اخراجات پر زکوٰۃ کی رقم خرچ نہ کی جائے۔ ضروری انتظامات اور ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی میں رقم استعمال کی جاسکتی ہے۔
4. **زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین:** زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین ایسی شخصیت ہو جو زکوٰۃ کے تمام ضروری مسائل سے واقف، امانتدار اور دیانتدار ہو اور معاشرتی سطح پر اچھے معیار کا حامل ہو۔ اگر چیئرمین کسی مستند عالم دین ہو تو یہ بہتر ہو گا۔
5. **مستند علماء کی نمائندگی:** زکوٰۃ اور عشر کی وصولی اور تقسیم کے حوالے سے جتنی بھی کمیٹیاں اور کونسلیں موجود ہیں، ان میں مستند علماء کرام کو نمائندگی دی جائے۔ اس کے لیے وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام تمام ارکان کو کم از کم 10 دنوں کے لیے زکوٰۃ اور عشر کے حوالے سے تربیت فراہم کی جائے۔
6. **سیاسی مداخلت سے بچاؤ:** موجودہ نظامِ زکوٰۃ اور عشر میں سیاسی مداخلت کی وجہ سے عوام کا اعتماد متاثر ہو رہا ہے۔ اس لیے زکوٰۃ کی رقم کو شریعت کی تعلیمات کے مطابق اور بلا کسی تفریق مستحقین تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ زکوٰۃ کمیٹی کے ارکان کی تقرری سیاسی بنیادوں پر نہ کی جائے۔
7. **بینکوں اور مالی اداروں سے کٹوتی:** بینکوں اور مالی اداروں سے کی جانے والی زکوٰۃ کی کٹوتی کو بغور دیکھنا ضروری ہے۔ اگر اس میں کسی قرض یا امانت کی رقم شامل ہو تو ایسی صورت میں زکوٰۃ کی کٹوتی خلافِ شریعت ہو سکتی ہے۔
8. **ڈی کلیریشن فارم:** اکاؤنٹ ہولڈرز کے لیے ایک سالانہ ڈی کلیریشن فارم ضروری ہے جس میں وہ یہ واضح کریں کہ ان کے اکاؤنٹ میں موجود رقم زکوٰۃ کے قابل ہے یا نہیں، اور اس میں قرض یا امانت کی رقم تو شامل نہیں۔

9. **ONE WINDOW OPERATION:** مختلف اداروں سے امداد حاصل کرنے والے افراد کے لیے ایک مشترکہ نظام قائم کیا جائے تاکہ ایک فرد کو ایک ہی ادارے سے تمام مدد مل سکے۔

10. **عشر کی وصولی:** زکوٰۃ کی وصولی کا حکومتی سطح پر کچھ حد تک اہتمام کیا جاتا ہے، لیکن عشر کی وصولی پر مناسب توجہ نہیں دی جاتی۔ اس لیے عشر کی وصولی کے لیے بھی مؤثر اقدامات کی ضرورت ہے۔

یہ سفارشات زکوٰۃ اور عشر کے نظام کی بہتری اور اس کی شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے کی گئی ہیں تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو سکے اور یہ رقم مستحق افراد تک صحیح طریقے سے پہنچ سکے۔[343]

رکنِ کونسل ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمان کا موقف:

"جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، کونسل نے مذکورہ بالا کمیٹی تشکیل دی تھی، سیکریٹری اور دیگر افراد اس میں شریک رہے اور ان کی آراء سے یا تجاویز پر کام کیا گیا ہے۔ اگر ان میں کوئی کمی بیشی معلوم ہو تو آپ کی طرف سے نشاندہی کے بعد اصلاح کر لی جائے گی۔ ساتھ ساتھ اس بات کو وضاحت ضروری ہے کہ میں تین سال مرکزِ زکوٰۃ کونسل کا رکن رہا ہوں، اس لیے میرے علم کے مطابق حصولِ زکوٰۃ اور تقسیمِ زکوٰۃ میں کوئی خامی نہیں تھی، لیکن زیادہ مشکلات اور خامیاں تقسیمِ زکوٰۃ میں سامنے آئیں۔ مثال کے طور پر، مرکزِ زکوٰۃ کونسل نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ تمام صوبوں سے مستحق طلبہ کی فہرست منگوانی چاہیے تاکہ مالی معاونت سے ان کی مدد کی جا سکے، لیکن تین سالوں میں ہمیں صوبوں سے فہرستیں موصول نہ ہو سکیں۔ ایک دفعہ عید سے پہلے صوبوں کو رقم دی گئی تھی کہ عید کے موقع پر مستحقین تک پہنچائی جائے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں دوسروں کے ساتھ شریک ہو سکیں، مگر عید کے بعد ہونے والے اجلاس میں معلوم ہوا کہ مستحقین تک رقم نہیں پہنچی۔

لوگ زکوٰۃ خوشی سے ادا کرتے ہیں لیکن وہ مستحقین تک نہیں پہنچتی، اس لیے لوگ دل برداشتہ ہو کر اب حکومت کو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ میں نے ایک موقع پر احتجاجاً استعفیٰ دے دیا تھا کیونکہ چار ارب روپے زکوٰۃ کے ریزرو فنڈ میں رکھی ہوئی تھی جس کی تقسیم نہیں ہو رہی تھی۔ میرا موقف یہ تھا کہ جب اتنی خطیر رقم ریزرو فنڈ میں موجود ہے تو اس کی تقسیم کیوں نہیں کی جاتی تاکہ لوگوں سے مزید زکوٰۃ لی جا سکے۔ اس لیے میری تجویز ہے کہ حکومت پر لوگوں کا اعتماد بحال کرنے کے لیے زکوٰۃ کو مستحقین تک پہنچایا جائے۔[344]"

کونسل کے فیصلے / سفارشات:

صاحب نصاب ہونے کے بعد سال کا گزرنا : کسی شخص کے صاحب نصاب بننے کے بعد اس پر زکوٰۃ کا فرض عائد کرنے کے لیے سال کا گزرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر سال مکمل ہونے سے پہلے اس پر زکوٰۃ کا اطلاق نہ ہو، تو اس بارے میں کونسل کی سابقہ سفارشات پر عمل کیا جائے گا۔

---

[343]: اسلامی نظریاتی کونسل، **سالانہ رپورٹ 2018ء–2019ء**، ص، 244

[344]: اسلامی نظریاتی کونسل، **سالانہ رپورٹ 2018ء–2019ء**، ص، 245

زکوٰۃ فنڈ کا ریزرو فنڈ میں رکھنا : زکوٰۃ کو ریزرو فنڈ میں رکھنا اور اس کی تقسیم میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے۔ آئندہ سال کے آغاز سے پہلے پچھلے سال کی جمع کردہ زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم کر دی جائے۔

- **زکوٰۃ فنڈ کے استعمال کی نگرانی :** زکوٰۃ کے فنڈ کا استعمال صرف زکوٰۃ کے مقصد کے لیے کرنا چاہیے، اس میں ضروری دفاتر کے اخراجات یا انتظامات شامل نہیں ہونے چاہیے، تاہم ملازمین کی تنخواہیں اور عملے کی مدد کے لیے بوقت ضرورت اس میں سے رقم استعمال کی جاسکتی ہے۔
- **زکوٰۃ کمیٹی کی چیئرمین شپ :** زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کے لیے ایسی شخصیت کا انتخاب کیا جائے جو زکوٰۃ کے تمام مسائل سے واقف ہو، امانت دار اور دیانت دار ہو، اور معاشرے میں اچھا تشخص رکھتا ہو۔ اگر یہ منصب کسی مستند عالم دین کو دیا جائے تو بہتر ہو گا۔
- **زکوٰۃ و عشر کی وصولی اور تقسیم :** زکوٰۃ و عشر کی وصولی اور اس کی تقسیم میں جتنی بھی کمیٹیاں اور کونسلیں ہیں، ان میں مستند علماء کرام کو نمائندگی دی جائے، اور اراکین کو زکوٰۃ و عشر کے بارے میں شرعی اصولوں کی تربیت دی جائے۔
- **زکوٰۃ میں سیاسی مداخلت :** موجودہ نظام میں سیاسی مداخلت کی وجہ سے عوام کا اعتماد کم ہو گیا ہے، اس لیے زکوٰۃ کو شرعی تعلیمات کے مطابق بلا تفریق مستحقین تک پہنچایا جائے، اور کمیٹی کے اراکین کی تقرری سیاسی بنیادوں پر نہ کی جائے۔
- **زکوٰۃ کی کٹوتی :** زکوٰۃ کی کٹوتی، خاص طور پر جب بینکوں اور مالی اداروں کے ذریعے کی جائے، کا جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ اس میں قرض یا امانت کی رقم شامل نہ ہو، کیونکہ ایسی صورت میں اس پر زکوٰۃ کی کٹوتی خلافِ شرع ہو سکتی ہے۔
- **ڈیکلریشن فارم :** ایک ڈیکلریشن فارم کی ضرورت ہے جس میں اکاؤنٹ ہولڈر یہ بیان کرے کہ اس کے اکاؤنٹ میں موجود رقم پر زکوٰۃ کا حق ہے یا نہیں، اور یہ بھی کہ وہ رقم قرض یا امانت تو نہیں ہے جس پر پورا سال نہیں گزرا۔
- **"ون ونڈو آپریشن :"** مختلف ادارے الگ الگ امداد دیتے ہیں جس کی وجہ سے ایک فرد متعدد اداروں سے امداد حاصل کرتا رہتا ہے، اس لیے زکوٰۃ و عشر اور دیگر امدادی اداروں کو ایک جگہ یکجا کر کے "ون ونڈو آپریشن" شروع کیا جائے تاکہ افراد کو ایک ہی ادارے سے امداد حاصل ہو سکے۔
- **عشر کی وصولی :** حکومت کی سطح پر زکوٰۃ کے وصولی پر کچھ حد تک تو توجہ دی جاتی ہے، لیکن عشر کی وصولی پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ اس سلسلے میں بھی مؤثر اقدامات کی ضرورت ہے۔[345]

ہسپتال کی زکوٰۃ فنڈ پر حاصل شدہ سود اور منافع کا شرعی استفسار:

فیصلہ / سفارش:

345: اسلامی نظریاتی کونسل، **سالانہ رپورٹ 21-2020ء** ص، 48-247

1. **زکوٰۃ فنڈ کا سرمایہ کاری میں استعمال:** زکوٰۃ فنڈ کو سرمایہ کاری کی غرض سے استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس لیے صوبائی محکمہ زکوٰۃ و عشر کو زکوٰۃ و عشر ایکٹ 2011ء کے مطابق ضروری ترمیم کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔ آئندہ کے لیے زکوٰۃ فنڈ نہ تو سرمایہ کاری میں استعمال کیا جائے اور نہ ہی اسے سودی اکاؤنٹ میں رکھا جائے۔ شفافیت اور حفاظت کے لیے زکوٰۃ رقم کو غیر سودی اکاؤنٹ میں مختصر مدت کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔

2. **سود و منافع کا خرچ:** زکوٰۃ فنڈ پر حاصل ہونے والے سود اور منافع کو ہسپتال کے مستحق مریضوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی یا ثواب کی نیت نہ کی جائے بلکہ اس کا مقصد صرف حرام مال سے بچنا اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا ہونا چاہیے۔[346]

زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم کے اسباب و محرکات اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو مدنظر رکھ کر ان تمام مسائل کا بہترین حل یہ ہے کہ زکوٰۃ مقامی سطح پر ہی وصول کی جائے اور مقامی سطح پر ہی تقسیم کی جائے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو بااختیار بنایا جائے زکوٰۃ کی تقسیم کے عصر حاضر کے مطابق میں دو طریقے اپنائے جائیں:

پہلا طریقہ:

شعبہ زکوٰۃ کی یہ ذمہ داری ہو کہ جو تین طرح کے مستحق افراد ہیں ان میں زکوٰۃ فنڈ سے انفرادی طور پر ان کی مدد کرے:

1۔ الیتامیٰ: یتیم سے مراد جس کی عمر اٹھارہ سال سے زیادہ نہ ہو لڑکا ہو یا لڑکی اس کی تمام تر کفالت کی ذمہ داری لی جائے۔

2۔ دوسرا وہ افراد جو بوڑھے ہو گئے ہوں اور کام کرنے سے عاجز ہوں یا کسی اور معذوری کی وجہ سے، (کام کرنے سے عاجز سے) اس سے مراد جن کی عمر ساٹھ سال سے تجاوز کر جائے اور مزید کام کرنے سے عاجز ہوں اور ایسے معذور افراد جو کلی طور پر معذور ہوں اور کمانے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں۔

3۔ ایسی عورت جس کا کوئی کمانے والا نہ ہو۔ اس سے مراد ایسی عورت ہے جس کی عمر اٹھارہ سال سے تجاوز کر جائے اور کوئی کمانے والا نہ ہو، یعنی عورت غیر شادی شدہ، مطلقہ یا بیوہ ہو اور اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو۔

ایسے افراد کی مدد باقاعدہ زکوٰۃ فنڈ سے کی جائے اور تقریباً ہر ماہ بعد یا تین ماہ بعد گزارہ الاؤنس کی صورت میں ان کی ضروریات اور گھریلو اخراجات کے مطابق امداد دی جائے۔

دوسرا طریقہ:

[346]: **216ویں اجلاس کی سالانہ رپورٹ 21-2020ء** ص، 278

شعبہ زکوٰۃ انتظامیہ کی یہ ذمہ داری ہو کہ ہر یونین کونسل لیول پر جو بے روزگار افراد ہیں ان کو معاشرے میں اس طرح بحال کیا جائے کہ وہ دوبارہ مستحق زکوٰۃ نہ رہیں۔اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ:

1۔بے روزگار افراد کی باقاعدہ مقامی سطح پر فہرست بنائی جائے اور بے روزگار افراد کو یکمشت رقم دی جائے جس سے وہ اپنا کاروبار لگا سکیں۔شعبہ جانچ پڑتال ان کے کاروبار میں مدد بھی کرے اور ان کی نگرانی بھی کرے تاکہ وہ معاشرے میں فعال شہری بن سکیں۔

2۔ان کو مناسب ہنر سکھا کر معاشرے میں فعال شہری بنایا جائے۔

3۔اگر محکمہ کے پاس فنڈ کی کمی ہو تو ابتدا میں جو رقم موجود ہے اس سے بے روزگار افراد کو زکوٰۃ فنڈ سے قرض حسنہ کی صورت میں مدد کر سکتی ہے۔ تاکہ وہ بے روزگار افراد اس رقم سے اپنا روگار لگا سکیں اور معاشرے میں فعال شہری بن سکیں۔نیز شعبہ جانچ پڑتال ان کے کاروبار میں مدد بھی کرے اور ان کی نگرانی بھی کرے تاکہ وہ معاشرے میں فعال شہری بن سکیں۔

4۔ محکمہ زکوٰۃ و عشر مستحق افراد ہر طرح کی سہولت مثلاً تعلیم ،صحت اور بے روزگار کو روزگار دینے کے لیے ایسے ادارے قائم کرے جس سے وہ مستفید ہو سکیں۔

یعنی محکمہ زکوٰۃ و عشر وقت کی ضرورت کے مطابق ہر مناسب اقدامات اٹھائے جس سے معاشرے میں غربت کی شرح میں کمی لائی جا سکتی ہو۔

اس تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ پاکستانی نظام زکوٰۃ کے لیے مجوزہ خاکہ یہ ہونا چاہیے:

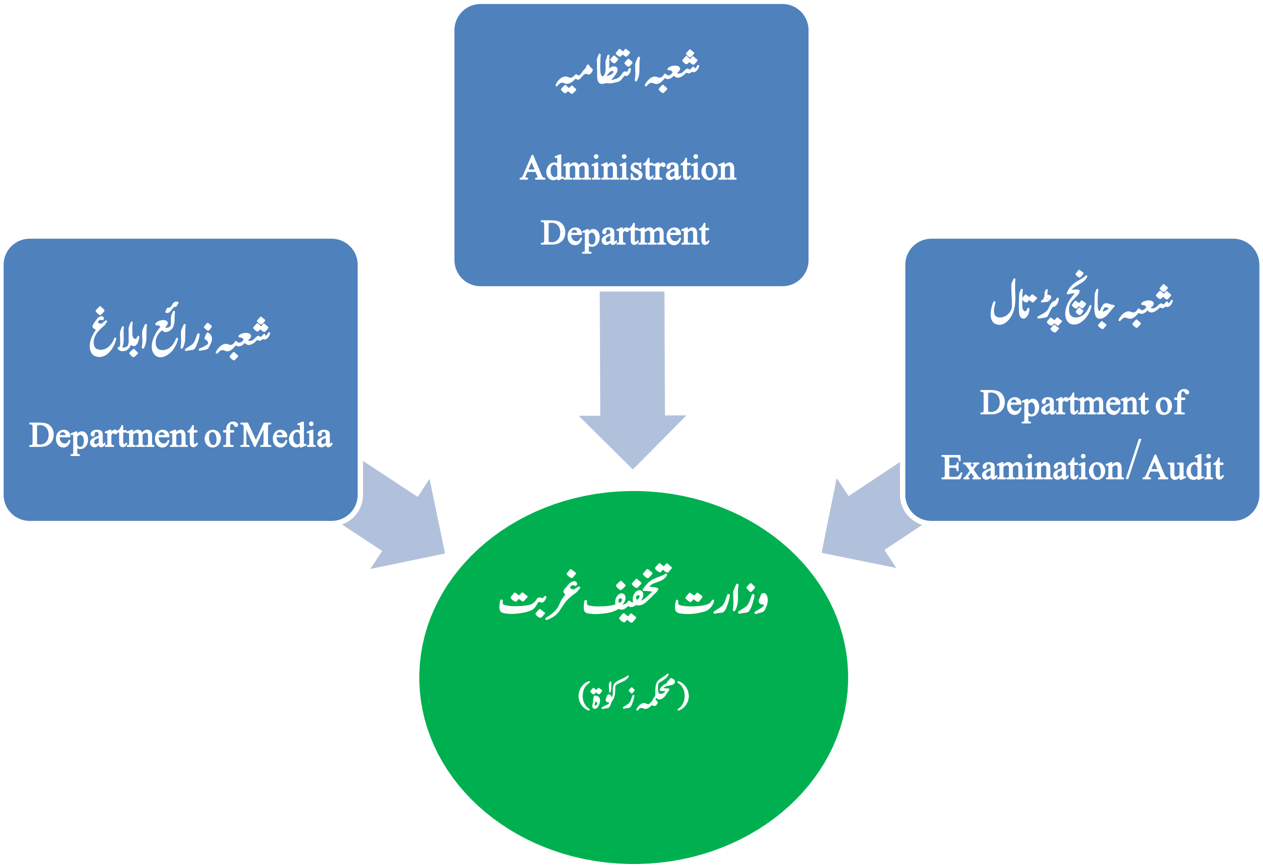
شعبہ انتظامیہ
Administration Department
شعبہ ذرائع ابلاغ
Department of Media
شعبہ جانچ پڑتال
Department of Examination/Audit
وزارت تخفیف غربت
(محکمہ زکوٰۃ)

خلاصہ

اس تحقیق کا موضوع "پاکستان اور مصر کے نظام ہائے زکوٰۃ اور ان کی عصری تطبیقات: تجزیہ و تقابل" ہے مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے اور ان میں ہر باب کو متفرق فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب موضوع تحقیق سے متعلق تعارفی مباحث پر مشتمل ہے۔ باب دوم میں اسلام کے وصولی زکوٰۃ کے نظام پر گفتگو کی گئی جس میں چند خاص پہلوؤں کو مد نظر رکھا گیا جو موضوع سے متعلقہ تھے۔ سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کے مکی اور مدنی دور میں وصولی زکوٰۃ کے طریقہ کار پر بحث کی گئی، اس کے بعد خلفائے راشدین میں سے بالخصوص حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصولی زکوٰۃ سے متعلق کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے ساتھ اسلام کے تقسیم زکوٰۃ سے متعلق بحث کی گئی جس میں عہد نبوی ﷺ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جب اسلام کا دائرہ وسیع ہوا تو مصارف زکوٰۃ کو حالات و زمانہ کی رعایت کرتے ہوئے وسعت دی گئی اسی لیے عہد فاروقی کے مصارف زکوٰۃ کو بالخصوص ذکر کیا گیا۔ اسلام کے وصولی و تقسیم زکوٰۃ کے نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشی و معاشرتی استحکام میں زکوٰۃ کے کردار پر روشنی ڈالی گئی کہ اگر معاشرے کے صاحب ثروت اپنا فرض ادا کرتے ہوئے ذمہ داری سے زکوٰۃ ادا کریں تو دولت گردش کرے گی اور غریب افراد مستفید ہوں گے جس سے معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن سکتا ہے اور ملک میں معاشی و معاشرتی استحکام ہو سکتا ہے۔

باب سوم تین فصول پر مشتمل ہے جس میں یہ بحث کی گئی کہ وفاقی حکومت کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس زکوٰۃ و عشر 1980ء میں مرکزی زکوٰۃ و عشر کمیٹی بالواسطہ طور پر صوبائی، ضلعی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو کنٹرول کرتی ہے یعنی ہر نچلے لیول کی کمیٹی اپنے اوپر والی کمیٹی کے ماتحت ہوتی ہے اور اس کے زیر نگرانی کام کرتی ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں (عام طور پر ہر گاؤں، محلہ یا ریونیو یونٹ میں ایک) درخواست دہندہ مستحقین کے استحقاق کا تعین کرتی ہیں اور مستحقین میں زکوٰۃ کی اصل رقم کی تقسیم کا بندوبست کرتی ہیں اور تقسیم کے اکاؤنٹس کو برقرار رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء کی دفعہ 26 کے تحت زکوٰۃ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو جدول (اول) کے اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کرے۔ زکوٰۃ کٹوتی کی کنٹرولنگ ایجنسی آرڈیننس کے دفعات کے مطابق صحیح زکوٰۃ کٹوتی کرے اور زکوٰۃ انتظامیہ مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں زکوٰۃ بغیر کسی تاخیر کے جمع کروانے کی پابند ہے اور اس کا مکمل ریکارڈ بھی اپنے پاس رکھے گی تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔ زکوٰۃ انتظامیہ اس بات کی پابند ہے کہ اگر کوئی صاحب نصاب شخص یا صاحب اثاثہ اپنی زکوٰۃ کٹوتی کے سرٹیفکیٹ کا مطالبہ کرتا ہے تو انتظامیہ اس کو سرٹیفکیٹ جاری

کرے گی اور متعلقہ دفتر ایک کاربن نقل اپنے ریکارڈ میں بھی رکھے گا۔اس کے علاوہ غیر مسلم ور غیر پاکستانی وغیرہ کے اثاثوں، غیر مسلموں / غیر پاکستانیوں کی کمپنیوں اور جو صاحب نصاب کی شرائط پر پورا نہیں اتر رہا ان کے اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جائے گی۔اسی طرح زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنٰی افراد،اداروں اور کمپنیز کے علاوہ اگر کوئی زکوٰۃ واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو زکوٰۃ انتظامیہ مکمل چھان بین کے بعد معینہ مدت کے اندر زکوٰۃ واپس کرنے کی پابند ہو گی۔

جہاں تک تعلق ہے مصر کا تو مصر کا پہلا اسلامی اور تجارتی بینک "البنک الفیصل المصری" ہے1977 کے قانون نمبر 48 کے آرٹیکل 3 میں بینک کے انضمام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بینک کے تمام لین دین اور معاملات وغیرہ اسلامی شریعت کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہون گے ،بالخصوص اسی آرٹیکل 4 کے تحت ایک شعبہ "صندوق الزکاۃ" قائم کیا گیا جو مقررہ زکوٰۃ کی ادائیگی بینک کی طرف سے ادا کی گئی زکوٰۃ پیداواری لاگت سمجھی جاتی ہے۔ یہ وزارت مذہبی امور او قاف و سماجی یکجہتی کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ الفیصل بنک کے بعد دوسرا بڑا بنک ناصر االاجتماعی المصری ہے جو زکوٰۃ کا باقاعدہ انتظام کرتا ہے۔ مصری ناصر الاجتماعی بنک کی طرف سے زکوٰۃ کے نظام پر ایک فتوٰی موجود ہے جس پر عمل کرنے سے عاملین زکوٰۃ کا کام آسان ہو جاتا ہے۔مزید یہ کہ بنک کی طرف سے زکوٰۃ کمیٹیاں قائم کی گئیں جو مستحقین زکوٰۃ کی امداد کے لیے مصروف عمل ہیں۔انتظامیہ اپنے مقاصد کے حصول تک اپنی کوشش جاری رکھتی ہے۔ زکوٰۃ انتظامیہ سماجی یکجہتی کے فروغ دینے ،بینکنگ اور سرمایہ کاری سے اپنے شہریوں کو تمام تر سہولیات فراہم کرنے اور اسی طرح فیملی انشورنس سسٹم کو فعال رکھنے اور حقداروں کی امداد کے لیے ہمہ وقت مصروف عمل رہتی ہے۔ مصری محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے قائم کی گئی ان شرائط واحکام سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زکوٰۃ فنڈ کی درخواست پر انتظامیہ مکمل غور و کرتی ہے اور قانونی کاروائی پوری کرنے کے لیے اس کی منظوری بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے لینا ضروری سمجھتی ہے۔ درخواست کی ایک کاپی جنرل ڈپارٹمنٹ آف زکوٰۃ کو بھجی جاتی ہے اور محکمہ باقاعدہ جانچ پڑتال کرتا ہے۔اور جہاں تک تعلق ہے زکوٰۃ کمیٹیوں کا تو مصر میں زکوٰۃ انتظامیہ کا ایک بڑا ادارہ" نائب المدیر العام لشؤن المالیہ والاداریہ "(ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے مالی وانتظامی امور) ہے اس کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے اس کے تحت دو ادارے کام کرتے ہیں اور ان دو اداروں کے بھی مزید ذیلی شعبہ جات قائم ہیں۔اس کے علاوہ مصر میں زکوٰۃ کی بڑی انجمنیں کام کر رہی ہیں جو مختلف زکوٰۃ تنظیمیں ہیں ان میں سے ایک مشاقیت الازہر قدیم ترین پرائیویٹ زکوٰۃ تنظیم ہے جس کا حکومت سے باقاعدہ تعلق ہے۔یعنی مصر میں زکوٰۃ کا نظام چار امور پر مشتمل ہے جن کا تعلق وزارت او قاف اور سماجی امور سے ہے البتہ رضاکارانہ زکوٰۃ کمیٹیاں صرف وزارت او قاف و

سماجی امور میں رجسٹرڈ ہیں زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا کام خود سرانجام دیتی ہیں۔ آخر میں دونوں ممالک کے نظام ہائے زکوٰۃ کے تنظیمی ڈھانچے کا عصری تطبیق کرتے ہوئے تجزیہ و تقابل کیا گیا ہے اور خوبیاں، خامیاں اور مشترکات و مختلفتات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کی زکوٰۃ انتظامیہ کے لیے بہتری کا حل پیش کیا گیا ہے۔

باب چہارم تین فصول پر مشتمل ہے اس میں بحث کی گئی ہے کہ زکوٰۃ آرڈیننس کے مطابق، صاحب استطاعت سے ہر سال لازمی زکوٰۃ وصولی کی جائے گی بے شک وہ اپنے اثاثے دوسرے کے حوالے بھی کر دے۔ اسی طرح کٹوتی کی تاریخ پر اس کا مالک یا قابض کوئی دوسرا شخص ہو گیا تب بھی اس کے اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کی جائے گی۔ اگر کوئی شخص اپنے علاقے کی مقامی کمیٹی کو مقررہ طریقے سے یہ اطمینان دلا دے کہ وہ صاحب نصاب نہیں ہے تو اس سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح فوت ہونے کی صورت میں بھی وصول نہیں کی جائے گی۔ اگر کوئی شخص جس سے زکوٰۃ حکما کاٹی گئی ہو یہ ثابت کر دیتا ہے کہ ریکارڈ و شرائط کے مطابق اس کے اثاثوں سے کاٹی گئی زکوٰۃ درست نہیں تو اس کو جانچ پڑتال کے بعد واپس کر دی جائے گی۔ اگر کسی شخص کے اثاثوں میں حکما کاٹی جانے والی زکوٰۃ کی وصولی باقی رہ جائے تو محکمہ زکوٰۃ اپنے طریقہ کار کے مطابق بقیہ زکوٰۃ وصول کرے گا۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر کا عشر عائد اور وصولی کے طریقہ کی شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے عشر وصول کرے گا ہر عشر گزار اپنے عشر کا خود حساب لگا سکے گا اور اس کی اطلاع مقررہ شکل اور طریقے سے مقامی کمیٹی کو دے سکے گا لیکن شرط یہ ہے کہ مقامی کمیٹی اس کی تصدیق کرے گی۔ اگر کوئی عشر گزار حساب لگا کر عشر کی رقم کی اطلاع مقامی کمیٹی کو نہیں دیتا یا مقامی کمیٹی عشر گزار کی طرف سے خود لگائے ہوئے حساب کو قبول نہیں کرتی تو مقامی کمیٹی اس آرڈیننس کے تحت لازمی طور پر وصول کیے جانے والے عشر کا حساب لگا کر لازمی وصول کرے گی البتہ عشر گزار شکایت کی صورت میں مقررہ پندرہ دن کے اندر درخواست دے گا اور مقامی کمیٹی جانچ پڑتال کے بعد عشر گزار کی شکایت کا ازالہ کرنے کی پابند ہو گی۔ دوسرا وہ اشیاء ہیں جن پر حکما زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جاتی بلکہ صاحب نصاب اپنی مرضی سے جہاں دینا چاہے دے سکتا ہے۔ مرکزی زکوٰۃ و عشر کونسل کے متعین کردہ نصاب کے مطابق ہر سال یکم رمضان المبارک کو زکوۃ کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ بینک نصاب کی مقدار تک پہنچنے والے اثاثوں سے زکوٰۃ وصولی کرنے کے بعد اس کے بعد زکوٰۃ مرکزی اسٹیٹ بینک میں جمع کرواتے ہیں اور پھر اسٹیٹ بینک مرکزی زکوٰۃ کمیٹی کے اکاؤنٹ میں بھیج دیتا ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل چند مخصوص اثاثوں سے لازمی زکوٰۃ کٹوتی کرتی ہے اور وہ کنٹرولنگ ایجنسیاں جن سے حکماً زکوٰۃ کٹوتی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ چند اثاثے زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ ہیں مثلاً غیر مسلم، غیر ملکی اور غیر پاکستانی کے اثاثوں وغیرہ سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی

جاتی۔اسی طرح ایمان اور فقہ کی رو سے استثنا حاصل کرنے والوں کے اثاثوں سے زکوٰۃ وصولی نہیں کی جاتی۔اسی طرح مصر میں بنک الفیصل اور بنک ناصر الاجتماعی کے تحت ایک ادارہ"بیت الزکاۃ " قائم ہے۔اسی طرح مویشی اور زرعی پیداوار کا باقاعدہ ایک الگ طور پر ادارہ "ادارۃالزروع والثمار والانعام" کے نام سے کام کر رہا ہے۔جہاں تک تعلق ہے بنکوں سے زکوٰۃ وصولی کا تو بنک میں مختلف یونٹس ہیں جن میں الزکاۃ وضریبۃ الدخل یونٹ قائم ہے جس میں زکوٰۃ کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔جن میں قلیل مدتی مالی سرمایہ کاری (بشمول مالیاتی سیکیورٹیز)،صرف نقدی کیش،بازار کی قیمت پر اشیاء کا ذخیرہ اور ڈیبٹ اور وصول کیے جانے والے اکاؤنٹس وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ زکوٰۃ کا حساب ان شعبوں پر نہیں لگایا جائے گا جن میں زکوٰۃ کے اثاثوں کی زکوٰۃ واجبات کی مالیت سے زیادہ ہونے کے نتیجے میں خالص ورکنگ کیپیٹل یا جن کی زکوٰۃ کی بنیاد نصاب کی حد سے زیادہ نہیں تھی کیونکہ یہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ تصور کیے جاتے ہیں۔آخر میں دونوں ممالک کے نظام ہائے زکوٰۃ وصولی کے طریقہ کار کی عصری تطبیق کرتے ہوئے تجزیہ و تقابل کیا گیا ہے اور خوبیاں،خامیاں اور مشترکات و مختلفتات کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان میں زکوٰۃ وصولی کے طریقہ کار کے لیے بہتری کا حل پیش کیا گیا ہے۔

باب پنجم تین فصول پر مشتمل ہے جس میں تعلیم صحت اور گزارہ الاؤنس کی مد میں زکوٰہ تقسیم کی جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ تقریبا45سال تک لاکھوں مستحق طلبہ تعلیمی وظائف سے مستفید ہو رہے ہیں اوراس سے محروم طبقہ کا تعلیمی رجحان بھی بڑھتا ہے اور وہ مستحقین جو غربت وافلاس کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے اس مد سے ان کی کافی مدد کی جارہی ہے۔وظائف(فنی) تعلیم کے حصول کے لیے لاکھوں مستحق طلباء پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ مرکزی زکوٰۃ کونسل دینی مدارس میں وظائف کی تقسیم کے سلسلہ میں بہت اہم کردار ہے جس سے غریب طلبہ کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔مرکزی زکوٰۃ کونسل صحت کے شعبہ میں خطیر رقم خرچ کرتی ہے اور اس میں صحت کے قومی اور صوبائی اداروں میں باقاعدہ مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے،مرکزی زکوٰۃ کونسل صحت کے ان اداروں میں مستحق مریضوں کے لیے طبی سہولیات فراہم کرتی ہے۔اس کے علاوہ محکمہ زکوٰۃ وعشر کا ابھی نومسلم کو تالیف قلب کے طور پر گرانٹ دینے کا عمل شروع کرنا عصر حاضر کے مطابق انتہائی احسن اقدام ہے۔

اسی طرح مصر میں تقسیم زکوٰۃ پر گفتگو کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں ہر سال محرم الحرام کے مہینے میں زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے اور تقسیم کے حوالے سے انفرادی و اجتماعی خدمات سر انجام دی جاتی ہیں انفرادی طور پر یتیموں،معذوروں اور ایسی عورت جس کا کوئی کمانے والا نہ ہو مدد کی جاتی ہے اور اجتماعی طور پر ہر مناسب اقدامات کیے جاتے ہیں،ضرورت مندوں کو

معاشرے میں بحال کرنے کے لیے یکمشت امداد دی جاتی ہے بالخصوص ہنگامی صورت میں بروقت مدد کی جاتی ہے۔ آخر میں دونوں ممالک کے نظام ہائے زکوٰۃ کی عصری تطبیق کرتے ہوئے تجزیہ و تقابل کیا گیا ہے اور خوبیاں، خامیاں اور مشترکات و مختلفات کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان میں زکوٰۃ کے نظام کو مزید بہتر، فعال اور مؤثر بنانے کے لیے ایک مجوزہ عملی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

نتائج بحث

موضوع پر مکمل تحقیق و تجزیہ کے بعد درج ذیل نتائج اخذ ہوئے ہیں:

- اسلامی نظام معیشت میں زکوٰۃ و صدقات کی وصولی و تقسیم کے حوالے سے عہد نبوی اور خلفائے راشدین کے ادوار میں خصوصی توجہ دی گئی (بیت المال کا قیام، مختلف علاقہ جات میں وصولی و تقسیم کے لیے عمال کا تقرر اور مقامی سطح پر ہی وصولی و تقسیم کا عمل وغیرہ) تاکہ معاشرے میں کمزور اور محروم افراد کی معاشی کفالت کی جاسکے اور معاشرے میں ان کو مکمل بحال کر کے خود کفیل بنایا جاسکے۔
- پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کو دیکھا جائے تو چند اہم مشترکہ امور نظر آتے ہیں مثلاً (زکوٰۃ کمیٹیوں کا قیام، بنکوں کے ذریعے زکوٰۃ وصولی، ذاتی اکاؤنٹس یا کرنٹ اکاؤنٹ سے رضاکارانہ زکوٰۃ کٹوتی اور حکومتی وزارت کے زیر انتظام) اسی طرح دونوں ممالک کے چند اہم مختلف امور ہیں مثلاً (ہر طرح کی اموال ظاہرہ و باطنہ کی زکوٰۃ وصولی، مقامی سطح پر ہی زکوٰۃ وصولی و تقسیم کا عمل، شعبہ جانچ پڑتال اور شعبہ ذرائع ابلاغ کا قیام)
- مصری نظام زکوٰۃ کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں چند خوبیاں ہیں مثلاً (شعبہ جانچ پڑتال، شعبہ ذرائع ابلاغ، آڈٹ کا شعبہ، معذور افراد، بیوہ، یتیم اور ایسی عورت جس کا کوئی کمانے والا نہ ہو ان کا وظیفہ محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے مقرر ہے اس کے علاوہ باقی بے روزگاروں کی بحالی) جس سے غربت کی شرح میں کافی حد تک کمی واقع ہو رہی ہے۔ لہٰذا ان کو مد نظر رکھ کر پاکستانی محکمہ زکوٰۃ اپنے اصل محرکات کو پورا کر سکتا ہے اور تخفیف غربت کے لیے منظم اور ٹھوس پالیساں وضع کر سکتا ہے۔
- پاکستان میں سرکاری سطح پر نظام زکوٰۃ کا نفاذ ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے کیا گیا اور اس آرڈیننس کا نام "زکوٰۃ و عشر آرڈیننس رکھا گیا جس میں یہ واضح کیا گیا کہ یہ پورے ملک میں نافذ ہو گا اور ایسی کمپنیوں یا ایسوسی ایشنز پر ہو گا جن کی اکثریت کے مالک پاکستانی مسلمان ہوں۔ آرڈیننس زکوٰۃ و عشر 1980ء میں مرکزی زکوٰۃ و عشر کمیٹی بالواسطہ صوبائی، ضلعی اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو کنٹرول کرتی ہے۔

- "مصری الفیصل بنک" اور بنک "ناصرالاجتماعی المصری " دونوں میں "صندوق الزکاۃ " کے نام سے شعبہ جات موجود ہیں۔ اوران بنکوں کی مرکزی، شہری اور علاقائی سطح پہ (برانچز) شاخیں ہیں جہاں سے انتظامیہ بآسانی وصولی و تقسیم کا کام سرانجام دیتی ہے۔ یہ تکافل اور اجتماعی خدمات پر کام کرتے ہیں۔
- وزارت اوقاف بنک میں موجود زکوٰۃ فنڈ کے بارے میں اہم معلومات، تجاویز اور شرائط مقرر کرتی ہے بالخصوص زکوٰۃ انتظامیہ کا ایک بڑا ادارہ "نائب المدیر العام لشؤن المالیۃ والاداریۃ" (ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے مالی وانتظامی امور) ہے اس کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے۔
- مصری بنک ناصر االاجتماعی کی طرف سے جاری کردہ زکوٰۃ کا فتوٰی انتہائی اہمیت کا حامل ہے تاکہ بنک میں موجود زکوٰۃ کے شعبہ میں کام کرنے والے اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے وصولی و تقسیم کے عمل کو بہتر بنا سکیں۔
- پاکستان اور مصر میں رائج نظام زکوٰۃ کے چند پہلوؤں کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے جیسے پاکستان میں بنکوں سے سال پورا نہ ہونے پر زکوٰۃ کٹوتی کی شکایات، مخصوص فرقہ کو زکوٰۃ کٹوتی سے استثنٰی اور زکوٰۃ فنڈ تقسیم میں تاخیر سے سود کی ملاوٹ وغیرہ اسی طرح مصر میں زکوٰۃ کٹوتی میں سال پورا نہ ہونے کی چند شکایات اور زکوٰۃ فنڈ کے ساتھ ساتھ دیگر صدقات و عطیات کی ملاوٹ وغیرہ شامل ہیں۔
- پاکستان میں زکوٰۃ وصولی کے لیے متعین کردہ نصاب کے مطابق ہر سال یکم رمضان المبارک کو کاٹی جاتی ہے۔ بینک زکوٰۃ وصولی کر کے مرکزی اسٹیٹ بینک میں جمع کرواتے ہیں اور پھر اسٹیٹ بینک مرکزی زکوٰۃ کمیٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دیتا ہے۔
- پاکستان میں زکوٰۃ وصولی کے دو طریقے ہیں پہلا وہ اشیاء ہیں جن پر حکماً زکوٰۃ کٹوتی کی جاتی ہے اور دوسرا وہ اشیاء ہیں جن پر حکماً زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جاتی بلکہ صاحب نصاب اپنی مرضی سے جہاں دینا چاہے دے سکتا ہے۔ البتہ اگر کوئی مسلمان شخص اپنے ایمان اور فقہ کی رو سے استثنا حاصل کرنا چاہے تو اس کے اثاثوں سے زکوٰۃ کٹوتی نہیں کی جاتی۔
- پاکستان میں زکوٰۃ کی وصولی کا حکومتی سطح پر کسی حد تک اہتمام کیا جاتا ہے تاہم عشر کی وصولی کا اہتمام نہ ہونے کے برابر ہے اس لیے اس سلسلہ میں بھی موثر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

- ہر ادارہ الگ الگ ہانے کی وجہ سے ایک فرد کئی اداروں سے امداد حاصل کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اس کے سد باب کے لیے زکوٰۃ وعشر صوبائی ومرکزی بیت المال اور بے نظیر انکم سپورٹ اور اس طرح کے مالی تعاون کے دیگر اداروں کو یکجا کیا جائے یعنی "ONE WINDOW OPERATION" ہونا چاہیے تاکہ ایک فرد ایک ہی ادارہ سے امداد حاصل کر سکے۔
- مصر میں مویشی اور زرعی پیداوار کا باقاعدہ ایک ادارہ "ادارۃ الزروع والثمار والانعام" کے نام سے قائم ہے تمام تر مویشی اور زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا عمل اس ادارہ کے تحت سر انجام پاتا ہے اور یہ ادارہ "بیت الزکاۃ" کے تحت کام کرتا ہے۔
- مصر میں "نائب المدیرالعام لشؤن الموارد والاعلام" (ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل برائے ذرائع ابلاغ) بڑا ادارہ ہے جس کی سربراہی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کرتا ہے اور اس کے تحت ذرائع آمدنی، میڈیا و عوامی تعلقات کے ادارے کام کرتے ہیں جو اپنی تشہیری مہم کے ذریعے باقاعدہ زکوٰۃ اور دیگر صدقات وخیرات وغیرہ کی اہمیت وضرورت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں جس سے زکوٰۃ کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- پاکستان میں زکوٰۃ وعشر آرڈیننس 1980ء (تاحال ترمیم شدہ) کی شق نمبر 9 کے تحت مرکزی زکوٰۃ کونسل ہر مالی سال کے لیے زکوٰۃ بجٹ تیار کرنے اور مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے صوبائی زکوٰۃ فنڈ کو منظور شدہ طریقہ کے مطابق فنڈ تقسیم کرنے کی مجاز ہے لہذا پاکستان میں مختلف پروگراموں کے ذریعے تقسیم زکوٰۃ کا عمل جاری ہے۔
- پاکستان میں مرکزی زکوٰۃ کونسل تعلیمی وظائف (عمومی وفنی)، صحت کے قومی وصوبائی اداروں، گزارہ الاؤنس اور سماجی بہبود وغیرہ میں لاکھوں روپے خرچ کر رہی ہے، اس سے لاکھوں مستحقین بھی مستفید ہو رہے ہیں اور غربت میں کمی کے لیے مؤثر بھی ہے۔ لیکن تقسیم زکوٰۃ میں کچھ خامیاں (کم بجٹ اور مستحقین کی تعداد میں آئے روز اضافہ، بدعنوانی، فنڈ تقسیم میں تاخیر، اقرباءپروری اور سفارش وغیرہ) پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے تقسیم کے مراحل میں بد نظمی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے غربت کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- مصر میں تقسیم زکوٰۃ کے اعتبار سے دو بڑے مقاصد ہیں ایک "ھدف وقائی" (حفاظت کا ہدف) غریبوں، ضرورت مندوں اور حاجتمندوں کی حفاظت کرنا، جہالت، محتاجی اور مرض کو دور کرنا اور فقراء کو اس قابل بنانا کہ وہ معاشی لحاظ سے خود

کفیل ہو جائیں۔ دوسرا "ھدف علاجی" (علاج و معالجہ کا ہدف) اس میں معذوروں اور محتاجوں کی انفرادی اور خاندان کے اعتبار سے امداد فراہم کرنا مقصد ہے اس میں وہ افراد شامل ہیں جو روزی کمانے سے عاری، کام کرنے سے عاجز اور جسمانی اور ذہنی لحاظ سے معذور ہوں وغیرہ ان کی امداد کرنا، باقاعدہ انشورنس کرنا، مفت علاج اور مفت تعلیم جیسی سہولیات فراہم کرنا مقصد ہے۔

- الفحص المکتبی (دفتری جانچ پڑتال) الفحص المیدانی (محلی جانچ پڑتال) مصر میں محکمہ زکوٰۃ کے اندر یہ دو شعبے ہیں جو زکوٰۃ کے اندرونی و بیرونی معاملات وغیرہ میں جانچ پڑتال کرتے ہیں جس سے زکوٰۃ کے نظام کو مزید فعال بنانے کی کوشش کی جارہی ہے جو وقت کی ضرورت ہے۔

سفارشات

محققین کے لیے سفارشات:

- پاکستان کے نظام زکوٰۃ کا دوسرے اسلامی ممالک مثلاً سعودی عرب، کویت، سوڈان وغیرہ کے ساتھ تقابلی جائزہ کا خلا باقی ہے جس کو پر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دیگر اسلامی ممالک کی بنیادی فکر کو سمجھتے ہوئے پاکستانی نظام زکوٰۃ کے لیے بہتری کا حل پیش کیا جا سکے۔
- پاکستان میں محکمہ زکوٰۃ، پاکستان بیت المال، بے نظیر انکم سپورٹ اور دیگر پرائیویٹ فلاحی تنظیمیں وغیرہ جن کا مقصد ایک ہی ہے کہ ملک سے غربت ختم ہو جائے اس موضوع پر مقاصد شریعت کے تناظر میں تحقیق کی ضرورت ہے۔

وزارت تخفیف غربت اور سوشل تحفظ کے لیے سفارشات:

- وزارت تخفیف غربت اور سوشل تحفظ محکمہ زکوٰۃ و عشر میں تین ذیلی شعبہ جات قائم کرے (شعبہ انتظامیہ، شعبہ جانچ پڑتال اور شعبہ ذرائع ابلاغ)، محکمہ زکوٰۃ کا مینجنگ ڈائریکٹر (MD) ان تینوں شعبوں کو کنٹرول کرے۔
- شعبہ انتظامیہ، زکوٰۃ وصولی اور تقسیم کے مکمل انتظامات کرے اور ملک پاکستان کے تمام مسلمانوں سے ہر قسم کی اموال ظاہرہ اور اموال باطنہ کی زکوٰۃ وصول کرے، نیز اس شعبہ کی ذمہ داری ہو کہ زکوٰۃ و عشر کے نظام میں مناسب انتظامات کرے تاکہ کوئی بھی کلمہ گو شیعہ ہو یا کہ سنی زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہ رہے۔
- یتیم، بیوہ اور ایسی عورت جس کی عمر اٹھارہ سال سے زائد ہو جائے اور اس کا کمانے والا کوئی نہ ہو، معذور جو کام کرنے سے عاجز ہیں وغیرہ ایسے افراد کو ہر ماہ بعد (مناسب و معقول رقم) گزارہ الاؤنس کراسڈ چیک کی صورت میں دیا جائے۔ اس کے علاوہ دیگر مستحقین جو کام کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کو روزگار کے مواقع فراہم کر کے معاشرے میں بحال کیا جائے تاکہ غربت کا خاتمہ ہو سکے۔
- شعبہ انتظامیہ ہر یونین کونسل میں (تربیت یافتہ انسپکٹر، زکوٰۃ آفیسر، یونین کونسل کا چیئرمین، ہر قبیلہ کا ایک سردار (قبائلی ایریا میں)، خطیب مسجد اور متعلقہ تھانہ کا ایس۔ایچ۔او) ان افراد کو مقامی کمیٹی کی با اختیار رکنیت دے کہ یہ ہر قسم کی اموال ظاہرہ و اموال باطنہ کی زکوٰۃ صاحب استطاعت سے وصول کر کے مقامی زکوٰۃ کمیٹی میں جمع کروائیں اور مقامی سطح کے غرباء میں ہی تقسیم بھی کریں، جو فالتو بچ جائے مرکزی زکوٰۃ کونسل میں بھیج دیں۔

- شعبہ جانچ پڑتال ادارہ کے اندرونی معاملات مثلا عاملین کی تنخوائیں، مستحقین کا ریکارڈ رکھنا، زکوۃ کے تمام فنڈز کا الگ طور پر حساب کتاب رکھنا یعنی ادارہ کے تمام اندرونی معاملات کا جائزہ لے، خوبیوں اور خامیوں سے آگاہی حاصل کر کے مزید بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ اس کے علاوہ شعبہ جانچ پڑتال کی یہ ذمہ داری بھی ہو کہ ادارہ کے تمام بیرونی معاملات مثلا زکوۃ وصولی، تقسیم کے عمل میں عمال کی سستی اور آڈٹ (Audit) وغیرہ ان تمام معاملات ن کو مدظر رکھے تا کہ مثبت نتائج سامنے آسکیں۔
- شعبہ ذرائع ابلاغ کی یہ ذمہ داری ہو کہ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے باقاعدہ زکوۃ کی اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کرے اور حکومت کی طرف سے قائم کردہ زکوۃ کمیٹی میں جمع کروانے کی ترغیب دلائے اور سوشل میڈیا کے ذریعے اس پیغام کو عام کرے بالخصوص ماہ رجب کے بعد ماہ رمضان تک اس مہم کو تیز کیا جائے۔

فہارس

فہرست آیات

فہرست احادیث

فہرست اصطلاحات

فہرست اعلام

فہرست اماکن

فہرست مصادر و مراجع

فہارس

فہرست آیات

سورۃ	آیات	نمبر شمار
البقرہ	لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ	1
البقرہ	وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ط	2
الانعام	وَاٰتُوْا حَقَّه یَوْمَ حَصَادِه	3
التوبۃ	خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَـــةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا	4
التوبۃ	وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ	5
التوبۃ	اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ	6
الاسراء	وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَیo الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَه یَتَزَكّٰیo وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَه مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰیo	7
الانبیاء	وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوۃ	8
الروم	یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ	9
السجدہ	وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِيْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ	10
الحجرات	یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا	11
المعارج	وَوَیْلٌ لِّـــلْمُشْرِكِینَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوۃَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ	12
الشمس	وَالَّذِیْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ	13
الشمس	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰیهَا	14
الماعون	اَرَئَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِo فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَo	15

فہرست احادیث

نمبر شمار	حدیث کا متن	کتاب کا نام	صفحہ نمبر
1	امَرَنَا بالصَّلٰوةِ وَالزَّکَاةِ وَالصِّیَامِ.	المسند	32
2	اذا اتاکم المصدق فالیصدر عنکم وھو عنکم راض-	صحیح مسلم	33
3	العامل علی الصدقۃ بالحق کما الغازی فی سبیل اللہ	سنن ترمذی	33
4	اِنَّ فِیْ الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکَاۃ	صحیح بخاری	34
5	المعتدی فی الصدقۃ کمانعھا	سنن ترمذی	34
6	إِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلاثَةٍ:	سنن ابی داؤد	53
7	ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن ,	صحیح بخاری	66
8	ان الله افترض عليهم صدقة في اموالهم	صحیح بخاری	66
10	بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰي خَمْسٍ شَھادَۃ اَنْ لَّآ اِلٰہ اِلَّا اللہ	صحیح بخاری	69
11	تَعْبُدِ اللہ وَلَا تُشْرِکْ بِہٖ شَیْئًاوَتُقِیْمُ الصَّلَاۃَ ،وتُؤتِی ْالزَّکَاۃ	صحیح مسلم	28
12	تُوْ خَذُ مِنْ اَغْنِیَا ءِھِمْ وَتُرَدُّ عَلی فُقَرَاءِھِمْ	صحیح بخاری	65
13	جَارٍ فَقِیْرٍ یُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ فَیُھْدِي لَکَ،	سنن ابی داؤد	61
14	فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللہِ، اعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ.	سنن ابی داؤد	53
15	فِیما سَقَتِ السَّمَاءُ والعُیُونُ أَوْ کانَ عَثَرِیًّا العُشْرُ	صحیح بخاری	66
16	لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ وَلَا فِیْ عَبْدِہٖ صَدَقَۃ-	المؤطا	46
17	لَیْسَ فِیْ الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکوٰۃ	سنن ترمذی	32
18	من کا لنا عاملا فالیکتسب زوجۃ فان لم یکن لہ خادم ،	سنن ابی داؤد	34
19	مَنْ اَدَّی زَکَاۃَ مَالِہٖ فَقَدْ اَدَّی الْحَقَّ عَلَیْہِ وَمَنْ زَادَ فَھوَ اَفْضَلُ	صحیح مسلم	35

فہرست اصطلاحات

صفحہ نمبر	اصطلاحات	نمبر شمار
187	استحقاق سرٹیفکیٹ	1
170	الایداع البنک	2
8788	بندوبستی دیہی علاقہ	3
87	تشخیص	4
87	تعلقہ	5
103	تمسکات	6
113	صندوق الزکاۃ	7
90	فوجداری	8
222	مدیر الشرطی	10
121	نائب المدیر العام	12

فہرست اعلام

صفحہ نمبر	اعلام	نمبر شمار
50	الدکتور، اکرم ضیاء العمری	1
54	ابن ابی شیبہ، امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم	2
54	ابن زنجویہ ابی احمد حمید	3
65	الکفراوی، عوف محمود	4
54	الشوکانی، محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ	5

162	السقا، عمر محمد	6
167	نصر، صفوت محمد	7

فہرست اماکن

صفحہ نمبر	اماکن	نمبر شمار
39	جعرانہ	1
89	حلقہ	2
157	دفتر	3
43	صفہ	4
47	یمامہ	5

فہرست مصادر ومراجع

قرآن مجید

عربی کتب:

1- ابراهيم مصطفىٰ،احمد الزيات،حامد عبدالقادر،محمد النجار،المعجم الوسيط،دارالدعوة،مجمع الغة العربية-

2-احمد عطىۃ الباطنى ،جامعۃ الازهر مركز صالح عبدالله الكامل للاقتصادى الاسلامى، دورۃتدريبيۃ عن ادارة الزكاة القاهرة فى الفترة-2001ء-

3-احمد بن محمد بن منصور، اسكندرى،الانتصاف من الكشاف بر حاشیہ كشاف،دار احياء التراث لبنان بيروت-

4-احمد بن على الرازى ابو بكر الجصاص،،احكام القرآن،بيروت،لبنان،دار احياءالتراث،1405ھ

5-احمد ابراہیم الشريف، دراسات فى الحضارة الإسلاميۃ، دارالكتب العلميہ مصر،بيروت

6-احمد بن مكرم، ابن منظور، لسان العرب،دار صادر بيروت-

7-الآلوسى، ابوالفضل،شہاب الدين،السيدمحمود بن عبدالله البغدادى،(م:1270ھ)روح المعانى،فى تفسير القرآن العظيم وسبع المثانى، دارالكتب العلميہ،بيروت1994ء-

8-أبو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة القزويني، بيروت ،لبنان دار إحياء الكتب العربية

9-ابو بكر احمد بن حسين ، بیہقی،السنن الكبرى، كتاب الزكاة،دارالكتب العلميہ، بيروت، لبنان،1410ھ

10-ابو عبيد قاسم بن سلام بن عبدالله البغدادى،كتاب الاموال، دارالكتب العلميہ،مصر لبنان، بيروت-

11-ابو الحسن على بن محمد بن حبيب الماوردى، بصرى ،احكام السلطانيۃ،مطبوعہ،مصطفىٰ المحلىٰ، طبع مصر، بيروت،1996ء

12-ابن تيميۃ، احمد بن عبدالحليم بن عبدالسلام ،سياسۃ الشرعيۃ فى اصلاح الراعى والرعيۃ،مكتبہ المثنىٰ بغداد-

13-ابن حزم، المحلىٰ،على بن سعيد بن حزم اندلسى،المحلىٰ ، دارا آفاق الجديده،بيروت ،لبنان-

14-ابن رشد،بدايۃ المجتهد ونهايۃ المقتصد،دارالتذكره،مصر،لبنان،بيروت-

15-ابو يعلىٰ الفراء حنبلى،الاحكام السلطانيہ،طبع مصر،بيروت-

16-خالدبن عبدالله،الحسيني : المصدر :إعدادالباحث اعتماداعلى تقارير بيت الزكاة المصريالسنوية 2001

17-كمال الدين ،محمد بن عبد الواحد ابن همام،فتح القدير ،كتاب الكفالة ، دارالكتب العلميہ1424هـ

18-سعاد إبراہيم صالح، مبادى النظام الاقتصادى الإسلامى، دارالكتب العلميہ مصر،بيروت

19-سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير طبرانى، اللخمى،المعجم الاوسط ،موسسۃ الرسالہ، بيروت،لبنان-

20-شمس الدين مقدسى،،محمد بن مفلح،كتاب الفروع،دار احياء التراث لبنان بيروت-

21-شاه ولى الله،حجۃ الله البالغہ ،مترجم عبدالرحيم مولانا،الفيصل تاجران و ناشران كتب،اردو بازار لاہور،پاكستان-

22-صوفى ابو طالب،تاريخ القانون فى مصر،الجزء الثانى،العصر الاسلامى ،دار النہضۃ العربيۃ،الطبعۃالثالثۃ-

23-علاءالدين ابو بكر بن مسعود الكاسانى ، بدائع الصنائع ،دارالكتب العلميہ بيروت ، لبنان ،1424هـ

24-عوف محمد، الكفراوى،كتاب الماليۃ العامۃ فى الاسلام،حقوق الطبع،لمحفوظة للمؤلف،1993ء

25-عبدالقادر،ضاحيالعجيلحفيضةخضراوي دور بيت الزكاةالمصرى فيتعزيز التنمية البشرية المستدامة، ورقة مقدمة إلى الملتقى الدولي حول 2012 ديسمبر 04 و 03 مقومات التنمية المستدامة في الاقتصاد الإسلامي المنعقد بجامعة قاہره

26-عبد الرحمن ابن خلدون،،مقدمہ ابن خلدون،حصہ اول،مطبوعہ نفيس اكیڈمی كراچی-

27-عبدالرحمن الجزيرى،،كتاب الفقہ على المذاہبالاربعہ،مترجم،عباسى،منظور احسن،علماء اكیڈمی،محكمہ اوقاف،اشاعت ہفتم،نومبر 2006ء-

28-محمد بن اسماعيل البخارى،،ابو عبدالله،،صحيح البخارى،كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ،بيروت،لبنان،دارالكتب العلميہ-

29-محمد بن على بن محمد بن عبدالله الشوكانى، نيل الاوطار ،مكتبہ ،دارالفكر،بيروت-

30-محمد ضياء الدين الرئيس ،،الخراج والنظم الماليۃ للد ولۃ الاسلاميۃ،مكتبۃ الآنجلو،المصريۃ،الطبعۃ الثانيۃ،1961ء-

31-محمد بن عيسىٰ ترمذى، ،الجامع الصحيح سنن ترمذى باب الزكاة,دار احياء التراث العربى بيروت-

32-محمد بن جریر طبری،،جامع البیان عن تاویل القرآن،تفسیر طبری،دارالکتب العلمیہ،مصر لبنان،بیروت-

33-محی الدین ابو زکریا یحی بن شرف النووی، المجموع شرح المھذب ،دار احیاء التراث ،لبنان ، بیروت

34-وھبہ الزحیلی،،الفقہ الاسلامی وادلتہ،مترجم ،الھاشمی ،محمد طفیل،ادارہ تحقیقات اسلامی،بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد-

35-یوسف القرضاوی ،فقہ الزکوۃ،موسسۃ الرسالہ، بیروت،الطبعہ الرابعہ،1900ھـ1980ء

36-یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف، ،قا ضی،کتاب الخراج، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر ،بیروت ،1979ء،

37-یعقوب عبد الوھاب الدابل ،نظام الزکاۃ والضمان الاجتماعی فی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ،وزارۃ المالیۃ والاقتصاد الوطنی،مصلحۃ الزکاۃ والدخل

عربی رپورٹس اور آرٹیکلز:

1-السقا ،عمرمحمد ،صندوق بیت الزکاۃ ، برائس وتر ھاؤس کوبرز، ترخیص عمرمحمد السقا ،رقم 369، 9جمادی الآخرۃ،1436ھ

2-الأمین علي،علوۃ: بیت الزکاۃ المصری،لسنۃ 2001ء،الموارد،-

3-إدارۃ صندوق الزکاۃ الزیتون ،لبنک الفیصل الاسلامی المصری،شارع ترعۃ الجبل - خلف مسجد الظواھري ،بجوار اسواق فتح اللہ، ا لقاہرہ-

4-بنک ناصر الاجتماعی،وزارۃ التضامن الاجتماعی، جمھوریہ مصر العربیہ

5- التقریر السنوی للبنک المرکزی

6-التقریر السنوی للبورصۃ المصریۃ 2013ء

7-الجھاز المرکزی للتعبۃ العامۃ والاحصاء نشرات لبنک ناصر الاجتماعی 2012-2013ء

8--القوائم المالیۃ لبنک ناصر الاجتماعی

9-المصدر: عمل الباحث استنادا إلی التقاریر السنویۃ، 2010 – لدیوان الزکاۃ المصری

10-مشروعات لجان الزکاۃ لبنك ناصر الاجتماعی ،وزارۃ التضامن الاجتماعی، جمھوریہ مصر العربیہ

11-عبد الحميد ،محمد فرحان،جاءترتيب جباية زكاة الأموال حسب الترتيب الذي عمل به الباحث خلال السنوات الخمس الأخيرة-

12-المفتي : الأستاذ الدكتور ،شوقي إبراهيم علام، الرئيسية، الفتاوى الوكالة، توكيل بنك ناصر في حساب الزكاة-

اردو رپورٹس

1۔ اسلامی نظریاتی کونسل، حکومت پاکستان اسلام اباد، سالانہ رپورٹ، 82۔1981ء.

2۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980ء (تصحیح شدہ اکتوبر 2007ء)، وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر، حکومت پاکستان۔

3۔ زکوٰۃ و عشر ڈ ویژ ن و، زارت مذہبی امور ، زکوٰۃ و عشر ، حکومت پاکستان ، اسلام آباد ، رپورٹ، مرکزی زکوٰۃ کونسل، (42ویں اجلاس سے 47ویں اجلاس تک)۔

4۔ زکوٰۃ مینوئل، مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ.

5۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کی پانچویں سالانہ کارکاردگی رپورٹ برائے سال زکوٰۃ 1404-1405ھ.

6۔ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ، وزارت خزانہ، حکومت پاکستان (اپریل 1994ء) پاکستان میں نظام زکوٰۃ و عشر۔

7۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل ، وزارت خزانہ ، حکومت پاکستان ، اسلام آباد ، مرکزی زکوٰۃ کونسل کی چھٹی سالانہ کار کردگی، رپورٹ برائے سال زکوٰۃ، 86۔1985ء۔

8۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل کی آٹھویں سالانہ کارکردگی رپورٹ۔

9۔ مرکزی کوٰۃ کونسل رپورٹ، 76ویں اجلاس سے 85ویں اجلاس تک)۔

10۔ وزارت مذہبی امور، زکوٰۃ و عشر، حکومت پاکستان، اسلام آباد، مرکزی زکوٰۃ کونسل کے 94ویں اجلاس کی روداد۔

11۔ وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر، حکومت پاکستان اسلام آباد مرکزی زکوٰۃ کونسل کے 99ویں اجلاس کی رپورٹ۔

12 وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر، حکومت پاکستان، اسلام آباد، مرکزی زکوٰۃ کونسل کے 99ویں اجلاس کی رپورٹ.

(ENGLISH BOOKS& ARTICLS AND REPORTS)

- Budget Allocation for 2008.9 in respect of National level Health Institution/Hospitals,

- Budget Allocation for 2008.9 in respect of National level Health Institution/Hospitals
- International Political Economy and Development(IPED) Hosam Elsayed Abdelhalim Aamr Helal(Egypt)
- M/O Religious Affairs,Zakat & Ushar,Islamabad,2003,Disbursement Procedures of Zakat Programes
- M/O Zakat & Ushar,Govt,of Pakistan,Islamabad,Brief on Zakat system in Pakistan,Health Care (Provisional)
- M/O Zakat & Ushar,Islamabad, Breif on Zakat system Pakistan section,ZD-I
- Manual of Zakat and Ushar Laws, Muhammad Sohail Nadeem, Law Book ,House, Lahore
- Sidat Hyder Morshed Associates(pvt) Ltd,Management Consultants ,Nov10,2008,as is report,page,,45Consultancy for Welfare Services (Zakat) for M/O R A,Govt of Pakistan
- M/O Religious Affairs,Zakat & Ushar,Islamabad,2003,Disbursement Procedures of Zakat Programes
- M/O R.A & Z & U,Islamabad,2003,Disbursment Procedures of zakat Programes-
- The Fund's Department in Zaytoon district،Teraat Al-Gabal St., behind Al-Zawahry mosque, Zaytoon district, Cairo, Egypt.
- What is Required role of the state in Egypt Concerning Zakat?
- .Zakat and Poverty Alleviation :Roles of zakat institution of Malaysia.(Frah Aida Ahmad)
- .Zakat practice in Pakistan (Muhammad Ismail.,
- Zakat investment in Malaysia :A study of contemporary policy and practice in relation to Sharia.(presented by Wan MarhaniWn Ahmad-March 2012)

Websites :

https://mora.gov.pk/
https://jstor.org.eg
https://faisalbank.com.eg
https://iri.aiou.edu.pk/
http://www.pbm.gov.pk/
https://www.faisalbank.com.
www.kantakji.com
www.giem.info
https://www.maspero.eg
http://internationaljournalofresearch.org
https://www.cia.gov/